صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 18 جنوری2021ء بمطابق 04 جمادی الثانی1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّھَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ O الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ O فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ
کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ O وَاِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ O کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ O یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ O اِنَّ
الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ O وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ O یَّصۡلَوۡنَھَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ O وَمَا ھُمۡ عَنۡھَا بِغَآئِبِیۡنَ O وَمَآ
اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ O ثُمَّ مَآ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ O یَوۡمَ لَا تَمۡلِکُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡـًٔا ؕ وَالۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ
لِّلّٰہِ۔

(ترجمہ) : میں کچھ اپنے نفس کی براءَت نہیں کر رہا ہوں، نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے الا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو، بے شک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔ بادشاہ نے کہا "اُنہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں ان کو اپنے لئے مخصوص کر لوں" جب یوسفؑ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا "اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر پورا بھروسہ ہے۔ یوسفؑ نے کہا، "ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی

رکھتا ہوں۔ اِس طرح ہم نے اُس سرزمین میں
یوسفؑ کے لئے اقتدار کی راہ ہموار کی وہ
مختار تھا کہ اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ
بنائے ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں
نوازتے ہیں، نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں
مارا نہیں جاتا۔ اور آخرت کا اجر اُن لوگو
ں کے لئے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے
اور خدا ترسی کے ساتھ کام کرتے رہے۔
وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ ، کوئسچنز آور۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: After Questions' hour ویسے بھی تین چار کوئسچنز ہیں،کوئسچن نمبر 9100، جناب میر کلام خان صاحب، جی میرکلام خان صاحب۔

* 9100 جناب میر کلام خان: کیا وزیر امداد، بحالی آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت افغانستان اور بکا خیل کیمپ کے متاثرین کو شمالی وزیرستان واپس لانے کےلئے کیا اقدامات کررہی ہے، نیز ان کی واپسی کا مرحلہ کب مکمل ہوجائے گا؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر برائے امداد ،بحالی و آبادکاری)(جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) آپریشن ضرب عضب کے نتیجے میں شمالی وزیرستان کے ایک لاکھ سے زائد خاندان پاکستان کے مختلف علاقوں میں نقل مکانی کرگئے تھے جبکہ کچھ خاندان افغانستان بھی منتقل ہوگئے تھے، پاکستانی علاقوں کے اندر نقل مکانی کرنے والے ٹی ڈی پیز خاندانوں کو حکومت ہر ماہ باقاعدگی سے 12 ہزار روپے مالی امداد دے رہی ہے، افغانستان میں ہجرت کرنے والے متاثرین خاندانوں میں سے حکومت نے اب تک 6664خاندانوں کو واپس لایا ہے جن کو بھی وہی مراعات دی جارہی ہیں جو پاکستان کے اندر نقل مکانی کرنے والے ٹی ڈی پیز خاندانوں کو دی جاتی ہیں تاہم افغانستان میں اب بھی کچھ خاندان متاثرین ہیں جبکہ بکاخیل ٹی ڈی پیز کیمپ میں 2041 خاندان

رہائش پذیر ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے علاقے ابھی تک کلیئر نہیں ہوسکے ہیں۔افغانستان اور بکاخیل میں موجود متاثرین کی واپسی کےلئے متعلقہ سیکورٹی اداروں کے ساتھ قریبی رابطے جاری ہیں اور جوں ہی ان کے علاقوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی، ترقیاتی کاموں کی تکمیل اور سیکورٹی اداروں کی طرف سے ان کے علاقوں کو کلیئر قرار دیا جائے تو ان کی واپسی بھی بلاتاخیر عمل میں لائی جائیگی۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ مجھے توجواب دیا گیا ہے، میرا کوئسچن آئی ڈی پیز کے حوالے سے ہے کہ جو افغانستان میں گئے ہیں اور یہاں پہ جو ملک کے مختلف علاقوں میں رہ رہے ہیں لیکن اس جواب میں بالکل روایتی بات کی گئی ہے کہ اس کے ساتھ بات کی ہےاور اس کے ساتھ بات کی ہے، اس میں نہ ڈیٹیل دی گئی ہے اور نہ کسی میٹنگ کا ذکر ہوا ہے۔ جناب سپیکر، میں نے یہاں پوچھا ہے کہ یہ ساتواں سال شروع ہےکہ آئی ڈی پیز کواپنے گھروں میں کیوں نہیں لارہے ہیں؟ تو اس کوئسچن کو اگر دیکھا جائے تو بالکل روایتی انداز میں ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھ کے اس میں یہ لکھا ہے کہ ہم ایسا کریں گے ویسا کریں گے لیکن ایک بھی ایسا پوائنٹ اس میں نہیں آیا ہے کہ ہم اس کو دیکھ لیں یا اس سے ہم Satisfied ہوجائیں کہ یہ سیکورٹی فورسز کے ذمہ دار بندوں کے ساتھ بات کی ہے یا دوسرے بندوں کے ساتھ بات کی ہے جناب سپیکر، تو میری رائے یہ ہوگی کہ اگر اس کوئسچن کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو ٹھیک ہوگا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Law Minister, to respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): Thank you, Mr.Speaker. میر کلام صاحب تو ہمارے اچھے دوست ہیں اور Honourable colleague ہیں تو روایات کوئی بری بات نہیں ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ روایتی انداز کے ساتھ جواب دیا گیا ہے تو اسمبلی کی روایات اور قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے جواب دیا گیا ہے اور اس میں تو ایسی ڈیٹیل دی گئی ہے کہ Basically ان کے جو شمالی وزیرستان کے جو لوگ Displaced ہوگئے تھے، کچھ لوگ افغانستان ہجرت کرگئے تھے اور کچھ لوگ ملک کے اندر Displaced ہوئے تھے تو اس میں تو بڑی ڈیٹیل کے ساتھ کہا گیا ہے کہ جو پاکستان کے اندر وہ Displacedہوئے ہیں، ان کو آج بھی 12 ہزار روپے ماہانہ حکومت ادا کرتی ہے، مالی امداد کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جو افغانستان ہجرت کرگئے تھے وہ 6664خاندان جو ہیں ہم نے وہاں پہ افغان گورنمنٹ کے ساتھ بھی اور ان کے لوکل جو ملک ہیں، جو وہاں کے مشران ہیں، تویہ سارا سیکورٹی فورسز نے بھی اور حکومت نے Coordinate کرکے ان6664خاندانوں کو ہم واپس لائے ہیں، یہ تومیرے خیال میں ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور اس کے علاوہ جو لوگ واپس آئے ہیں تو جو12 ہزار روپے ہم دے رہے تھے جو پاکستان کے اندر Displaced تھے، وہ 12 ہزار روپے Per month ہم نے ان لوگوں کو بھی دینا شروع کیا تاکہ چلیں ان کے وہ جو نقصانات ہیں اس کا ازالہ ہوسکے، وہ ازالہ تو تاقیامت تک نہیں ہوسکتا لیکن کچھ ان کے اوپر آسانی پیدا ہو۔ اس کے علاوہ کچھ لوگ جوابھی افغانستان میں ہیں، ان کے لئے ہم کوششیں کررہے ہیں اور اس وقت بکاخیل میں جو ٹی ڈی پیز کا ایک کیمپ بنا ہوا ہے

اور میں نے خودبکاخیل کیمپ کا وزٹ کیا ہے، اس میں ہر کسی کے لئے زبردست Arrangements ہیں، ہر طرح اس کی جو سہولت ہے وہ وہاں پر فراہم کی گئی ہے اور یہ Two thousand forty one families جو ہیں یہ اس وقت بکاخیل کیمپ کے اندر رہ رہے ہیں اور حکومت ان کو سب کچھ Provide کررہی ہے۔ ان کے لئے Drinking water، ان کے لئے خوراک، ان کے لئےشیلٹر، ان کے لئے Schooling، وہاں پہ ہاسپٹلز بنے ہوئے ہیں اور میں نے خود جاکر وہاں پر میں نے دیکھا ہے جی اور آخری افغانستان میں جو کچھ لوگ ابھی رہ گئے ہیں، جو خاندان وہاں پہ رہ گئے ہیں توجناب سپیکر، ان کےلئے ہم کوشش کررہے ہیں، ہم ہوائی بات نہیں کررہے ہیں، جس طرح یہ چھ ہزار سے اوپر فیمیلز ہم واپس لیکر آئے ہیں تو اسی طرح جو باقی ماندہ رہتے ہیں، ان شاء اللہ میرکلام صاحب سے بھی او رہاؤس کے ساتھ یہ کمٹمنٹ ہے کہ ان لوگوں کو بھی ہم واپس لائیں گے، یہ ہمارے پاکستانی ہیں اور ان کو اپنے علاقوں میں واپس آباد کریں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, Thank you. Ji, Mir Kalam Sahib.

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، ایک بات تو یہ ہے کہ اس میں Date بھی نہیں دی گئی ہے، سات سال ہوگئے ہیں کہ وہ افغانستان میں رہ رہے ہیں۔ دوسری بات تو یہ ہے کہ سلطان صاحب ہمارے بڑے ہیں اور میں اس کی قدر کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر، کیمپ کی زندگی کسی کو پسند نہیں ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ کیمپ میں ایسی زندگی گزار رہا ہے کہ بالکل وہ مطمئن ہیں، کیمپ میں آپ اپنے بچوں کو لے جائیں اور وہاں پر ایک دن اس میں گزارلیں تو آپ کو پتہ

لگے گا کہ وہاں پہ لوگوں کی زندگی کیسی گزرتی ہے؟ وہاں پہ نہ بجلی ہے، نہ گیس ہے، نہ دوسری سہولیات ان کو دی گئی ہیں۔ تیسری بات یہ ہےکہ جو راشن پوائنٹس ان کےلئے بنائے گئے تھے وہ بھی اب ختم کردئیے گئے ہیں، بنوں میں صرف ایک ہی پوائنٹ ہے۔ اس کے علاوہ جو 12 ہزار روپے کا ذکر کیا گیاہے وہ افغانستان میں رہنے والے پندرہ ہزار سے زائد فیملیز کو نہیں مل رہے ہیں۔ جناب سپیکر، بنیادی طور پر کوئسچن یہ ہےکہ جون 2014میں آپریشن ہوا، اس کے بعد اتنا وزیرستان کلیئر ہوا کہ 2018سے لیکر آج دن تک دوسروں کے اوپر ٹارگٹ کلنگ، بم دھماکے بھی ہوگئے، ایک داتا خیل تحصیل کا ایک ٹکڑا اور شوال تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرکلام صاحب، میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: آج کے دن تک کیوں نہیں لائے جارہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں نا ، جواب میں۔

جناب میرکلام خان: میں صرف الزام نہیں لگارہا ہوں کہ وہ وہاں پہ ان لوگوں کی وجہ سے گئے ہوئے تھے کہ ہماری ہزاروں فیمیلیز مجبور ہوکر وہاں پہ رہ رہی ہیں، تو جناب سپیکر، میری آپ سے ریکویسٹ ہوگی اور آپ سے توقع ہے کہ آپ اس پہ ایسی ایک بات کرلیں کہ اس کا کوئی حل نکلے، سات سال ہوگئے ہیں کہ وہ لوگ خیموں میں رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جو لوگ کیمپ کے اندر ہیں، ان کے علاقے ابھی کلیئر نہیں ہیں اور وہ سیکورٹی ادارے اس کو کلیئر کرنے کے لئے ابھی بھی لگے ہوئے ہیں اور بنیادی

سہولتوں کی فراہمی کا بھی وہاں بندوبست کیا جارہا ہے، تو جیسے وہ ہوجائیں گے تو ان لوگوں کی اپنے گھروں میں باعزت واپسی ہوجائیگی اور باقی جو افغانستان کے اندر ہیں تو وہ منسٹر صاحب نے آپ کو بتادیا کہ ہم افغان گورنمنٹ سے رابطے میں ہیں اور ان شاء اللہ جلد ی ان کی واپسی بھی ہوجائیگی، اب چونکہ دوحکومتوں کا یہ معاملہ ہوتا ہے تو ان چیزوں پر Time consuming ہوتی ہے، جیسے ہمارے ہاں افغان مہاجرین ہیں تو دیکھیں کتنے عرصے سے وہ یہاں رہ رہے ہیں اور ابھی تک ان سب کی واپسی Possible نہیں ہوئی، تو یہ ان شاء اللہ We hope. جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، باقی تو میرے خیال میں جواب پورا آگیا، میں نے Orally بھی ساراکچھ Explain کردیا ہے لیکن دو چیزیں میں ضرور کلیئر کروں سر، یہ سب کو بھی پتہ ہے کہ کیمپ کے اندر کون زندگی بسر کرے گا؟ لیکن یہ تو بہرحال ابھی حقیقت سے ہم آنکھیں نہیں چھپا سکتے ہیں، وہاں پر ایک Security situation تھی، لوگ Displaced ہوئے ہیں، ہم یہ کہیں کہ نہیں وہاں پر کچھ ہوا نہیں تھا، لوگ Displace ہوئے ہیں تو یہ تو پھر جھوٹ اس ہاؤس کے اندر ہم کہیں گے، یہ مجھے بھی پتہ ہے جی، ہمارے بھی بچے ہیں اور وہ بھی ہمارے بچے ہیں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کیمپ کے اندر جتنی بھی سہولت دی جاسکتی ہے، یعنی ہسپتال ، سکولز، پینے کا صاف پانی، وہاں پہ خوراک، ان کے لئے مسجد، سارا ان کےلئے انتظام موجود ہے اور دوسرا جو وہ کہہ رہے ہیں کہ افغانستان میں بھی آپ وہاں پر پیسے دیں تو کس طرح ایک غیرملک کے اندر ہمارے لوگ جاکے وہاں

یہ ہم کس طرح ان کو پیسے دیں گے؟ یہ ناممکن بات نہ کریں اور برائے کرم میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ہم ضروری نہیں کہ ابھی ادھر اچھے کام ہوئے ہیں، ٹھیک ہے جو حالات گزرے ہیں اور ان لوگوں کے اوپرجو سختیاں ہیں ان کو ہم بالکل سر آنکھوں پر ان کا درد ہم محسوس کرتےہیں لیکن ان کی ضرورت پھر یہ بھی ضرورت نہیں ہے کہ ہم ہر دفعہ اپنے ہی اوپر الزامات لگانے شروع کردیں اورہم اپنے ہی لوگوں کے اوپر الزامات لگانے شروع کردیں، ہم نے توبہت سے ملکوں سے بہت اچھا کیا ، آپ جاکر دیکھ لیں جو دوسرے ممالک میں جو جنگی صورتحال گزری ہے، وہاں پر لوگوں کا کوئی خیال نہیں رکھتا ، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، ہمارے اوپر سختی گزری ہے، ہمارے لوگوں کے اوپر سختی گزری ہے لیکن شکر الحمد للہ ہم اپنے لوگوں کا خیال رکھ رہے ہیں اور ان کو واپس Rehabilitate کررہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you، بس کافی ہوگیا ناں، میر کلام صاحب، بس پلیز کافی ہوگیا ناں۔کوئسچن نمبر9380، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 9380 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کیا وزیرآبپاشي ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہےکہ محکمہ میں سال 2015 سے تاحال بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؛

(ب): اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، تمام پوسٹوں کی مکمل تفصیل بمعہ شناختی کارڈ وڈومیسائل وغیرہ فراہم کی جائے، نیز ان میں کتنی خواتین اور معذور افراد کو

بھرتی کیا گیا ہے، تمام افراد کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ چیف انجینئر (ساؤتھ) ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ پشاور اور ان کے زیر انتظام تمام دفاتر میں سال 2015 سے تاحال جتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، ان کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، وزیر آبپاشی سے میرا سوال ہے کہ انہوں نے جتنی بھی بھرتیاں کی ہیں وہ مجھے اس سوال کے جواب میں ملا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، جو Mainly میرا کوئسچن ہے وہ یہ ہے کہ یہ میں نے Clause by clause اس کو دیکھا ہے اور اس میں جو چیز میں مانگنا چاہ رہی تھی وہ انہوں نے مجھے Provide نہیں کی ہے اور وہ یہ ہے کہ پشاور میں اگر آپ دیکھیں، اگر آپ کے پاس جواب موجود ہے تو آپ دیکھیں کہ پشاور میں 197 ویکنسیز دی گئی ہیں اور اس میں Disable صرف چار ہیں اور جولیڈیز ہیں وہ بھی کوئی آٹھ بنتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر لیڈیز کوٹہ پہ بات کی جائے تو اس میں ہمیں دس یعنی اس کے مطابق چاہیئے ہوتی ہیں اور Disable کوٹہ چونکہ دو سے چار ہوا ہے تو اس میں ہمیں آٹھ Disable چاہئیں، میرا سوال Totally اسی Base پہ ہے اور آپ اگر آگے بھی جاتے جائیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ڈی آئی خان تک ایسا ہی ہوا ہے،پھر انہوں نے کہا ہےکہ ایک ہم لوگوں نے وہ نہیں لیا ہے، مطلب جو اس کو کہتے ہیں ایک ایک عورت، تو ہم لوگوں نے وہ نہیں لیا ہے

پٹواری کے حساب سے، تو پٹواری تو وہ دی گئی ہے،توپھراورخواتین پٹواری کیوں نہیں لی گئی ہیں؟ تو اس میں یہی بات ہے کہ آپ جب آتے ہیں تمام کوئسچن کی طرف تو ڈی آئی خان تک جو میں نے سٹڈی کیا ہے جو کہ ظاہر ہے ڈی آئی خان میں پھر آگے دوسروں کا ایریا شروع ہوجاتا ہے،تو جب آپ اس میں دیکھتے ہیں تو اس میں مجھے Disable اور خواتین کیونکہ میں یہاں پہ جب Women empowermentکی بات کرتی ہوں، میںDisableکی بات کرتی ہوں، جناب سپیکر، مردوں کو تو نوکریاں مل جاتی ہیں لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ Disable کا کوٹہ اور خواتین کا کوٹہ ، جناب سپیکر، بعض خواتین اپنی قابلیت کی بنیاد پر آتی ہیں لیکن جو کوٹہ ہے وہ کہاں چلا جاتا ہے؟ اسی طرح Disable کا بھی معاملہ ہے کہ Disableجو ہے تو ہمارے پاس کیا مطلب Disable ختم ہی ہوگئے ہیں کہ جن کو نوکریاں نہیں مل رہی ہیں، تو سر، یہ باقاعدہ ڈی آئی خان تک ....

<u>Mr. Speaker</u>: Who will respond, ji?

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت اللہ خان صاحب، سپلیمنٹری ۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب، میڈم نے انتہائی اہم مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ ہمارے اس معاشرے کے سب سے زیادہ Marginalizedلوگ ہیں، میں اس لئے ضمنی سوال کرتا ہوں کہ آج بھی میرے گھرقبائلی اضلاع سے ایک Disable personکا Representative آیا تھا، میرے حلقے سے ان کا تعلق بھی نہیں تھا اور میں نے فون کر کے ڈائریکٹر ایجوکیشن کو بتا دیا کہ ایجوکیشن باجوڑ کے اندر جو بھرتیاں ہوئی

ہیں ان میں Disabled افراد کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، اس میں ان کو حصہ نہیں دیا گیا ہے اور ڈائریکٹر نے مجھے کہا کہ وہ جو پرانی زیادتیاں ہوئی ہیں اس کے ہم Responsibleنہیں ہیں، ہم ابھی اس کو Observeکریں گے، اس لئے جناب سپیکر صاحب، جب تک اس پہ حکومت کی طرف سے Concrete assuranceنہیں آتی ہے، جب تک آپ کی طرف سے رولنگ نہیں آتی ہے تو یہ دو تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو آپ یقینی بنائیں۔ دیکھیں لوگ مر جاتے ہیں، Deceased sonمجھے ایسے کئی Deceased sonsمعلوم ہیں کہ جن کو ان کا حق نہیں دیا گیا ہے، Employees` son کوٹہ کو Observeنہیں کیا جاتا ہے، میرے گاؤں کے اندر پانچ چھ ایسے بندے ہیں کہ یہ جو پچیس تیس سال پہلے ریٹائرڈ ہوگئے ہیں، ان کو کوئی اپنا Rightنہیں دے رہا ، Disabledکا جو کوٹہ ہے اس کو Observeنہیں کیا جا رہا ہے، ہمارے اس ملک کے اندر کیا ترقی ہو گی کہ ہم اپنے Marginalizedلوگوں کو اس طرح دھتکارتے ہیں؟ اس لئے یہ ہماری اور آپ کی ذمہ داری بنتی ہے اور میں اس پہ یقین رکھتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحبان کے Part پہ یہ کام نہیں ہو رہا ہے، یہ جو ہماری Executionکی باڈیز ہیں، متعلقہ ادارے ہیں، یہ Callous approach، یہ بے رحمانہ Approachوہ اختیار کرتےہیں، تو اس لئے اس کو روٹین میں نہ لیں جناب سپیکر صاحب، اس پہ Strict rulingدیں، حکومت کو پابند بنائیں اور اس پہ اس اسمبلی کو رپورٹ کیا جائے، رپورٹنگ کی جائے کہ تمام اضلاع کے اندر تمام ڈیپارٹمنٹس کے اندرDisabledکا بھی کوٹہ ہم نے ہی Ensureکرایا ہے، Employees` son کا بھیEnsureکرایاہے اور Diseased son کا بھی

بنتی Moral responsibility کرایا ہے، یہ ہماری Ensure ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان کو بتا دیں کہ حکومت یہ تمام ڈیپارٹمنٹس کے اندر Ensure کرائے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، میں آخری ایک دو منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، اس میں یقین دہانی کے باوجود بھی کہ گورنمنٹ نے اپنا فرض پورا کیا، یہاں پہ خواتین کا کوئی کوٹہ پورا نہیں ہوا، یہاں پہ Disable کا کوٹہ پورا نہیں ہوا، تو اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، میں نے بہت کم ریکویسٹ کی ہے کیونکہ کمیٹیوں میں بھی وہی بات ہوتی ہے لیکن اگر کمیٹی کے حوالے کر دیں تو اس پہ Thoroughly بات کریں گے۔ آپ دیکھیں کہ کتنا پلندہ ہے؟ تو اس میں ہم Thoroughly اس کو دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں کتنے Disable چاہیئے تھے یا کتنی خواتین چاہیئے تھیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں، منسٹر صاحب کا جواب لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Law Minister to respond please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> شکریہ جناب سپیکر، ویسے نگہت بی بی نے بڑا اچھا سوال پوچھا ہے کیونکہ یہ دونوں طبقے خواتین اور پھر معذور، تو گورنمنٹ نے Jobs کے اندر یہ کوٹہ اس لئے دیا ہے کہ یہ Dis enfranchised ہیں یا مثلاً ایسے Sections of society ہیں کہ ہمیں ان کا زیادہ خیال رکھنا ہے، تو

اسی وجہ سے پالیسی کے اندر یا رولز کے اندر ان کے لئے کوٹہ رکھا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پر ایک تو عنایت صاحب نے بھی ایک Generalized holistic بات بھی کی ہے،تو اس کے اوپر ضرور اس کی Implementation ہوگی کیونکہ پالیسی یارولز تو موجود ہیں، صرف Implementation کی بات آتی ہے اور Implementation یہ بھی نہیں ہے کہ صرف ان سات سالوں میں، اس سے پہلے بھی یہ مسائل رہے ہیں، یہ ہر گورنمنٹ کے اندر رہے ہیں کیونکہ ہر جگہ پر لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ایمپلائمنٹ ہو، تو اس میں ہو سکتا ہےکسی جگہ پہ معذور یا خاتون اپنی Percentage کے اندر وہ رہ گئے ہوں لیکن جناب سپیکر، اس وقت ہم اس سوال کےجواب کے اوپر آتے ہیں اور یہ ہے جی ایریگیشن کے حوالے سے، تو انہوں نے سارے جو بھی ان کے ڈیرہ اسماعیل خان اور یہ پشاور ہائیڈرو ڈویژن ہے اور چارسدہ، مردان صوابی ساروں کی انہوں نے ڈیٹیلزدی ہیں، چونکہ نگہت بی بیInterestedہیں کہ صرف معذور اور اس کے بارے میں بتائیں تواس میں خواتین کے بار ے میں بھی دیا گیا ہے، مثلاً یہ نمبر ون پہ آپ دیکھ لیں، بالکل نمبر ون پہ خواتین کا وہ ہے، اس کے علاوہ جی سیریل نمبر ون پہ میں ڈیرہ اسماعیل خا ن کی بات کر رہاہوں، پھر اس کے علاوہ پشاور کا ، پہلےجی میں ڈیرہ اسماعیل خا ن والے بتا دوں، گومل زام ایریگیشن ہے، پھر یہ جو69والا سیریل نمبر ہے، وہ بھی خاتون ہے، ابھی پشاور میں دیکھیں توسیریل نمبر 16پہ آپ دیکھ لیں،خاتون ہے، پھر اس کے علاوہ اگر آپ دیکھ لیں، میں پوری لسٹ آپ کو پڑھ کے سنا رہا ہوں، جہاں جہاں پر ہوئی ہیں، معذور وں کا کوٹہ سیریل

نمبر10پہ ہے جو ڈیر لوئر کی لسٹ ہے جی، پھر اس کے علاوہ جناب سپیکر، مردان میں سیریل نمبر7کے اوپر معذوروں کا کوٹہ، پھر اس کے علاوہ سیریل نمبر، ادھر تو نہیں نظر آ رہا لیکن2017کی ایک بھرتی ہے مسماۃ شگفتہ یہ خواتین کے کوٹے میں ہے، اس کےعلاوہ سیریل نمبر34مردان میں اگر دیکھ لیں، جہانگیر خان معذور کوٹہ ہے، سیریل نمبر35 محمدؐ نقاش، یہ بھی معذور کوٹہ ہے، پھر آگے جائیں سر،....

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ جو بتا رہےہیں تو اس میں کوٹہ سسٹم کو پورا Observeنہیں کیا گیا اور....

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، نگہت بی بی یہ کہہ رہی ہیں کہ اس میں کوٹے کو پورا Observeنہیں کیا گیا۔

وزیر قانون: کیسے نہیں ہوا، وہ بتائیں ناں، وہ ہمیں بتائیں کیسے نہیں ہوا؟ مجھے فگرز سے بتائیں کہ یہ نہیں ہوا ہے تو میں مان جاؤں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ سیریل نمبر 1پہ دیکھیں، 197 Jobsہیں اور197 میں صرفDisable 4 ہیں اور میرا خیال ہے6وہ خواتین ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ 200 Jobs میں دس پرسنٹ کے حساب سے کتنی بنتی ہیں؟20 خواتین بنتی ہیں اور اگر چار پرسنٹ کے حساب سے کیا جائےتوDisable 8بنتے ہیں۔ اسی طرح آگے آجاتی ہوں، میں اس بات پر جھگڑا نہیں کر رہی ہوں، میں صرف آپ کے توسط سے گورنمنٹ کے نالج میں یہ لانا چاہتی ہوں کہ براہ مہربانیImplementationکریں اور Implementation کو Observeکریں تاکہ یہ Disable اور یہ خواتین جن کے لئے ہم لڑ رہےہیں، ہم کہتےہیں کہ یہ Joblessنہ ہوں، یہ کہیں

اوراگر نکل جائیں تو ان کے لئے اس کو Implementکریں۔
جناب سپیکر: Okay ji, thank you. میں اس پہ یہ رولنگ دوں گا کہ جو کوٹہ ہے اس کوتمام ڈیپارٹمنٹس Hundred percent observeکریں، خواہ وہ میناریٹیز کا ہے، خواہ وہ لیڈیز کا ہے، خواہ وہ معذورافراد کا ہے، اس کو Hundred percent observeکریں، اس کے مطابق ہی اپوائنمنٹ کریں۔ Thank you.
وزیر قانون: سر، میں بھی سپورٹ کرتا ہوں، بلکہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے، گورنمنٹ رولز ہیں، یہ ہونا چاہیئے۔
Mr. Speaker: Exactly.
وزیر قانون: میں نگہت بی بی سے بھی ریکویسٹ کروں گا اور عنایت اللہ صاحب سے بھی کہ یہ اگر ہم آپس میں بیٹھ جائیں اس کو ذرا اور بھی دیکھ لیں، اس میں کبھی کبھار یہ ہوتا ہے مثلاً ایریگیشن کے اندر بیلدار کی پوسٹ ہے، بیلدار کا کام یہ ہے کہ وہ نہروں کو Inspectکرتا ہے۔
جناب سپیکر: وہ لیڈی نہیں کر سکتی۔
وزیر قانون : مثلاً چوکیدار ہے تو چوکیدار بھی وہاں پر ہے لیکن میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ہم بیٹھ جاتے ہیں اور اس کو دیکھ لیتےہیں کہ کیوں اگر Follow نہیں ہوا ہے تو ۔۔۔۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بس کوئسچن کا جواب ہو گیا۔ کوئسچن نمبر9478،جناب سراج الدین صاحب۔
* 9478 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) محکمہ کے تحت ضلع باجوڑ میں تعینات سرکاری ملازمین کی سکیل وار تعداد کیا ہے؛

(ب) مذکورہ ضلع میں خالی آسامیوں کی سکیل وار تعداد کیا ہے، نیز آسامیاں کب سے کن وجوہات کی بناء پر خالی ہیں ، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) ضلع باجوڑ میں اس وقت سرکاری ملازمین کی کل تعداد 8785ہے جس کی سکیل وار تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(ب) مذکورہ ضلع میں خالی آسامیوں کی سکیل وار تعداد1470ہے جس کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔جہاں تک مذکورہ آسامیاں خالی رہنے کی وجوہات کی بات ہے تو متعلقہ محکمے، ادارے اور دفاتر صحیح تفصیلات فراہم کر سکتےہیں کیونکہ یہ ان کے دائرہ اختیار میں آتی ہیں۔

جناب سراج الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے ضلع باجوڑ میں تعینات سرکاری ملازمین کی سکیل وار تعداد مانگی تھی جس کے جواب میں بتایا گیا کہ اس وقت ضلع باجوڑ میں سرکاری ملازمین کی تعداد 8785ہے جبکہ میں نے سوال کے جز (ب) ضلع باجوڑ میں خالی آسامیوں کی سکیل وار تعداد پوچھی تھی تواس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت ضلع باجوڑ میں خالی آسامیوں کی تعداد 1470دی گئی ہے، جواب کے مطابق ان خالی آسامیوں میں سب سے زیادہ محکمہ تعلیم اور دوسرے نمبر پر محکمہ صحت میں پوسٹیں خالی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ تعلیم اور صحت دونوں شعبے روزمرہ زندگی میں اہم ترین شعبے ہیں اور ضلع باجوڑ میں ان دو شعبوں سمیت1470خالی آسامیوں پر حکومت کب تک تقرری عمل میں لائے گی؟

Mr. Speaker: Ji, Taimur Jhagra Sahib, Minister for Finance, to respond please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت وخزانہ):

جناب سپیکر، باجوڑ کے لحاظ سے بھی اور Generally بھی کہ گورنمنٹ میں خالی پوسٹوں کا جو سٹرکچر ہے، اس میں بہت سی Posts fill کرنا تو ضروری ہے لیکن ہمارے کرنٹ سٹرکچر میں یہ خالی پوسٹیں اس لئے بنتی نہیں ہیں کہ یہ Immediately fill ہوں، اگر یہ نظام بالکل کلیئر ہوتا اور صحیح ہوتا تو جہاں پہ خالی پوسٹ Fill نہ ہوتی یا جن کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ پوسٹ ایک سال دو سال تین سال کے بعد چلی جاتی ہے، Unfortunately پورے پاکستان میں ایسا نظام نہیں ہے اور ہم کلیئر کر رہےہیں اور میں ایک جو بڑی Reforms ہیں جو ہم نے کی ہیں، اس کا میں آپ کو ابھی بتا دوں گا لیکن اس کی وجہ سے پوری گورنمنٹ میں اس ٹائپ کی خالی پوسٹس تقریباً ایک لاکھ کے برابر ہیں، Let say کہ اگر وہ ساری دو تین مہینے میں Fill ہو جائیں، پہلی چیز صرف Financially بات کر رہا ہو ں تو وہ آپ کی سیلری کا بل تقریباً ڈبل کر دے گی، اسی لئے پورے پاکستان میں چونکہ وہ پوسٹ ختم کرنے کا رواج نہیں ہے اور پوسٹ سے لوگوں کی Promotions بھی جڑی ہوئی ہیں تو یہ خالی پوسٹس تو ضرورت سے زیادہ بھری رہتی ہیں۔ اب دوسری بات، یہ جو ایم پی اے صاحب نے کہا کہ جہا ں جہاں پہ پوسٹ بھرنا ضروری ہے، Important ہے، اس کے دو ٹائپ کےپراسیسز ہیں، دو وجوہات سے خالی رہتی ہیں، ایک ہے وہ پوسٹ جو کہ پبلک سروس کمیشن سے ریکروٹ ہو، Unfortunately اس کی بھی ایک ٹائم لائن ہے، کہیں پہ آپ کو پتہ ہے کہ بارہ مہینے، اٹھارہ مہینے لگتے ہیں

لیکن وہ پائپ لائن چل رہی ہوتی ہے، دوسری وہ پوسٹس ہیں، میں ہیلتھ کی مثال دیتا ہوں کہ جہاں پہ Unfortunately کچھ اضلاع میں جب پوسٹس ریکروٹ کے لئے کھلیں تو وہاں پہ جو ریکروٹمنٹ پراسیس Followہوا، اس میں مسئلے تھے جس کی وجہ سے ہم نے ان پوسٹس پہ Banلگا دیا اوراب اس ڈسٹرکٹ کو Banہٹانے کے لئے کیس موؤکرنا پڑتا ہے اور وہ کیس جیسے ہی کلیئر ہو جائے کہ یہا ں پہ ضرورت ہے اور اس ڈسٹرکٹ کی جو لیڈر شپ ہے وہ صحیح ریکروٹمنٹ کر سکتی ہے، وہ Banہٹ جاتا ہے، باجوڑ میں اگر ایسی پوسٹس ہیں ہیلتھ میں یا باقی ڈیپارٹمنٹس میں تو بالکل کیس موؤ ہو تاکہ وہ بھر جائیں۔ ابLast میں میں ایک چیز، میں کہتا ہوں کہ جناب سپیکر، اگر یہ اس ہاؤس کی چوائس ہےکہ آپ صرف اے کلاس لوگ مزید گورنمنٹ میں چاہتے ہیں تو ساتھ ڈیویلپمنٹ بجٹ بھی کاٹنا چاہتے ہیں ، ساتھ نان سیلری بھی کاٹنا چاہتےہیں، یاد رکھیں تو ہم پنشن ریفارمز پہ بھی بات کرتے رہتےہیں کہ گورنمنٹ میں ہرسال تقریباً دس سے پندرہ ہزار، دس سے بیس ہزار نئی بھرتیاں ہوتی ہیں،Againstبھی اور Empties postsبھی ہوتی ہیں، اس سے زیادہ وہ ریکروٹمنٹ پراسیس کی شاید Capacity ہی نہیں، مجھے یہ پتہ ہے کہ ایجوکیشن میں بیس ہزار ٹیچرز کا ایک Process across the provinceچل رہا ہے، مجھے پتہ ہے کہ ہیلتھ میں ہم نے اس سال میں دو ہزار ایڈہاک ڈاکٹرز بھرتی کئے اور آگے ہم ڈسٹرکٹ لیول پہ ایڈہاک اپوائنمنٹ اوپن کر کے مزید بھی وہ کمی لانا چاہتےہیں لیکن یہ تاثر غلط ہو گا کہ Just صرف اس لئے کہ پوسٹس خالی بجٹ بک میں Sanctionedہیں کہ وہ

ساری بھری جائیں اور اس بجٹ کو بہتر استعمال کے لئے ہم اس سال ایک نئی پالیسی بھی لائے ہیں کہ ہر محکمے کو جو ایک Overall استعمال کرنے کا بجٹ دیا ہے، اس میں ان کو یہ آزادی دی ہے کہ جو ان کی Discretionپہ بجٹ ہے، اس پہ وہ نان سیلری بجٹ بڑھانا چاہتےہیں، مزید ریکروٹمنٹ کر نا چاہتے ہیں اور جیسے ہی ڈیپارٹمنٹس اپنے بجٹ کی اونرشپ زیادہ لیں گے تو یہ بھریں گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: سر جی، میرا سوال یہی ہے کہ اگر حکومت کے پاس فنانشل کوئی فنڈ موجود نہیں ہے اور کوئی طریقہ کار موجود نہیں ہے تو پھر ان خالی پوسٹوں کو کیوں ایڈورٹائزکرتےہیں اورخالی پوسٹوں کو کیوں Createکرتےہیں؟ پھر تو یہ ہونا چاہیئے کہ یہ سرے سے یہ پوسٹیں ایڈورٹائز نہ کریں اور نہ ان کی تشہیر کریں تاکہ لوگ تو اذیت میں نہ پڑیں کہ پوسٹیں خالی ہیں، اس کے لئے Applyبھی لوگ کرتےہیں، جدوجہد بھی کرتے ہیں تو اگر فنڈAvailable نہیں ہے تو پھر تو یہ ہونا چاہیئے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت و خزانہ: کافی حد تک ایم پی اے صاحب کی بات صحیح ہے اور اس پر کام بھی ہو رہا ہے، آپ کو پتہ ہے اس سائیڈکی Administrative changes کی ایک سپیڈ ہوتی ہے، اس سے وہ تیز ہوتے ہی نہیں، رائٹ لیکن بہت سی پوسٹیں واقعی ایسی ہیں کہ جن کی ضرورت نہیں ہے، جب ہم نئی ایس این ایز ابھی Approve کرتے ہیں تو ہم وہ دیکھتے ہیں، مثال کے طور پر جو ایک Traditional structure ہے

اس میں ایک سیکشن آفیسر کے ساتھ ایک سینیئر کلرک،جونیئر کلرک، ایک کمپیوٹر آپریٹر کوئی چھ آٹھ سات سٹاف وہ According to the book traditionally آتا ہے، اس کی اگر ضرورت نہیں ہوتی تو ابھی ہم وہ Approve نہیں کرتے لیکن بہت سی پوسٹیں وہ پرانی پڑی ہیں، میں ایم پی اے صاحب کو یہ ضرور کہوں گا کہ جہاں پر ان کو لگتا ہے باجوڑ ڈسٹرکٹ کے لحاظ سے کہ Critical posts ہیں جن سے ڈسٹرکٹ کی ایڈمنسٹریشن یا پبلک کی سروس ڈیلوری پر اثر پڑے گا تو وہ آکے وہ Identifyکریں تاکہ اس پہ ریکروٹمنٹ کا پراسیس تیز کریں۔

جناب سپیکر: سراج الدین صاحب،منسٹر صاحب نےیہ اچھی تجویز دی کہ جو بھی پوسٹیں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سروس ڈیلیوری کے لیے ضروری ہیں تو ان کےساتھ آپ بیٹھ جائیں اور ان شاءاللہ ان کو یہ Recruitکرلیں گے۔ Thank you very much. Question No. 9482, janab Inayatullah Khan Sahib.

* 9482 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا میں براول وادی کی تین وادیاں نصرت درہ ،بین درہ،شنگاڑہ میں پانی کم ہوتا جارہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان وادیوں کے لوگوں کا انحصار زراعت پر ہے؛

(ج) اگر (الف)و (ب)کےجوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ان وادیوں میں پانی کی قلت کو دور کرنے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، آیا حکومت ان وادیوں کےاندر آبپاشی کے لیے سمال ڈیمز کی فزیبلیٹی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ نہ صرف دیر بالا خیبر پختونخوا بلکہ پورے ملک پاکستان میں پانی کی قلت کا سامنا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ دفتر ہذا کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2020-21 میں ایک سکیم منظور ہوچکی ہےجو درج ذیل ہے:

"ADP No. 2361 (190302) F/Study / Detail Design of Potential Small Dams in Khyber Pakhtunkhwa"۔ اس سکیم کے لیے کنسلٹنٹس کے ساتھ ایگریمنٹ ہوچکا ہے اور دیر بالا میں ڈیم کے لیے اگر کوئی فیزیبل سائٹ پائی گئی تو اس کو اس سٹڈی میں شامل کیا جائے گا۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے Specially اپنی جو ویلی ہے، تحصیل ہے،وہ ہماری براول تحصیل کو اس حوالے سے کیا ہے اور جہاں پر میرا اپناگھر ہے، ان ویلیز کے حوالے سے کیا ہے، ہماری یہ ویلیز بالکل Tale end پہ ہیں اور افغانستان کے بارڈر کے ساتھ ہیں، ان کا ایشو یہ ہے کہ یہاں برف پڑتی ہےاور پہاڑوں کے اوپرنیچے بھی پڑتی ہے،جہاں برف پڑتی ہے وہاں جناب سپیکر صاحب، عموماً پانی زیادہ ہوتاہےلیکن یہ جو تین ویلیز میں نے Mention کی ہیں ، نصرت درہ، بین درہ اور شنگاڑہ درہ، یہ بڑی ویلز ہیں، ان کےاندر بہت زیادہ زمین ہے اور وہاں کےلوگوں کا گزارہ Subsistence farming پر ہے، چھوٹے چھوٹے ان لوگوں کے خطے ہیں، اس سے اس کی روزی چلتی ہے، اس سے اس کا چولہا

جلتا ہے، پانی ختم ہوتا جارہا ہے،پانی کم ہوتا جارہا ہے، میں نے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو یہ ریکویسٹ کی ہے کہ آپ وہاں جاکر فیزیبلٹی کریں کہ سمال ڈیمز کی فیزیبلٹی موجود ہے کہ نہیں ہے؟ اور اگر فیزیبلٹی موجود ہے تو پھر اس کی ڈائریکٹیوز ایشو کریں، انہوں نے مجھے Open handed جواب دیا ہے کہ ہمارا سمال ڈیمز کا ایک پراجیکٹ موجود ہے اور اس پر ہم فیزیبلٹی کریں گے، میں Specifically ان سے یہ چاہتا ہوں کہ میری ان تین ویلیز کے اندر یہاں سے منسٹر انچارج یہ بتا دیں، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو یہ ڈائریکٹیوز ایشو کریں کہ یہ جو تین ویلیز میں نے Mention کی ہیں، ان کے اندر جاکرسمال ڈیمز کی فیزیبلٹی کریں، اگر وہ فیزیبلٹی بنے، میں ڈیمانڈ نہیں کرتا ہوں کہ اس پر کل کام شروع کریں، چار سال بعد شروع کریں، پانچ سال بعد شروع کریں لیکن میں ان غریب لوگوں کےلئےبات کررہا ہوں،تو منسٹرجو مجھے جواب دیتا ہے، مجھے Specifically یہ بتادیں اوریہ Assurance دے دیں کہ ان ویلیز کے اندر ہم سمال ڈیمز کی فیزیبلٹی پر کام کریں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Law Minister Sahib, respond please.

<u>جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون)</u>: سر، بتاتے ہیں، اس طرح ہے کہ انہوں نے ایک اچھا کوئسچن موؤ کیا ہے اور چونکہ علاقے کی ڈیویلپمنٹ کے ساتھ اس کا تعلق ہے تو باقی تو عنایت صاحب ایک Experienced اور ہمارےIntelligent آنریبل ممبر ہیں، تو میں کیا Repetition کروں گا کہ ہم نے یہ جواب دیا، وہ میں نہیں کرتا ہوں، میں Specific انہوں نے جو Point raise کیا اس کے اوپر آتا ہوں کہ

Specific میں جانا چاہیئے۔ ایک تو جو انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کا کہا ہے تو وہ انہوں نے Understanding کےلئے کہ اے ڈی پی کے اندر یہ ایک بڑا پراجیکٹ ہے، تو اس کےاندر یہ ڈیویلپمنٹ، Feasibility study, detail designs of potential of small dams in Khyber Pakhtunkhwa. تو ڈیپارٹمنٹ نے Identify اس کےاندر ان تینوں جگہوں کو بھی کیا ہے، میرے پاس یہ آفیشل ڈاکیومنٹس پڑی ہوئی ہیں لیکن میں Specifically، میں ٹائم ضائع نہیں کرتا، میں Specifically وہ Interested ہیں کہ آپ پورے صوبے کو بھی کریں لیکن آپ ان تینوں کے بارے میں آپ بتائیں، تو سر، یہ ہے 11 جنوری 2021 کا ایک خط ہے جو کہ لکھا ہے ڈائریکٹر یٹ جنرل سمال ڈیمز ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے To the Deputy Director, Small Dams Division, Mardan جو اس کا وہ ایریا ہے، جو Jurisdiction ہے اس میں "Enclosed, please find here with a copy of this office letter along with copy of the Assembly Question," آپ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے:

"moved by Mr. Inayatullah, honourable MPA, with the request to inspect the following three sites of Barawal valley, district Dir Upper:

Nusrat Dara -------" And I hope کہ میں اس کو صحیح Pronounce کررہا ہوں،

دوسرا بین درہ اور تیسرا شین گڑھ ہے یا شنگاڑا ہے۔

"After site inspection, submit your report / recommendation for carrying out feasibility study for construction of small dams in above three sites." To the Deputy Director Small Dams, Peshawar

اور پھر اس میں خوبصورت بات کیا کہی ہے: Within fortnight please. یعنی چودہ دنوں کےاندر آپ اس کو Submit کروائیں۔ توآخرمیں میرے خیال میں کسی وزیر کےخط کےاوپر اتنا کام نہیں ہوا ہوگا جو عنایت اللہ صاحب کے ایک

سوال کےاوپرچودہ دن کے اندر انہوں نے کہہ دیا کہ Submit کریں۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب کامائیک آن کریں۔

جناب عنایت اللہ: تین سال سے یہ کوئسچن Repeat ہوتا جارہا ہے،میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ کوئی ٹائم لائن مجھے دے دیں، مجھے آفس بتادیں، میں خود جاکر اس آفس کےساتھ Coordinate کرتا ہوں، منسٹر صاحب کلیئرکٹ ڈائریکٹیوز ایشو کریں کہ ٹائم لائن کےاندر یہ فیزیبلٹی کریں ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیرقانون: سر، یہ تھوڑا سا گزارہ کریں چودہ دن کا ہم نے کہہ دیا ہےاور اتنا ابھی خیر ہے جی، تھوڑا گزارہ کریں ناں جی، ہوجائیگا۔

جناب سپیکر: چودہ دن بعد اس موضوع پر بات ہوگی۔ Inayatullah Khan, after fourteen days, okay. Question No. 9006, janab Khushdil Khan Sahib, lapsed. Question No. 9407, janab Faisal Zeb Khan Sahib, not around, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

9006 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبائی وزراء مشیروں اور خصوصی معاونین کےلئے نئی گاڑیاں خریدی تھیں؛

(ب) اگر (الف)کا جواب اثبات میں ہو تو جن جن صوبائی وزراء، مشیروں اور خصوصی معاونین کےلئے نئی گاڑیاں خریدی گئی تھیں، ان کے نام ، گاڑی کی قیمت، کمپنی، ماڈل اور سی سی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبائی وزراء، مشیروں اور خصوصی معاونین کےلئے نئی گاڑیاں خریدی تھیں۔

(ب) جن جن صوبائی وزراء، مشیروں اور خصوصی معاونین کےلئے نئی گاڑیاں خریدی گئی تھیں، ان کے نام ، گاڑی کی قیمت ، کمپنی ، ماڈل اور سی سی کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

9407 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر امداد، بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سال 2019 دربند ضلع ہری پور میں ایک کشتی ڈوبی ہوئی تھی جس میں ضلع شانگلہ اور تورغر کے شہری بھی جاں بحق ہوئے تھے؛

(ب) آیا بھی درست ہےکہ وزیراعلیٰ کی طرف سے جاں بحق افراد کے ورثاء کےلئے فی جاں بحق پانچ لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا؛

(ج) اگر(الف)و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جاں بحق افراد کی تعداد کتنی تھی، ان کی شناختی کارڈ کاپی اور ادا کردہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمدؐ اقبال خان(وزیر برائے محکمہ امداد ،بحالی وآبادکاری): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ضلع شانگلہ: ضلع شانگلہ کے کل دس افراد جاں بحق ہوئے تھے، چونکہ ان فراد کے شناختی کارڈ ان کے ساتھ ڈوب گئے تھے، البتہ ادا شدہ رقوم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

ہری پور: ضلع ہری پور کے کل آٹھ افراد جاں بحق ہوئے تھے جن کے ورثاء کو ادا کردہ رقوم کی تفصیل اور جاں بحق افراد کے

شناختی کارڈ کی کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئی۔

تورغر: ضلع تورغر کےکل آٹھ افراد جاں بحق ہوئے تھے چونکہ ان افراد کے شناختی کارڈ ان کے ساتھ ڈوب گئے تھے البتہ ادا شدہ رقوم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications. جناب محب اللہ خان صاحب آج کے لئے، ریاض خان صاحب آج کے لئے، انورزیب خان آج کے لئے،محترمہ ثومی فلک نیاز صاحبہ آج کےلئے، آغاز اکرام اللہ خان گنڈاپور صاحب آج کے لئے، محمد نعیم صاحب آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ آج کے لئے، محمد اقبال وزیر صاحب آج کے لئے،مفتی عبیدالرحمان صاحب آج کے لئے، حاجی انور حیات خان صاحب آج اور کل کے لئے، جناب محمود خان بیٹنی صاحب آج کے لئے، ہشام انعام اللہ صاحب آج کے لئے، جناب عباس الرحمان صاحب آج کے لئے،میاں نثار گل صاحب آج کے لئے، کامران بنگش صاحب، سپیشل اسسٹنٹ فار ہائیر ایجوکیشن آج کے لئے، شکیل بشیر خان صاحب آج کے لئے، جناب آصف خان صاحب آج کے لئے، پیر مصور خان صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اپنے ٹائم پردوں گا، Yes, I will give, I will give, let the time comes.، تھوڑا بزنس چلانے دیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر کرکے فوراً چلی جاتی ہیں اس لئے آپ کو ہم نے بٹھانا ہے۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Privilege Motion: Mr. Fazal Elahi, MPA, to move his privilege motion No. 120, in the House. Not around.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، وزیر استحقاق نہیں لاسکتے، وہ حکومت کاحصہ ہیں، یہ تو ہم اپوزیشن والوں کا پریویلج مجروح ہوتا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، سلطان خان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، اس طرح ہے کہ یہ ایک Experienced parliamentarian ہیں لیکن رولز کے اندریہ لکھا ہوا ہے کہ منسٹر بھی اگر پریویلج اس کا بنتا ہو تو وہ بھی لاسکتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، آپ کسی ممبر کے اس حق کو آپ limited نہ کریں کہ جی کوئی ممبر وہ نہیں لاسکتا ہے، کیا نام ہے جی پریویلج نہیں لاسکتاہے، کیوں نہیں لاسکتا ہے، کہاں پر لکھا ہوا ہے کہ نہیں لاسکتا، آپ کیوں اپنے ممبران کے اس حق کو ختم کرنا چاہتے ہیں؟ اس طرح نہ کریں۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا حق تو متاثر ہوتا ہے، آپ کےممبرز کا بھی ساتھ ہورہا ہے تو بیوروکریسی کو ذرا نکیل ڈالیں، ان کے کہنے کا یہ مقصد ہے۔ فضل الہیٰ صاحب کا بزنس ایجنڈا پہ آتا ہے لیکن وہ ہوتے ہی نہیں ہیں، اب میں کیا کروں؟

So lapsed. Bahadar Khan Sahib, MPA, to please move his privilege motion No. 121, in the House. Bahadar Khan Sahib.

جناب بہادر خان: شکریہ سپیکر صاحب، گزشتہ دنوں مورخہ 22 دسمبر کو ڈپٹی کمشنر دیر لوئر نے ضلع کی ترقی کے حوالے سے میٹنگ کے لئے بلایا جہاں پر میں ایمرجنسی بنیادوں پر میٹنگ روم پہنچا تواشفاق

احمد، اے ڈی سی نے مجھے باہر روکا اور مجھے میٹنگ میں شرکت نہ کرنے اور باہر جانے پر اصرار کیا۔ جناب والا، میں عوامی نمائندہ ہوں اور اسمبلی استحقاق قوانین کے مطابق ہر دفتر کا دورہ ہر وقت کرسکتا ہوں، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، ابھی ان کا آگیا تو ابھی یہ سارے کہہ رہے ہیں کہ یہ اچھا کیا ہے کہ استحقاق لائے ہیں، تو یہ اپوزیشن ہمارے ممبروں کے ساتھ کیا کررہے ہیں؟ ماشاءاللہ ہمارا تو بڑا دل ہے، اگر حاجی صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی آفیسر آئے اور ان کو Explain کریں کہ آپ نے کوئی کام ٹھیک کیا ہے یا برا کیا ہے؟ اس آفیسر کا بھی حق ہے کہ وہ بھی اس کمیٹی میں آجائے اور وہاں پر بتا دے کہ جی میں نے کوئی لیگل کام کیا ہے یا میں نےکوئی Illegal کام کیا ہے، بے شک کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ وہاں پریہ ساری بات سامنے آجائے۔

Mr. Speaker: The Privilege Motion, moved by the honorable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Privilege Motion of the honorable Member is referred to the Privilege Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Sahibzada Sanaullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1450, in the House. Janab Sahibzada Sanaullah Khan Sahib, MPA, ji, Sahibzada Sahib.

صاحبزادہ ثناءاللہ: سر، یہ کمپیوٹر میں کچھ فرق ہے اور وہ نظر نہیں آرہا ہے۔

جناب سپیکر: یہاں سےمیں پڑھ دوں (قہقہہ)۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سر، شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ حکومت میں دیر بالا اور پائین کے لئے محکمہ بلدیات سے Up left rural roads میں پندرہ سو ملین کا پیکج منظور ہوا تھا جس میں میرے حلقے میں بھی ہائی کورٹ کے حکم پر سکیمز شامل کی گئیں لیکن ابھی تک ان سکیموں کو پیسے نہیں مل رہے ہیں اور تمام کام ادھورے پڑے ہیں، لہذا حکومت میرے حلقے میں جاری منصوبوں کو پیسے ریلیز کرے تاکہ یہ سکیمیں مکمل ہوسکیں۔

جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہ ڈیڑھ سال کا پرانا کال اٹنشن ہے، ابھی جب میں آیا تو میں نے دیکھا کہ یہ کال اٹنشن لگا ہوا ہے، ابھی ہمیں تھوڑے سے پیسے مل گئے ہیں، میں شکریہ ادا کرتا ہوں منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے مجھے پیسے ریلیز کئے تھے لیکن جو بقایا پیسے ہیں، اگر یہ پیسے مجھے آئندہ جون تک ریلیز کردیں تو میرے جو ادھورے کام ہیں وہ مکمل ہوسکیں گے۔

جناب سپیکر: جی منسٹرصاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر، ثناءاللہ خان ماشاءاللہ ہمارے بھائی بھی ہیں اور بہت Active ممبر ہیں، اپنے حلقے کو بہت توجہ دیتے ہیں اور ہمیشہ جب بھی یہ آئے ہیں تو ہماری کوشش رہی ہے کہ Positively ان کے معاملات کو دیکھیں، تو میں ان کو جتنی بھی مجھ سے کوشش

ہوسکی، جہاں سے کوئی Saving وغیرہ ہوئی تو ان شاءاللہ ان کی اس سکیموں کو چلانے کی کوشش کریں گے۔ Thank you۔

Mr. Speaker: Thank you. Call attention No. 1545, Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضم شدہ قبائلی اضلاع خیبر، باجوڑ اور ضلع مہمند کے 715 لیویز، خاصہ دار فورس کو 13ستمبر 2019 کو نوکریوں سے معطل کر دیا گیا تھا جن میں سے 500 اہلکاروں کو وقفہ وقفہ سے بحال کردیا گیا لیکن 215 اہلکار تاحال بحالی کے منتظر ہیں، لیویز خاصہ دار فورس کے اہلکار اس وقت احتجاج پر ہیں اور ان میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت متاثرہ اہلکاروں کی بحالی، ان کی مکمل تنخواہیں اور مراعات دینے کے ساتھ ساتھ جن اہلکاروں کی ریٹائرمنٹ کی مدت پوری ہوچکی ہے، ان کی جگہ ان کے خاندان کے کسی فرد کی بھرتی کے لئے اقدامات اٹھائے تاکہ ان اہلکاروں میں بے چینی ختم ہوسکے۔

Mr. Speaker: Who will respond?

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب،یہ Basically اسمبلی کے گیٹ پہ تقریباً سینکڑوں کی تعدادمیں کئی دن سے یہ لوگ مصروف رہے اور چونکہ اس وقت اسمبلی کا اجلاس بھی نہیں ہو رہا تھا تو میں نے مناسب سمجھا کہ جا کر ان کی بات سنوں اور میں نے آپ کے Behalf پہ ، اسمبلی کے Behalf پہ اور حکومت کے Behalf پہ ان لوگوں کو سنا ، ان کے مسائل سنے اور پھر میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا کہ میں آپ کا یہ مسئلہ اسمبلی کے فلور پر

اٹھاؤں گا۔ تو ان لوگوں کو برخاست کیا گیا تھا، Terminate کیا گیا تھا، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پانچ سو Colleagues ایسے ہیں جن کو بحال کیا گیا ہے لیکن کوئی 215 ایسے اہلکار رہتے ہیں جن کو ابھی تک بحال نہیں کیا گیا ہے، ان میں سے کچھ لوگ ریٹائر بھی ہو چکے ہیں، ان کے Employees` son کے کوٹے کے حصے کی ایمپلائمنٹ رہتی ہے، ویسے بھی جناب سپیکر صاحب، قبائلی اضلاع تکلیف کا شکار ہیں، وہ تکلیف میں ہیں، ان کے ساتھ پچیسویں امنڈمنٹ کے اندر جو وعدے کئے گئے تھے وہ وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے ہیں، اس لئے کہ مسئلہ جو ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت خان، آپ کا پوائنٹ آگیا ہے، جواب لے لیں، آپ کی بات بالکل کلیئر سامنے آگئی Who will respond?،جی لاء منسٹر صاحب، 215 اہلکار بحالی کے منتظر ہیں، پانچ سو ہو گئے ہیں، عنایت اللہ صاحب کا یہ کال اٹنشن ہے۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر، یہ بالکل ایک جائز بات ہے اور Important بھی ہے، جو 715 Terminate ہوئے تھے ان میں سے جس طرح بتایا گیا کہ 500 (پانچ سو) تو Already وہ آگئے ہیں، اب مسئلہ رہ گیا ہے 215 لوگوں کا اور سر، اس کے لئے بالکل وہ ہمارے لوگ ہیں، ہمارے صوبے کے لوگ ہیں، ہمیں اندازہ بھی ہے کہ کیا مشکلات ہیں؟ اگرموؤر نہیں سنیں گے تو پھر ان کو سمجھ نہیں آئے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت صاحب، پلیز آپ کا جواب دے رہے ہیں۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، وہ Interested نہیں ہیں تو بس ٹھیک ہے، توجناب سپیکر، بات یہ ہے کہ یہ ہمارے اپنے لوگ ہیں، 500 اگر Reinstate ہوگئے

ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ حکومت کس طرف آگے جا رہی ہے، 215 لوگ ابھی رہ گئے ہیں سر، چونکہ کال اٹنشن ہوتا ہے اور اس میں اگر کوئی ایشو آجاتا ہے تو منسٹر Respond کر لیتا ہے لیکن میں اپنے ساتھ وہ نوٹیفکیشن بھی لایا ہوں جو کہ 9دسمبر2020 کو ایشو ہوا ہے سر، اس میں سپیشل سیکرٹری محکمہ ہوم کےنیچے ایک ٹاسک فورس بنائی گئی ہے، اس میں ایڈیشنل سیکرٹری سیکورٹی، ڈپٹی سیکرٹری لیوی اینڈ خاصہ دار اور سیکشن آفیسر لیوی اینڈ خاصہ دار ہیں اور اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ جو لوگ رہ گئے ہیں وہ آئیں اور اپنی Applications اور اپیل اس کمیٹی کو دیں اور یہ کمیٹی اس کے اوپر فیصلہ کرے گی اور حکومت کی جوپالیسی ہے، میں پالیسی بھی بتا دیتا ہوں، پالیسی یہ ہے کہ کسی کو بھی مشکلات پیدا نہیں کرنی ہیں، بے روزگار نہیں کرنا ہے، یہ ایک Fact ہے کہ یہ لوگ اس وقت ہٹائے گئے تھے جب بہت زیادہ سخت Militancy تھی اور اس وقت یہ لوگ اپنی پوسٹ کو چھوڑ کے ڈیوٹی نہیں کر رہے تھے تو یہ ایک Fact ہے لیکن پھر بھی ہم نے کمیٹی بنا ئی ہے، ہم ایک سافٹ نظر سے ان کو دیکھیں گے تاکہ وہ لوگ واپس روزگار پہ آجائیں۔

Mr. Speaker: Okay, thank you very much.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ٹرسٹ مجریہ 2021 کومتعارف کیا جانا

Mr. Speaker: Item No.8. 'Introduction of the Bill': Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021, in the House. Karim Khan Sahib!

Mr. Abdul Karim (Special Assistant for Industries and Commerce): Thank you, Sir. On behalf of Chief Minister, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا دیگر مالیاتی قوانین مجریہ 2021کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. 'Consideration of Bill': Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Certain Fiscal Laws (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Taimur Saleem Khan (Finance Minister): Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Certain Fiscal Laws (Amendment) Bill, 2021, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Certain Fiscal Laws (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Clause 1 of the Bill': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, clause 1 stands part of the Bill. First amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Taimur Saleem Khan Jhagra, Minister for Finance, to please move his first amendment in Clause 2 of the Bill.

منسٹر صاحب، اپنی امنڈمنٹ لائیں۔

Mr. Taimur Saleem Khan (Finance Minister):.Sir, one minute. Mr. Speaker, I wish to move that in Clause 2, sub clause 1, paragraph (b), for the figure and word '31st December', the figure and word '28th February' may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Ji, Minister Sahib-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تو آگے آئے گی، اس کے بعد آپ کی امنڈمنٹ آئے گی تو پھر آپ بول لیں گے نا، ابھی تو آگے سامنے ان کی امنڈمنٹ ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: نہیں، میں Explain کرتا ہوں، چونکہ اس بل کے آنے میں ٹائم لگا تھا، یہ جوپہلی امنڈمنٹ ہے، یہ ان Tax payers کو جو Lump sumمیں وہ Payment کرنا چاہتے ہیں، ان کو کچھ ٹائم دینا چاہتے ہیں کہ وہ Lump sum میں Payment کر لیں، ہم نے 28 فروری کی Date propose کی تھی لیکن چونکہ بزنس اسمبلی آتے ہوئے، اسمبلی میں ٹائم لیا، اسی میں یہاں پہ مسز نگہت اورکزئی کی امنڈمنٹ مورخہ 28 فروری کو موؤ ہوئی ہے، We jointly agree کہ انہوں نے مورخہ 30 مارچ Propose کی ہے کہ اس کو وہ Approve کر لیں۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی تھینک یو سپیکر صاحب اور تھینک یو تیمور جھگڑا صاحب اور غزن صاحب دونوں کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ یہ میری امنڈمنٹ کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ یہ متفق ہوئے کہ اس پہ ان کو ایک مہینے کا اور ٹائم دے دیا، 28 فروری کی بجائے30 مارچ کہا ہے، تو یہ میرے ساتھ Agree ہو گئے ہیں، تو میری یہ دو امنڈمنٹس تیمور جھگڑا صاحب کی امنڈمنٹ کے ساتھ لے لی جائیں تاکہ وہ 28 فروری کے بجائے 30مارچ آجائے ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are

in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; amendment stands part of the Bill. Second amendment in clause 2, Khushdil Khan Sahib, not around. Third amendment, Khushdil Khan Sahib, not around. Fourth amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Taimur Saleem Khan, Minister for Finance, to please move his second amendment in clause 2 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I like to move that in clause 2, sub clause (2), for the figures and word '31 January, 2021' the figures and word '28th February, 2021' may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendment stands part of the Bill. Fifth amendment: Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, MPA, to move her first amendment in clause 2 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں Clause 2, in sub clause (3) میں Word جو انہوں نے fifteen لکھا ہوا ہے اس کو میں ten کرنا چاہتی ہوں تاکہ پانچ پرسنٹ اور بھی ان کاروباری لوگوں کو اس میں چھوٹ دی جائے تاکہ وہ اپنے کاروبار میں دوبارہ یہ پیسہ لگائیں، چونکہ کورونا کی وجہ سے ہمیں بہت زیادہ تکالیف ہوئی ہیں تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گی کہ fifteen کی بجائے وہ ten کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: سر، یہ جو ریٹ ہے یہ میں آپ کو کہہ دوں کہ مجھےجو کمنٹس آئے ہیں کہ This is to remove an anomaly in the law, the rate in the previous Bill was already changed to fifteen in the text of the law but in schedule I, it hadn't been updated, it is to be corrected. تو

چونکہ Previous anomaly کو جو ہے وہ Remove اور Correct کر رہا ہے تو یہ پندرہ پہ ہی ٹھیک ہے۔
Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Withdrawn, Sir.
Mr. Speaker: Okay, withdrawn. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, to please move her second amendment in clause 2 of the Bill.
Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Sir, I move amendment in the proposed Clause 7 of schedule 2, as referred to in sub clause (4) of Clause 2 the figures '2.50' may be substituted by the figure '2'.
جناب سپیکر، وہی بات آجاتی ہے، اگر Agree کرتے ہیں تو I will be thankful.
Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.
جناب تیمور سلیم خان (وزیرخزانہ): سپیکر صاحب، یہ دوبارہ سے ریٹس کی بات ہے، یہ جو ریٹس ہم نے Set کئے ہیں، یہ پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ Engage کر کےAlready وہ Set ہوئے تھے This is a major relief،تو ان شاءاللہ اگلے سال سیچویشن دیکھ کے دوبارہ وہ کریں گے، I would request کہ یہ Amendment withdraw ہو جائے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Withdraw کرتی ہوں۔
Mr. Speaker: Withdrawn. The question before the House is that the amended Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, amendment in clause 2 stands part of the Bill. خوشدل خان صاحب کی پھر امنڈمنٹ ہے، وہ نہیں ہیں۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں آگیا ہوں سر۔
Mr. Speaker: Ji, Khushdil Khan Sahib, MPA, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill. First amendment in Clause 3: Mr. Khushdil Khan Sahib.
Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you Sir, I beg to move that Clause 3 may be omitted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: سر، یہ خوشدل خان صاحب جو کہہ رہے ہیں، I understand ان سے پہلے بھی، وہ یہاں پہ نہیں تھے، ان کو یہ Incentiveبتانے کا مقصد یہ ہے کہ جو Lump sum دے، اس کے لئے Date پہلے ہو تو وہ Lump sum payment میں اور قسط وار Payment میں اس لئے وہ فرق ہونا چاہیے، اس لئے This amendment is not supported.

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اس میں میں یہ عرض کروں گا منسٹر صاحب سے کہ جب آپ عوام کو، ایک قوم کو ایک دفعہ ریلیف دے دیتے ہیں اور پھر آپ اس کو واپس لیتے ہیں تو اس کی کیا Justification ہے؟ کوئی Justification نہیں ہے، جب آپ نے ایک ریلیف دے دیا تو اس کو Maintain کرنا چاہیئے کیونکہ یہ پانچ چھ مہینے کا ہوتا ہے، تو میرا یہ ہے کہ میں اس کو Stress کرتا ہوں، اس پر میں سٹینڈ کرتا ہوں کہ ہونے چاہیئے۔ جب آپ ایک آدمی کو، آپ ایک کمیونٹی کو کچھ رعایت دے دیں اور پھروہ آپ Without justificationواپس لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Shall I put it to voting?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی۔

جناب سپیکر: Withdrawnیا ووٹنگ کے لئے Put کروں؟ منسٹر صاحب نے تو Disagree کر دیا، Withdraw کر لیں بس۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر ،منسٹر صاحب ویسے بھی گلہ مند ہیں تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Second amendment in clause 3: Mr. Taimur Saleem Khan Jhagra, Minister for Finance, to please move his amendment in clause 3 of the Bill.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister Finance and Health): Mr. Speaker, I would like to move that in clause 3, for the figures and word '31st January, 2021' the figures and word '28th February, 2021' may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

اوہو، ذرا اونچا بولیں، Yes والے آپ کی اتنی بڑی تعداد ہے۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendment stands part of the Bill. Third amendment: Ms. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, please move her amendment in clause 3 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس میں میں نےتیمورخان کا جو Thank you ادا کیا تھا اور ساتھ ہی غزن صاحب کا، تو اس میں میری یہی بات ہے کہ انہوں نے 31st January کا کہا ہے اور میں اس کو مارچ تک لے جانا چاہتی ہوں تاکہ لوگوں کو کچھ ٹائم مل سکے، وہ In principle تو Agree ہوچکے تھے، اب پتہ نہیں پھر میرا خیال ہے کہ آپ بات کر لیں، میں نے تو ان کو کہا تھا کہ آپ اوپر تو پڑھیں 31st March۔

جناب سپیکر: چلو پوچھ لیتے ہیں، جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ و صحت: سپیکر صاحب،ہم ابھی بھی Principally agree ہیں، جو یہ Conceptہے یہ اچھا ہے، ابھی لاء منسٹر صاحب سے بات کرتے ہوئے Because ایک جگہ پر جو کلاز 2 میں جو Date ہے وہ 28 فروری کی ہے We are just afraid کہ بل میں کوئی Inconsistency نہ آئے، تو اگر ہم یہ دیکھ لیں اور اگلے ہفتے، فی الحال ہم نےتو28 فروری کی ہے کیونکہ وہ Consistentlyہے وہ Approve کردیں اورصرف دیکھ لیں، میں یہ

Commit کرتا ہوں کہ ہم اس کو30 مارچ تک بلکہ31 مارچ تک کیونکہ مارچ میں 31 دن ہوتے ہیں، وہ پورا ایک دن Extra extend کرلیں گے۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب،ظاہر ہےمیں تو ان سب کی قدر کرتی ہوں لیکن ہمیشہ جب بھی کوئی بات آتی ہے تو باقی تمام منسٹر ہمارے ساتھ Agree کرجاتے ہیں، ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: لیکن لاء منسٹر نہیں کرتے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی : پتہ نہیں لاء منسٹر صاحب اس میں کیوں ڈنڈی مار جاتے ہیں حالانکہ یہ چیز ان لوگوں کے لئے، یہ عام لوگوں کے لئے ہے۔

Mr. Speaker: Because he is law knowing person he knows

دیکھیں28 فروری آگئی ہے، آگے31 کیسے آئے گی تو وہ دیکھ لیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جب انہوں نےپہلی دفعہ پڑھا تو میں نے اٹھ کر اسی لئے تیمور خان کو کہا کہ اس کو28فروری کی بجائے 30th March پڑھیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ Next week میں کر لیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں ٹھیک ہے، کردیں لیکن میں شکریہ ادا کروں گی کہ اس کو کردیں تو بہتر ہے، ایسا نہ ہو کہ یہ کھڈے لائن لگ جائے۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Withdrawn کہاں سے؟

جناب سپیکر: At the momentتو Withdrawn ہوگئی نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نہیں آپ اس کو دیکھیں جب وہ وعدہ کررہے ہیں تو Withdraw تو پھر میں نہیں کروں گی، پھر اس کو آپ Waiting پر رکھ لیں۔

جناب سپیکر: Waiting پراس میں کوئی نہیں ہوسکتی ہے نا، یہ تو قانون بن رہا ہے، قانون کسی کا انتظار نہیں کرتا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سپیکر انتظار کر لیتا ہے، قانون انتظار نہیں کرتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اتنی محنت کرکے آتے ہیں اور پھر بھی جو ہے نا۔۔۔۔

Mr. Speaker: Now the question before the House is that the amendment in Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; amendment in Clause 3 stands part of the Bill. First amendment in clause 4 of the Bill: Khushdil Khan Sahib, MPA, to move his amendment in clause 4 of the Bill. First amendment in clause 4.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Sir, I beg to move that clause 4 may be omitted. سر، اگر ہم اس کی اوریجنل دیکھ لیں تو اس میں یہ ہے کہ:

Amendment in the Khyber Pakhtunkhwa Ordinance. In the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Ordinance, 2002, in section 4, in the last proviso, in the table against serial No. 2, under the heading ‘validity’, for the figures, word and full stop ‘30th June, 2021.”, the figures, word and full stop “31st January, 2021.” shall be substituted

سر، یہ وہی بات ہے، میں عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے ان کو جو Time limit دیا تھا، اس Facility کے لئے وہ 30جون 2021، اب یہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ 30جون 2021 نہیں ہونی چاہیئے، اس کی بجائے اس مہینے کے یہ پانچ

دن31جنوری2021 ہونی چاہیئے، میرا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ ایک Facility دے کرلوگوں کو آپ نے ایک Time limit دے دیایا Tax payer کو دے دیا، اس کے Mind کو آپ کس طرح Change کر رہے ہیں، آپ اس کو Shortکرتے ہیں، تو کن وجوہات پر کیا، فائدہ کتنا ہے، Justificationکیا ہے، Reason کیا ہے، Objectives کیا ہیں ؟ تو مطلب یہ ہے کہ یہ چار چھ مہینے ہونے چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر خزانہ و صحت</u>: سر، پہلے بھی میں نےExplain کیا اورI am sure کہ خوشدل خان صاحب کی نیت بالکل ٹھیک ہے، I think کہ Validسوال ہے، اس بل میں فنانشل ایشو ہے، Originally جب یہ اسمبلی میں آیا تھا، جیسے میں نے پہلے کہا تھا یہ نہیں ہوناچاہیئے،یہ وہ Original anomaliesکو Correct کر رہا ہے، اگر آپ Rebate کا Concept اور پورے سال کی Payment کی Concept کو دیکھیں تو اس میں فرق ہونا چاہیئے، جو پہلے Payment کرتا ہے، جو ٹائم پہ Payment کرتا ہے، اس کو اس کا فائدہ پہنچنا چاہیئے، جو ٹائم سے پہلے کرتا ہے، تو اس لئے وہ جو یہ دو تھے اس کوEqual installments میں کریں یا جو Lump sum ان کی جو Dates تھیں، وہ ایک نہیں، Lump sum کے اور Equal کے ایک نہیں ہونی چاہیئے تھیں، Erroneously وہ اوریجنل بل میں آگئے اس لئے اس کو 31 جنوری تک لیکن ابھی وہ ضروری ہے کہ چونکہ 31 جنوری چونکہ قریب ہے، ہم نے 28 فروری کو Change کیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، یہاں ٹائم پیریڈ کی بات ہے، اب اوریجنل بل میں جو انہوں نے Time limit دیا تھا وہ30جون2021دیا

تھا، اب یہ کہتے ہیں کہ نہیں وہ غلط ہوا ہے یا جس طریقے سے ہوا ہے، اب اس کو31 جنوری2021 لارہے ہیں تو اب اس کی کیا Justification ہے، کیا فائدہ ہے؟ اس کا مطلب تویہ ہے کہ ان لوگوں پر مزید بوجھ، اب ایک آدمی ان کے ذہن میں یہ ہے کہ مجھے یہ قسط 30 جون کو جمع کرنی ہے، اب آپ کہتےہیں نہیں ہم نے وہ Withdraw کرکے، اب آپ 31جنوری2021کو جمع کرلیں تو کیا اس پر بوجھ نہیں ہوگا، کیا ان لوگوں پر بوجھ نہیں ہوگا؟ آپ لوگوں پربوجھ ڈالتے ہیں یا لوگوں کو آسان کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، لوگوں کو ریلیف دینا چاہیئے، لوگوں کوآسان کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ و صحت: سپیکر صاحب، میں دوبارہ سے Repeat کرتا ہوں کہ ہم کوئی ایکسٹرابوجھ نہیں ڈال رہے ہیں، اب یہ کہہ رہے ہیں کہ جو Rebateہے،جناب سپیکر، جو Rebate کی Extension تھی، وہ جو30جون2021 تک پیسے دینا چاہتا ہے وہ دے سکتا ہے،30جون 2021 تک جو Rebateہےیعنی کمی کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، اس کمی کے لئے جوDeadline ہے وہ اوریجنل بل میں غلط لکھی گئی تھی، وہ Correctکر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو ٹھیک ہے خو شدل خان صاحب، مطلب جو بندہ Full payment کر رہا ہے Before the time. تو He should be given rebate, thank you.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Okay, I agree with the honorable Minister, I agree with him.

Mr. Speaker: Mr. Taimur Saleem Khan Jhagra, Minister for Finance, to please move his amendment in clause 4 of the Bill, second amendment in clause 4 of the Bill.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance and Health): Mr. Speaker, I would like to move that in clause 4, for the figures and

word ‘31st January 2021’ the figures and word ‘28th February, 2021’ may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the amendment stands part of the Bill. Ms: Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, to please move her amendment in clause 4 of the Bill, third amendment.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ وہی
I beg to move that in clause 4, for the امنڈمنٹ ہے جو کہ
figures and word ‘31st January’ the figures and word ‘30th March’
may be substituted. سر، Withdraw کرتی ہوں کیونکہ
انہوں نے وعدہ کرلیا ہے تو بس ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Now the question before the House is that the amended clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the amended clause 4 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا دیگر مالیاتی قوانین مجریہ 2021کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker. Item No. 10 ‘Passage Stage’: Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Certain Fiscal Laws (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Certain Fiscal Laws (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Certain Fiscal Laws (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Bill is passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. Special Assistant to Chief Minister for Excise and Taxation, to please,

یہ بل کون موؤ کرے گا؟

Law Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: بل تو پاس کرنے دیں، Clauses 1 and 2 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2021 may be passed.
Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2021 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔ ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا چینی کے کارخانوں پر کنٹرول مجریہ 2021کا زیر غور لایا جانا

جناب سپیکر: لیجسلیشن ختم کرلیں، بس آخری ہے،

Item No. 13, 'Consideration of the Bill': Minister for Food

آپ کریں گے خلیق، میں تو لودھی صاحب کی طرف دیکھ رہا تھا، اب تو منسٹریاں بدل ہی گئی ہیں۔

Minister for Food, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sugar Factories Control (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.
Mr. Khaliq ur Rehman (Advisor for Food): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sugar Factories Control (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Sugar Factories Control (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration of the Bill: Clauses 1 to 3 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in clause 4 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, to please move his amendment in clause 4 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that clause 4 of the Bill may be deleted.

سر، اس میں اس طرح ہے کہ یہ (13(b جو ہے اس کو یہ Insert کرنا چاہتے ہیں، میری ایڈوائزر صاحب سے تفصیلی بات بھی ہوئی اور وہ میرے ساتھ Agree بھی کر گئے ہیں۔ .Sir, basically اس طرح ہے کہ یہ فیکٹریز والے Growers کو ٹائم پہ Payment نہیں کرتے، اس صوبے میں27/26 ارب کا گنا ہوتا ہے اور تقریباً 30 فیصد گنا ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی ہوتا ہے، مردان ، چارسدہ پشاور یہ جب Payment نہیں کرتے تو اس کے اوپر Markup چارج ہونا چاہیئے، اگر آپ کو Due time پر Payment نہیں ملتی تو لازمی بات ہے وہ Growers دربدر پھر رہے ہوتے ہیں، تو میں نے منسٹر صاحب کو یہ گوش گزار کیا کہ اگر پندرہ دن کے اندر اندر سی پی آر کے مطابق Paymentنہیں ہوتی تو ان کے اوپر Markup لگنا چاہیئے اور وہ میرے ساتھ انہوں نے Admit کیا کہ اس کو ہم رولز میں لائیں گے، یہ آپ کی اچھیSuggestion ہے تو ان شاءاللہ مجھے امید ہے کہ ایڈوائزر صاحب یہ جو چیز لائے ہیں کیونکہ پہلے ایک کچی پرچی کے اوپر Payment ہوتی تھی، اب انہوں نے باقاعدہ ایک CPR

کی ہے جو کہ یہ گورنمنٹ کی بڑی mention اچھی Move ہے، اس سے Growers کو Financial protection ملا اور ان شاءاللہ ہم مل بیٹھ کر میرے خیال میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو آپ Withdraw کر رہے ہیں ؟

<u>جناب احمد کنڈی:</u> وہ فلور پر Commitment کر رہا ہے، وہ بات کریں گے تو میں کرلوں گا۔

<u>جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے خوراک):</u> سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ اس پر ان سے میری ڈسکشن ہوئی ہے، ہماری گورنمنٹ نے جو یہ موؤ کیا ہے، یہ امنڈمنٹ لائی Through CPR payment اور اس کو یعنی Mill owners اور Growers کے درمیان جو ایشوز تھے، اس سے وہ بھیResolve ہو جائیں گے اور جو Payment ہے Growers کی وہ بھی Timely ہوا کرے گی، تو ہم جو امنڈمنٹ لیکر آئے ہیں، میرے خیال میں اسی پہ اب اکتفا کیا جائے، ساتھ ساتھ ہم ان کی جو Suggestion ہے، بہت اچھی Suggestion ہے، اس کو ہم رولز میں ان شاء اللہ لے آئیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn?

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Now the question before the House is that the original clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it, the original clause 4 stands part of the Bill. Clause 5: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it, clause 5 stands part of the Bill. Amendment in clause 6 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi Sahib, MPA, to please move his amendment in clause 6 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: I move that in clause 6 in section 21, in the proposed paragraph 'a' for the words 'any person' the word 'whoever' may be substituted.

اس میں سپیکر صاحب، بڑی زبردست قسم کی گورنمنٹ نے یہ Proposal لائی ہے، Mill occupier کے اوپر Penalties جو ہوتی تھیں یا Factory occupier کے اوپر، یہ بہت کم ہوتی تھیں، چھ مہینے کی قید ہوتی تھی، دس ہزار روپے جرمانہ ہوتا تھا، اگر آپ ٹائم پرMill نہیں چلاتے تھے لیکن وہ کروڑوں روپےکماتے تھے اور Penalty دس ہزار روپے تھی، اس دفعہ انہوں نے بڑا بہترین کام کیا ہے جو انہوں نے ایک ملین سے لیکر پانچ ملین تک انہوں نے Penalties رکھی ہیں

(تالیاں)

جناب احمد کنڈی: اور تین سال قید لیکن اس میں ایک لفظ انہوں نے Useکیا ہے، Any person کیونکہ Mill owner جو ہوتا ہے یہ Basically companiesہوتی ہیں، یہ Basically associations ہوتی ہیں، Person نہیں ہوتی، تو میری یہ Proposal ہے کہ Whoever contravening the provision اگر کوئی بھی اس ایکٹ کے اوپر عمل درآمد نہیں کرےگا تو اس کے اوپر یہ جرمانہ لگنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، لاءمنسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں یہاں پر یہ ریکویسٹ کروں گا کہ مقصد سب کا ایک ہی ہے، یہ جو Fine بڑھا دیا گیا یا جو Imprisonmentکر دیا ہے تو Basically, this is to protect the grower، یہاں پر مقصد تو یہی ہے، اب سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ کنڈی صاحب بہت بہتر جانتے ہیں لیکن تھوڑی بہت، یہاں پر خوشدل خان صاحب بھی بیٹھے ہیں، دو تین قانون کی کتابیں ہم نے بھی ان کے ساتھ سیکھی ہیں (قہقہے)

وزیر قانون: سر، اگر 'Any person' آپ ہٹا دیں اور 'Whoever' کردیں، اس کا آپ کو نتیجہ کیا ملے گا؟ یہ سنیں سر، یہ بڑا Important ہے، قانون کے اندر Person وہ Legal Entity ہوتی ہے، اگر 'Whoever' ہو تو پھر Legal Entity اس میں نکل جائے گی، تو کسی فرم یا کسی کمپنی کو پھر آپ نہیں پکڑ سکیں گے، تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کو ہم نے دیکھا ہوا ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ کے اندر 'Any person' قانون کے اندر لفظ 'person' ہے، 'whoever' تو پھر Individual کی بات آ جائے گی، تو ایک بندہ بیچ میں سے آپ اس کوپکڑ سکیں گے، فرم کو یا کمپنی کو آپ نہیں پکڑ سکیں گے، تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ چونکہ ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ Grower کو یہ فائدہ پہنچے تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ Withdraw کریں۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، جو ہمیں دیہات میں انگریزی سمجھائی گئی تھی وہ تو اسی طرح ہے جس طرح میں کہہ رہا تھا لیکن قانونی بات سلطان صاحب کر رہے ہیں تو 'Whoever' میں میرا خیال یہ ہے جو اس میں Broader provision ہے، 'Whoever' کوئی بھی فرم، کوئی بھی کمپنی، کوئی بھی ایسوسی ایشن، خوشدل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میری بات Constructive ہے، کوئی ان سے ایسی کوئی لڑائی نہیں ہے، اگر یہ ہمارے خوشدل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یا اگر کوئی Lawyer بیٹھے ہوئے ہیں، اگر اس کو مزید Interpret کر دیں، میرے خیال میں 'Whoever' کا Word جو ہے 'Any person' کے مقابلے میں Broader prospect میں چیزوں کو Cover کرتا ہے، یہ میری رائے ہے، اس پر میرے خیال میں آپ Input لے لیں اور میرے خیال میں Constructive طریقے سے ایڈوائزر صاحب کو میں

نے سمجھایا تھا اور ان کا ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھا ہوا تھا، تو وہ اس چیز سے Agree کرتے تھے۔

جناب سپیکر: کیوں جی ، خلیق صاحب؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے خوراک): ویسے تو اس میں کوئی ایشو نہیں ہے ہمارے لئے، مطلب ہماری طرف سے کوئی ایشو نہیں ہے لیکن لاء میں جس طرح یہ بتا رہے ہیں اگر وہ ایشو نہ بنے، ہمیں اس میں کوئی ایشو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو لاء نے تو اپنا Input دے دیا۔

وزیر قانون: سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ کنڈی صاحب جو کرنا چاہتے ہیں اس کو Defeat کرے گا جی، یہ میں ان سے ریکویسٹ کے طور پر ان کو کہہ رہا ہوں کہ Legal word 'person' ہوتا ہے، Legal word 'Whoever' نہ لکھیں، 'Whoever' میں آپ صرف ایک انسان کو پکڑ سکیں گے، Person کے اندر Legal Entity کو ایک فرم کو، ایک کمپنی کو بھی آپ پکڑ سکیں گے، تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ وہ Withdraw کریں۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، Withdraw کر لیں۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے سر، سلطان صاحب کی اتھارٹی لاء پر زیادہ ہے، شاید یہ کہہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Now the question before the House is that the original clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, original clause 6 stands part of the Bill. Clauses 7 and 8: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 7 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 7 and 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, clauses 7 and 8 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا چینی کے کارخانوں پر کنٹرول مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Food, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sugar Factories Control (Amendment) Bill 2021 may be passed

Mr. Khaliq ur Rehman (Advisor for Food): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sugar Factories Control (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Sugar Factories Control (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

جناب سپیکر: اب آگے نگہت اورکزئی صاحبہ کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، پہلے نگہت صاحبہ نے ٹائم لیا ہوا تھا، چلیں جی، پہلے آپ کریں پھر وقار صاحب کا آتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، پہلے دیکھیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنا پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، پہلے وقار صاحب ابھی اٹھے ہیں، میرے Colleague ہیں لیکن سب سے پہلے عنایت اللہ صاحب اس پر بات کر لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس پہ ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیونکہ میرا پوائنٹ آف آرڈر الگ ہے، میں ان کو سپورٹ کرتی ہوں، ان کے پوائنٹ آف آرڈر پر بھی۔

جناب سپیکر: چلیں جی، عنایت صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پہلے وہ کر دیں پھر اس کے بعد میں، کیونکہ میرا پوائنٹ آف آرڈرتعلیمی لحاظ سے ہے اور ان کا کسی اور پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

رسمی کارروائی

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نگہت بی بی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے آپ کی وساطت سے آپ کو ریکویسٹ کی اورمجھے موقع دیا۔ جناب سپیکر، میں آج جس مسئلے کو اٹھا رہا ہوں وہ بڑا انسانی مسئلہ ہے، انسانی المیہ ہے، ایک تکلیف ہے اس ملک کے اندر، ایک رواج ہے اور ایک کلچر ہے کہ جب کوئی واقعہ ہو جاتا ہے، بچے کے ساتھ ہو جاتا ہے، بچی کے ساتھ ہو جاتا ہے، بچہ قتل ہوتا ہے، بچی قتل ہوتی ہے، اس کا Rape ہو جاتا ہے اور اس کو سوشل میڈیا پہ اٹھایا جاتا ہے اور وہ وائرل ہوجاتا ہے تو پھر وزیر اعظم صاحب بھی نوٹس لے لیتے ہیں، پھر چیف جسٹس بھی نوٹس لے لیتے ہیں، پھر وزیر اعلیٰ بھی نوٹس لے لیتے ہیں، پھر سیاسی لیڈران کی ایک بڑی لسٹ لگی رہتی ہے، قطاریں لگی رہتی ہیں، اس گھر کا، اس گھر کا وزٹ کرتے ہیں، اس کے اندر بات کرتے ہیں لیکن بہت سے ہزاروں کی تعداد میں ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ جب Locally report ہوتے ہیں اوروہ میڈیا کے اندر وائرل نہیں ہوتے ہیں، میڈیا کی زینت نہیں بنتے ہیں تو نہ تو کوئی وزیر ان کا پوچھتا ہے اور نہ کوئی وزیر اعلیٰ ان کا پوچھتا ہے، نہ کوئی پرائم منسٹر اور نہ کوئی چیف جسٹس ان کا پوچھتا ہے۔ اس قسم کا ایک واقعہ لوئر دیر ثمر باغ کے اندر ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب، توجہ چاہتا ہوں، اسی قسم کا ایک

واقعہ لوئر دیر ثمر باغ کے اندر ہوا ہے، ایک بارہ سالہ لڑکی 27دنوں سے غائب ہے اور میڈیا کے اندر اس کیلئے کوئی آواز نہیں اٹھائی گئی،کوئی الیکٹرانک میڈیا پہ، سوشل میڈیا پہ کوئی ارتعاش Createنہیں کیا گیا، انتظامیہ کی دوڑیں نہیں لگیں، اس لئے کہ اس بیچاری لڑکی کی آواز کوئی نہیں بن سکے اور اس وقت وہ ایک مزدور کی بیٹی ہے، ایک غریب لڑکی ہے، 27دنوں سے غائب ہے، پولیس کو علم ہے، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو علم ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، کوئی نوٹس نہیں لے رہا ہے۔ کیا اس کیلئے ضروری ہوگا کہ ان کے والدین آکے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے، وزیر اعظم ہاؤس کے سامنے دھرنا دیں؟ میں آپ کی وساطت سے میڈیا کو بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو Highlight کریں اور آپ کی وساطت سے پولیس سے بھی درخواست کرتا ہوں، حکومت سے بھی کرتا ہوں کہ Kindlyاس مسئلے کا نوٹس لیں، 27دن سے بہت بڑی تکلیف ہے، 27دنوں سے 12 سالہ بچی غائب ہے، ان کے والدین رل رہے ہیں، ان کے والدین چیخیں مار رہے ہیں، ان کو کوئی سن نہیں رہا ہے، اس وقت کا انتظار مت کریں کہ لوگ سڑکوں پر نکلیں اور اس مسئلے کو اٹھائیں۔

جناب سپیکر: اس کا گورنمنٹ نوٹس لے اور نگہت اورکزئی صاحبہ، یہ بات ہو گئی ہے، آپ اپنا پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں سر، دیکھیں نا۔

جناب سپیکر: یہ ہو گیا نا،آپ پھر دیکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ بات ہو گئی لیکن آٹھ مہینوں سے ایک چھوٹی بچی پانچ سال کی زینب غائب ہے، ادھر نوتھیہ

کی طرف سے، اس کا بھی پتہ نہیں ہے۔ سر، میں صرف آپ کے نالج میں لانا چاہتی تھی، بہرحال میرا پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : لاءمنسٹر، آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، اچھا۔ (شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چھوڑیں اس بات کو، اگر گورنمنٹ اتنا Serious لیتی تو ابھی تک 26دن ہو گئے ہیں سر، اس دن آپ کا ،نلوٹھا صاحب کا اور سمیرا بی بی کابہت شکریہ کہ ہم دونوں نے طلباء کے لئےRelaxation Ageکے بارے میں جوائنٹ ریزولیوشن پیش کی، جناب سپیکر صاحب، لاء منسٹر اگر مجھے سن لیں تو بہتر ہو گا، جناب سپیکر صاحب، یہ تمام اطراف سے مبارک بادیں آپ کو بھی آ رہی ہیں، سمیرا شمس کو بھی آ رہی ہیں اور اس کے علاوہ آپ کی گورنمنٹ کو بھی آ رہی ہیں کہ بہت اچھا کام ہوا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، جب تک یہ تمام Intimation departmentsمیں نہیں جائے گی تو یہ بچے جو ہیں، تو انہوں نے اب جیسے تحصیلدار ہے، تحصیلدار کی 95پوسٹیں ہیں جن میں سے دس ہزارہ کیلئے مختص ہیں، اب بچوں نے کیا کیا ہے، بچوں کو تو پتہ نہیں تھا کہ ان رولز میں امنڈمنٹ ہوگی، تو جناب، بچوں نے یہ 15تاریخ، سر، مجھے بہت برا لگتا ہے کہ جب آپ کومیری سپیچ میں کوئی ڈسٹرب کرے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات آ گئی، لاء منسٹر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں صاحب، میں اس میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ جواب لے لیں لاء منسٹر صاحب نگہت بی بی کا، پھر وہ رکے ہوئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نہیں15تاریخ آخری تاریخ تھی، سر، 15تاریخ آخری تاریخ تھی۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کو Extendکریں، اس کو Extendکریں اور بچوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹرصاحب، اس دن یہاں پر جوائنٹ ریزولیوشن پاس ہوئی، نگہت بی بی یہی کہہ رہی ہیں، وہ سٹوڈنٹس آج بھی بہت سارے آئے ہوئے تھے، ان سے بھی ملے ، مجھ سے بھی ملے کہ وہ ریزولیوشن تو پاس ہو گئی، اب اس میں ٹوٹل چار پانچ دن ہیں کہ انہوں نے Apply کرنا ہے، کوئی 15تاریخ۔

وزیر قانون: 15تو گزر گئی۔

جناب سپیکر: وہ تو گزر گئی ہے۔

وزیر قانون: تو وہ تو پھر گزر گئی، وہ قرارداد تو اس کے بعد آئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو جناب سپیکر، 95 پوسٹیں جو تحصیلدار کی ہوں گی، اس میں جو بچے ہیں وہ نہیں کر سکیں گے، ایک توDate کو آگے کیا جائے تاکہ بچے اس میں Apply کر سکیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ تمام جہاں جہاں پر بھی محکمہ جات ہیں وہاں پر ان کی رسائی کی جائے کہ یہاں پر ریزولیوشنUnanimously passہوئی ہے۔

جناب سپیکر: دو باتیں ہیں لاء منسٹر صاحب، ایک یہ کہ Two years age relaxation کی ایک ریزولیوشن پاس ہوئی تھی، Due to covid advertising بھی نہیں لگی، توبہت سارے لوگ رہ گئے تھے، دوسرا یہ جو 15تاریخ کو تحصیلدار کیDate لگی ہے تو اس کوDate Extend کریں، جب ان کیAge relaxہوجائے تاکہ ان کو بھی حق پہنچے کہ وہ بھی Apply کر سکیں۔ Respond, please.

وزیر قانون: .Thank you, Sir ایک تو ظاہری بات ہے کہ سارا کام اگر ادھر ہم کر رہے ہیں، آنریبل ممبرز بھی اس کو اٹھا رہی ہیں اور ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوئی ہے تو لوگوں کو ریلیف دینا ہے کہ اگر Covidکی وجہ سے لوگوں نے صحیح Apply نہیں کیا یا ان کا ٹائم ضائع ہوا ہے تو تھوڑی سی Age relaxationمل جائے اور ویسے ہمارے صوبے میں یہ ایک اچھی بات ہے، میں اس کو کہہ لوں گا، وہ یہ کہ یہ Age relaxationملتی ہے ورنہ پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے، آپ ادھر جائیں، ادھر عام حالات میں بھی Age relaxationنہیں ہے اور بھی کسی جگہ پرAge relaxationنہیں ہے، بہر حال چونکہ 15 تاریخ تو گزر گئی ہے لیکن یہ ریزولیوشن جو پاس ہوئی ہے----

جناب سپیکر: نگہت بی بی کہتی ہیں کہ سندھ نے Age relaxation دی ہوئی ہے۔

وزیر قانون: سر، میں یہی ریکویسٹ کروں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سندھ نے دی ہے۔

وزیر قانون: چلیں انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے، سندھ نے ٹھیک کیا ہے، آپ نے کہہ دیا تو سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ہم نے اپنے لوگوں کو ریلیف دینا ہے، ہم سب کا یہاں پر بیٹھنے کا اور بات کرنے کا مقصد یہی ہے، تو جو ریزولیوشن پاس ہوئی،میں ریکویسٹ کروں گا کہ آج یہ Directly department کوCommunicateہو اور ادھر ہم اس کو Take upکر لیں گے۔ میرےاور بھی کیبنٹ کے Colleagues بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو دیکھنا پڑے گا کہ وہ جوAge کی ریکروٹمنٹ ہے وہ Statutesکے اندر دی گئی ہے یا کسی رولز کے اندر دی گئی ہے؟ تو اس میں پھر Amend کرنا پڑے گی تاکہ

یہ Relaxationمل جائے، تو میں یہی کہوں گا کہ سر، اگر آپ سیکرٹریٹ کو آرڈر دیں کہ اس جوائنٹ ریزولیوشن کو جلدی سے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کوبھیجے اور اس کے اوپر ہم جلدی سے کام کر لیں، جو بھی ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹریٹ نے اسی دن وہ ریزولیوشن آگے بھیج دی تھی، اب آگے آپ اس کو دیکھیں اور کوشش کریں کہ بچوں کا یہ کام ہو جائے کیونکہ بہت سے بچے پھر رہے ہیں۔ Thank you very much.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ډیره ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، ملاکنډ ډویژن چونکه تر اوسه پورې کستم فری زون دے ، ټیکس فری زون دے ، زما د حکومت نه دا خواست دے جی، چې هلته د کټ ګاډو یو ایشو رااوچته شوې ده، مونږه د غلو ګاډو ملګرتیا نه کوؤ، چې کوم Tempered وی هغه دې اونیسی او هغه دې جرمانه کوی، هغوی له دې سزا ورکوی خو چونکه هلته د خلقو روزګار دے ، کټ ګاډو سره وابسته دی او هغوی اغستلې دی او دا د بارډر نه راغلې دی، او چې د نان کستم پیډ ګاډو سره کوم رواج کیږی نو زما ریکویسټ دادے چې د کټ ګاډو سره دې هم هغه رواج اوشی او د خلقو روزګار چې د هغې سره وابسته دے ، هغه بیروزګاره کیږی، د خلقو چولهې بندیږی، نغری بندیږی نو زما حکومت ته دا خواست دے چې مهربانی اوکړئ چې کوم دا کټ ګاډی دی او چې کوم غله دی، هغه دې اونیسی خو چې کوم کټ ګاډی دی د هغوی سره دې هغه کار اوکړے شې چې کوم----

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب، آپ ذرا بیٹھیں، ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں جی۔

جناب وقار احمد خان: دا ډیره اهم ایشو ده جناب سپیکر صاحب، د کټ ګاډو سره د هغه رواج اوشی چې کوم د نان کستم پیډ ګاډو سره

کیږی او خلق د بې ځایه نه تنګولې کیږی، هلته خلق غریبانان دی، خپل روزګار پرې چلوی، خپل انغری پرې چلوی، نو زماحکومت ته دا ریکویسټ دے چې مهربانی اوکړی چې کوم د غلا ګاډی دی د هغو ملګرتیا مونږه نه کوؤ، هغوی له دې سزا ورکړے کیږی خو چې کوم کټ ګاډی دی هغوی سره د هم هغه رواج اوشی چې کوم د نان کسټم پیډ ګاډو سره کیږی۔ زما خیال دے منسټر صاحب هم ناست دے او هغه وخت هم دا خبره شوې ده نوچې دوئ پکښې هم څه خبره اوکړی او دا خبره سپورټ کړی چې د کټ ګاډو دا مسئله حل شی جناب سپیکر صاحب، خلقو ته ډیر تکلیف دے۔

جناب ډپټی سپیکر: ډاکټر امجد صاحب۔

صاحبزاده ثناءالله: جناب سپیکرصاحب،زه چې خبره اوکړم بیا به هغه جواب ورکړی کنه۔

جناب امجد علی (وزیربرائے هاؤسنګ): جناب سپیکر،څه چې دوئ خبره اوکړی نوبیا به زه اوکړم،ټهیک شوه۔

صاحبزاده ثناءالله: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ډپټی سپیکر: جی،ستاسوپوائنټ راغلو، چې کومه خبره وقار خان صاحب اوکړه که تاسو بار بار یو Repetition کوئ نو، ښه جی، ثناءالله صاحب۔

صاحبزاده ثناءالله: زه پرې خبره کوم بیا به هغوی جواب اوکړی کنه جی۔

جناب ډپټی سپیکر: ثناءالله صاحب۔

صاحبزاده ثناءالله: شکریه جناب سپیکرصاحب، چونکه امجد صاحب د ملاکنډ ډویژن سره تعلق ساتی او وقار خان، او زما خیال دا دے چې د ملاکنډ ډویژن ټول ممبران چې هغه په ټریژری بینچ باندې دی او که اپوزیشن کښې دی، جناب سپیکرصاحب، دا زمونږ ډیره اهم ایشو ده، لکه وقار خان چې څنګه خبره اوکړه، په دې باندې زمونږه یو تحریک التواء هم جمع شوې ده او هغه تحریک التواء پکار ده چې د بحث د پاره منظور شی او د ټولو ملګرو رائې پرې باندې راشی، چونکه نان کسټم پیډ ګاډی چې دی او کټ ګاډی دا بالکل یو شان ګاډی دی، Tempered ګاډی هیڅوک نه منی خو زما په خیال باندې د ملاکنډ

ډویژن د ټولو ایم پی ایز هم دا متفقه فیصله ده او دا زمونږ دټولوآواز دے چې کوم دا نان کسټم پیډ ګاډی دی خو چونکه دا کټ ګاډی چې دی، مقصد دا دے چې دا په اوښانو باندې په دې بارډرو باندې راغوښتلې شوې ګاډی دی، نه دهغې Chassis number چیرلے شوے دے نه د هغې بل څه دونمبری پکښې شته او باقاعده هغوی ته نمبرې ورکړې شوې دی په دغه کښې، پولیس اسټیشنوکښې هغوی ته نمبرې هم ملاؤ شوې دی هر ګاډی ته خوپته نه لګی چې په څه طریقه باندې د هغه ځائی مقامی انتظامیه یو غلطه فیصله اوکړه او په هغې باندې عدالت ته لاړو او هغه عدالت ته ئے یو ډیر غلط او په نان ټیکنیکل طریقه باندې هغه دغه پیش کړو، نو زما په خیال دا شفیع الله خان صاحب او دا همایون خان که تاسو د ټولو رائے واورئ نو ان شاءالله تعالیٰ په دې باندې به زمونږه یوه فیصله وی چې د ملاکنډ ډویژن دغه غریبانان خلق چې هغوی په کومو پیسوباندې هغه ګاډی اغستی دی او هغوی خپل پټی خرڅ کړی دی، غوا ګانې ئې خرڅې کړې دی او د ځان د پاره ئې د روزګار یو موقع ورکړې ده، نو لهذا حکومت دې هغوی ته اووائی چې دغه خلق چې څنګه نان کسټم پیډ ګاډی دی هم دغه شان ګاډی دی نو دوئ دې بې ځایه نه چیړلے کیږی۔ مهربانی، شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ خان صاحب، تاسو هم شارټ خبره اوکړئ جی۔ عنایت اللہ خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکرصاحب، اس پہ ہماری ایک ایڈجرنمنٹ موشن موجود ہے، شاید صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب کی بھی موجودہو لیکن اس پرمیری بھی موجود ہے، ہم اس ایشو کو زیر بحث لانا چاہتے تھے، وقار خان کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے اس کو پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھالیا ہے۔ جناب سپیکر، یہ وہاں ایک بہت بڑا Burning issueہے اور سچی بات یہ ہے کہ اس کی زد میں صرف میں نہیں ہوں، وہاں پی ٹی آئی کے لوگ بھی ہیں اور چونکہ ملاکنڈ ڈویژن میں زیادہ سیٹیں پی ٹی آئی کو ملی ہیں تو اس سے جونتیجہ نکلے گا اس

میں لوگوں کو اگر تکلیف ہوگی، لوگوں کی گاڑیوں کو ضبط کیا جائے گا ، جس طریقے سے لوگوں کو تنگ کیا جارہا ہے، تو اس کا ہم سے زیادہ نقصان پی ٹی آئی کی حکومت کو ہوگا، اس لئے اس بات کو Confuse کیا جارہا ہے، عدالت کے اندر Assistance نہیں ہوئی، عدالت کے اندر جو فیصلہ آگیا ہے، وہ جو لوگ کٹ گاڑیوں کے مالکان ہیں، ان کے وکلاء موجود نہیں تھے، وہ اس وقت پارٹی نہیں تھی اور کسی ایک کیس کے اندر عدالت کو جس طریقے سے Assist کیا جاتا ہے تو عدالت اسی کے مطابق فیصلہ دیتی ہے، اس لئے ملاکنڈڈویژن کے لوگوں کے بحیثیت مجموعی وکلاء موجودنہیں تھے، اس وجہ سے عدالت کے فیصلے کوAdministration miss-interpret کررہی ہے، عدالت کے فیصلے کا Crux یہ ہے کہ چوری کی گاڑیاں جو ہیں اس کو رکوایا جائے۔ اب کٹ گاڑیاں وہ ہیں جن کے پرزے لائے جاتے ہیں اور ان کو Assembled کیا جاتا ہے، ادھر ان سےگاڑی بنائی جاتی ہے، وہ چوری کی گاڑی نہیں ہے۔ اچھا Interestingly آپ کو ایک بات بتاؤں شاید یہ آپ کے علم میں نہیں ہوگی، اس ایوان کے علم میں نہیں ہوگی، ان میں سے بہت سی گاڑیاں ایسی ہیں کہ جوLegally جن کے پرزے Legally آئےہیں جس پہ کسٹم Pay کیا گیاہے، اس قسم کی گاڑیاں بھی اس میں موجود ہیں، اس لئے اس مسئلے کو Confuse کیا جارہا ہے، میری تو Recommendation یہ ہے کہ اس پہ آپ ملاکنڈ ڈویژن کے ممبران کی ایک کمیٹی بنا دیں تاکہ عدالت کا جوفیصلہ ہے، ہم اس فیصلے کو بھی پڑھیں،ہم ایڈمنسٹریشن کو بھی سنیں اور ہم کوئی ایسافیصلہ کریں جس سے ملاکنڈ ڈویژن کی جو ایک اتنی بڑی سہولت ہے،اکانومی ہے، اس کو نقصان نہ ہو، اس

لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حکومت اس کو Seriously لے اور اس پہ Consultation کے بعد کسی ایسے نتیجے پہ ہم پہنچیں کہ چوری کی جو گاڑیاں ہیں ان کے خلاف بلاشبہ کاروائیاں کی جائیں لیکن جو چوری کی گاڑیاں نہیں ہیں اور کٹ گاڑیوں کے نام پہ اور Tempered گاڑیوں کے نام پہ لوگوں کو بلاجواز تنگ کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، دیکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ آپ نے کافی، اگر آپ اس پہ باقاعدہ ایڈجرنمنٹ لے آئیں یا کال اٹنشن نوٹس لائیں تو پھر ہم اس پہ بات کریں گے۔ ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں یہی بات کہنا چاہتا تھا۔

وزیر ہاؤسنگ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ شکریه جناب سپیکر صاحب، ډیره اهم ایشو ده، وقار خان دا Raise کړه، د هغې وجه دا ده چې ملاکنډ ډویژن کښې تاسو ته پته ده ټیکس فری زون دے، هلته کښې دا سې ټیکس یا کسټم نشته، د دې وجې نه هائی کورټ یو فیصله کړې وه چې هغې کښې ټیمپرډ ګاډی یا چوری شده ګاډی چې کوم دی په هغې باندې Ban وو، چونکه داایشوډیره زیاته Burning هم ده، د هغې د وجې نه بیا چې زمونږ کوم ایم این ایز وو او ایم پی ایز وو، هغوی کمشنر صاحب سره میټنګ اوکړو نو یو میاشت هغې کښې هغوی Extension اوکړو چې دې کښې به څه کارروائی نه کوؤ خو څنګه چې عنایت صاحب او وقار صاحب اووئیل، د هغې Main وجه دا ده چې دا یو ډیره غټ ایشو ده او دا به Agitation طرف ته ځی، نو زه د دوئ سره Agree کوم، که فرض کړه دوئ وائی چې دا دې د ایکسائز سټینډنګ کمیټئی ته لاړ شی نو هلته کښې به پکښې بحث اوشی، که فرض کړه دوئ وائی چې نه دلته چې څومره د ملاکنډ ډویژن ایم پی ایز دی، که فرض کړه د هغوی یو کمیټی جوړه شی نو مطلب دا دے لیګل دغه به ئې هم اوشی، یو لیګل دغه به هم راشی او بل دا چې که هغه کمیټئی کښې دوئ وائی نو هغه کمیټی به هم جوړه کړو، په هغې کښې به مونږ

ایډمنسټریشن سره هم کښینو، نو دواړو ته مونږه انشاءاللہ Agree یو ولې چې دا مسئله Forever حل شی ان شاءاللہ۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ګورئ جی امجد صاحب، دا تاسو هم اووئیل او ټولو اووئیل چې ډیر اهم دے نو باقاعده تاسو کال اټینشن یا ایډجرنمنټ موشن راوړئ ځکه چې دا پوائنټ آف آرډر دے، په پوائنټ آف آرډر کمیټئ ته نشی دغه کیدے، تاسو باقاعده دې باندې څه راوړئ جی، نو په هغې به خبره اوکړو ان شاءاللہ، تاسو په دې باندې باقاعده دغه راوړئ جی، باقاعده تاسو دې باندې کال اټینشن نوټس راوړئ یا ایډجرنمنټ موشن راوړئ، هغه به ډسکشن کښې واخلو جی۔

تحریک التواء نمبر 222 پر مفصل بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 15. Discussion on Adjournment Motion No. 222 of Ms. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba.

اس کے بعد آپ کی ریزولیوشن لیتا ہوں جی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ میری یہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہے جو کہ میں نے جمع کروائی تھی اور یہ Admit ہوئی ہے اور یہ فاٹاکے حوالے سے ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ سے بھی ریکویسٹ کرتی ہوں کہ کبھی کبھی تھوڑی سی نرمی کرلیا کریں کیونکہ ہر بندے کی Constituency کے کچھ نہ کچھ مسائل ہوتے ہیں تو اگر کوئی بندہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرلیتا ہے، اس پہ کچھ اجازت دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ نے بات کی لیکن ہمیں رولز جو بتاتے ہیں اس لئے آپ خود ایم پی اے ہیں اور آپ کوپتہ ہے کوئی چیزپوائنٹ آف آرڈر پہ سٹینڈنگ کمیٹی یا کسی کمیٹی کو نہیں جا سکتی اور آپ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں، انہوں نے تحریک التواء جمع کرائی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب وہ ایجنڈے پہ آجائے گی تووہ کمیٹی میں چلی جائے گی۔ جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے سر۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ضم شدہ اضلاع میں بنیادی سہولیات زندگی ناپید ہونے سے قبائلی عوام سخت تکالیف کا شکار ہیں جس سے کہ ان میں بے چینی پائی جاتی ہے جبکہ عوام کی زندگی اجیرن ہوتی جارہی ہے اور قبائلی عوام ضم ہونے کے ثمرات سے مستفید نہیں ہو پارہے ہیں، لہذا بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکرصاحب، Merged area جس میں کہ تمام معدنیات ہیں جو کہ ایک بھرپور زندگی گزارنے کے لئے ا ن کے پاس سب کچھ تھا، گھر تھے، اپنا کاروبارتھا، ساراکچھ تھا، جناب سپیکر صاحب، ساؤتھ وزیرستان سے جب لوگDislocate ہوئے ہیں تو آج کتنے ہی سال ہوگئے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکبرایوب صاحب، آپ پوائنٹس نوٹ کرتے جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آج کتنے ہی سال ہوگئے ہیں کہ وہ لوگ اپنے گھروں کو نہیں جاسکے لیکن جب سوات میں یہی ٹارگٹ کلنگ تھی، یہی دہشت گردی تھی اور وہاں سے لوگ Dislocate ہوئے تھے تو ان کو تین مہینے کے اندر ان کے گھروں تک پہنچا دیاگیا تھا اور یہ پاکستان پیپلز پارٹی کاکارنامہ تھا جناب سپیکر، میں آتی ہوں کہ 22 لاکھ لوگ اس وقت ووکیشنل سنٹرزسے محروم ہیں، صحت سے محروم ہیں، اس کے بعد آتے ہیں جی 41لاکھ لوگ سینی ٹیشن سےمحروم ہیں جناب سپیکر صاحب، تمام Merged areas میں سڑکیں ناپید ہیں، مطلب کہیں بھی مکمل

سڑکیں نہیں ہیں جناب سپیکرصاحب، عورتوں کے لئےووکیشنل سنٹر زنہیں ہیں، مارکیٹس نہیں ہیں جناب سپیکر صاحب، پینے کاصاف پانی کہیں بھی Availableنہیں ہے، اسی طرح بجلی اورساتھ ہی جتنے بھی مواصلاتی ذرائع ہیں جیسے کہ واٹس ایپ یا موبائل سسٹم کام کرتا ہے وہ وہاں پہ ناپید ہے بلکہ ہے ہی نہیں، اس کے علاوہ ڈاک خانہ نہیں ہے، بینک نہیں ہیں،پھل، سبزی اور فروٹس کی مارکیٹس نہیں ہیں،کھیل کے میدان نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں تین چیزوں کی ہمیں اشد ضرورت ہے، ایک تو میں ریکویسٹ کروں گی تمام پولیٹیکل پارٹیوں سے کہ جب تک یہ ایک جگہ اور ایک پیج پہ ہوکے Merged areas کےلئےکام نہیں کریں گے تو میرا خیال ہے کہ یہ ایسے ہی رہے گا ،یہ سلسلہ ایسے ہی رہےگا اور اس کے علاوہ دوسرا جب تک ایڈمنسٹریشن وہاں پہ Takeover نہیں کرتی، مطلب Policing ہیں،وہاں پہ نادراکے دفتر ہیں، وہاں پہ میری ایک قرارداد بھی موجود ہے لیکن لائی نہیں گئی ہے کہ جیسے لیڈی ریڈنگ ہاسپیٹل یا حیات آباد ہاسپیٹل کی طرز پہ وہاں پہ کوئی ہاسپیٹل نہیں ہے، وہاں پہ انجنیئرنگ کالج نہیں ہے، وہاں پہ میڈیکل کالج نہیں ہے،وہاں پہ عورتوں کو جو وراثت کا حق ہے وہ نہیں دیا جاتا، وہاں پہ ریونیوسسٹم نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ Merge ہونے کےبعد بھی ایف سی آر کا قانون ختم ہوگیا لیکن اس کا Alternative ابھی تک، کیونکہ عدالتوں کاقیام وہاں پہ نہیں ہے، تو اس وجہ سے وہ ایف سی آر کا جو قانون ہے وہ ابھی تک وہاں پہ ویسے کا ویسے ہی ہے کیونکہ ختم تو ہوچکا ہے لیکن چونکہ عدالتیں وہاں

نہیں ہیں تو اس وجہ سے لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ یہ تمام چیزیں ایک Basic ضروریات ہیں ایک خاتون کی، ایک مرد کی، ایک بچے کی اور یہ آئین پاکستان اس کو Cover کرتاہے کہ بچہ ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک چاہے وہ Merged area سے ہو، چاہے وہ Settled area سے ہو، اس کو تعلیم دینی چاہیئے، یہ ہمارا آئین پاکستان ہمیں Protect کرتا ہے کہ عورتوں کے حقوق جو ہیں وہ اس ملک میں نافذ ہونے چاہئیں، چاہے وہ Merged area ہے، چاہے وہ Settled area ہے، یہ ہمارا آئین پاکستان کہتا ہے کہ بےروزگارلوگوں کو روزگار کی حتی الامکان کوشش کی جائے کہ ان کو روزگار ملے تاکہ وہ دہشت گردی ، ڈکیتی اور چوری کی طرف نہ جاسکے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ جب بندہ بےروزگار ہوتا ہے اور جس کے منسٹر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم ، House in order آپ Chair کو Address کریں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ویسے آپ جو ہیں ناں، آپ ہر وقت ہنستے رہتے ہیں لیکن اچھا ہے ہنستے رہا کریں۔ سر، میں آپ کی وساطت سے کہتی ہوں، اچھے لگتے ہیں، ہمیں ہنستےہوئے اچھے لگتےہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ تمام چیزیں ہمیں جوملی ہیں یہ ہمیں آئین پاکستان نے دی ہیں، چاہے وہ Merged areas ہیں، وہاں پہ جب قبائل سسٹم ختم ہوگیا ہے، جب وہاں پہ ' ملکوں' کاسسٹم ختم ہوگیاہے تو جناب سپیکرصاحب، میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو کھربوں روپے لگے ہیں، کیا ان کی ڈیٹیل ہم تک پہنچےگی کہ وہ کہاں پہ خرچ ہوئےہیں؟

اگر وہ کہیں خرچ ہوئےہیں، مجھے تو کہیں نظر نہیں آتا کہ وہ کھربوں روپے کہاں پہ خرچ ہوئے ہیں اور وہ کھربوں روپے کا حساب کون دے گا کہ جنہوں نےکہاتھا کہ ہم جی ایک سال میں کردیں گے، ہم دوسال میں کردیں گے، میں کسی کو Blame نہیں دیتی ہوں، سب سے پہلے تو چاہئیے تھا کہ Merged areas جب Merge ہورہے تھے، اس سےپہلے اس کے لئے پلان ہوناچاہیئے تھا کہ ہم نے Merged areas کو کیا کیا Facilities دینی ہیں، وہاں پہ ہم نے کیا کرنا ہے؟ لیکن بدقسمتی سے ہمارے پاس کوئی پلان نہیں ہے اور جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہاں پہ میرے فاٹاکے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، تومیں یہ اسی لئے لےکر آئی تھی کہ میں فاٹا کی تھی، وہاں سے پشاور میں Settle ہوئی ہوں، تو مجھے وہاں کے حالات کا اتناپتہ نہیں ہے جتنا کہ میرے جو لوگ وہاں پہ رہتےہیں، میرے جو بھائی رہتےہیں،میری جو بہنیں رہتی ہیں،میرے جو بچے وہاں پہ کیمپوں میں رہتے ہیں، کیمپونمیں کوئی سہولیات نہیں ہیں، وہاں پہ سینی ٹیشن کاکوئی ایساسسٹم نہیں ہے،وہاں پہ پڑھائی کاکوئی سسٹم نہیں ہے، وہاں پہ چیک اینڈ بیلنس کا کوئی سسٹم نہیں ہےاور جناب سپیکر صاحب، میں اپنی بات کو چونکہ باقی لوگوں کے لئے رکھتی ہوں کہ انہوں نے بھی بات کرنی ہے جناب سپیکر صاحب، سب سے بڑی بات ہمارے پاکستا ن کے قانون میں اور ہم آپ سے ریکویسٹ کرتےہیں کہ جو Merged areas کے لئے جوگورنرہوتاہے وہ Merged areasکاہوناچاہیئے کیونکہ یہ چیز جو ہے جہاں سے میں Basically belong کرتی ہوں وہاں کادرد مجھے پتہ ہوگا، لوگ میرے پاس آئے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ

ایک شہری کو یہاں سے اٹھا کے آپ گورنرلگادیں، کسی کو کہیں سے لگادیں، کسی کو کہیں سےلگا دیں ،کسی کوکوہاٹ سے لگا دیں، جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ اس پہ بھی میرے فاٹا کے اراکین بات کریں اور اس پہ باقاعدہ ریزولیوشن لیکر آئیں کہ Merged areasجوکہ ایکس فاٹا تھا، اس کا جو گورنر ہے وہ اسی علاقے سے ہونا چاہیئے، جس کو پتہ ہو کہ میرے لوگوں کو یہ تکلیف ہے، میرے لوگ یہ چاہتے ہیں،میرے لوگ سڑکیں چاہتے ہیں،میرے لوگ پینے کے لئے صاف پانی چاہتے ہیں، میری خواتین اپناحق چاہتی ہیں،نادرا چاہتی ہیں،وہاں پہ ڈاک خانہ چاہتے ہیں، وہاں پہ سڑکیں چاہتے ہیں، وہاں پہ صحت کی سہولیات چاہتے ہیں، وہاں پہ کالج چاہتے ہیں، وہاں پہ میڈکل کالج چاہتے ہیں، وہاں پہ انجنیئرنگ کالج چاہتے ہیں، وہاں پہ وہ جس سےہم لوگ مستفید ہورہے ہیں'وائی فائی' سسٹم چاہتے ہیں، تو یہ تمام چیزیں میں نےآپ کے سامنے گوش گزار رکھی ہیں اور اس پہ جناب سپیکر صاحب، آخری بات بھی میں یہی کہوں گی کہ Merged areasکا گورنر جو ہے وہ Merged areasسے ہی ہونا چاہیئے۔ .Thank you very much, janab Speaker

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ تحریک التواءجوکہ نگہت اورکزئی صاحبہ نے Merged areasکے مسائل اور مشکلات کے حوالے سے پیش کی ہے، سچی بات یہ ہے کہ اس کا Backgroundہمیں معلوم ہے، Merged Areas Socio Economic Indicatorکے حوالے سےSub Saharan Africaسے نیچے ہیں اور Militancyکے دوران جو آپریشن ہوا ہے، اس آپریشن کے اندر اس کا پورا انفراسٹرکچر

تباہ ہوا ہے، ایک اندازے کے مطابق کوئی گیارہ سو سکولز وہ Partially یا Fully damaged ہوئے ہیں اور یو این ڈی پی اور باقی اداروں کے Surveying کے مطابق ساٹھ ہزار کے Around گھر جو ہیں وہ Partially یا Fully ملیامیٹ ہوگئے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، سینکڑوں کی تعداد میں Drinking water supply schemes تباہ ہوگئی ہیں، پوری پوری مارکیٹیں زمین دوز کی گئی ہیں، پورے پورے گاؤں ان کو زمین دوز کیا گیا ہے اور ایجوکیشن اور ہیلتھ کا نظام پورا تباہ ہو گیا ہے،لوگ اپنے گھروں سے Migrate ہوکے آئی ڈی پیز کیمپس کے اندر رہ رہے ہیں۔ پچیسویں آئینی ترمیم ان کے لئے ایک سہارا تھی، ایک Hope تھی، ایک امید تھی اور اس امید پہ وہ خیبر پختونخوا کے اندر Merged ہوئے کہ اس سے ان کی حالت بدلے گی۔ ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا کہ چالیس ہزار خاصہ دار فورس کے لوگ بھرتی کئےجائیں گے جس سے ان کو ملازمت ملے گی، ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ ایک ہزار ارب روپےآپ کو دس سالوں کےاندر دےدیئے جائیں گے جس میں سو ارب روپے سالانہ دیئےجائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، حکومت بتائے کہ جو ایک ہزارارب روپےپیکج کا آپ نے وعدہ کیا تھا، آپ کے تین بجٹ پاس ہوگئے ہیں، Merger کا چوتھا سال ہے، آپ نے اس میں سے کتنے پیسے ریلیزکئےہیں، کتنے بڑے پراجیکٹس آپ نے لانچ کئے ہیں،کتنے آپ نے کالجز بنائےہیں، آپ نے وہاں جو Militancy کے دوران انفراسٹرکچر تباہ ہوا ہے، یہ جو گیارہ سو سکولز تباہ ہوئے ہیں، ان میں کتنے سکولز آپ نےبنائے ہیں، وہ بتائیں کہ کتنی Dysfunctional جو Drinking water supply schemes ہیں ان کو آپ نے Restore کر دیا ہے، آپ بتائیں کہ

کتنے لوگ جو Militancy کے دوران شہید ہوئے ہیں، جومعذور ہوئے ہیں، ان کی آپ نے مدد کی ہے؟ جن لوگوں کے گھر گر گئے ہیں ان میں سے کتنے لوگوں کو آپ نے Compensation دی ہے، کتنے لوگ ہیں جو آئی ڈی پیز کیمپوں کے اندر ہیں، ان کو آپ نے اپنے گھروں کے اندر واپس لایا ہے؟ یہ جو ٹی ڈی پی کی اصطلاح آئی ہے اور یہ جو آئی ڈی پی کی اصطلاح آئی ہے، یہ قبائل کے حوالے سے آئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وہاں محرومیاں اور احساس محرومی بڑھ رہی ہیں اور ایک لحاظ سے Merger کے خلاف اب ایک فضاء بن رہی ہے، دیکھیں پی ٹی آئی نے، مسلم لیگ نون نے، جماعت اسلامی نے، پیپلز پارٹی نے اور باقی جتنی پارٹیاں ہیں، ان سب نے مل کر Merger کے حوالے سے اکٹھے رول ادا کیا تھا اور Merger کو یقینی بنایا تھا، اس وقت جے یو آئی (ف) نے اس کی مخالفت کی تھی، اس کے لوگ اب کہہ رہے ہیں کہ ہم نہیں کہہ رہے تھے کہ ان کو کچھ بھی نہیں ملے گا؟ اس لئے ان لوگوں کو محروم کرنا، ان کی محرومیوں کو دور نہ کرنا، ان سے جو وعدے ہوئے ہیں ان وعدوں کو پورا نہ کرنا، اس کا بڑا خوف ناک اور بھیانک نتیجہ نکلے گا، اور تو کیا قبائلی علاقوں کے اندر اس وقت ٹارگٹ کلنگ شروع ہوچکی ہے، دوبارہ حملے ہورہے ہیں، وزیرستان باجوڑ Different جگہوں کے اندر دوبارہ حملے شروع ہوچکے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی اس حکومت کے اندر، اس اسمبلی کے اندر Mines and Minerals کا ایک ایکٹ پاس ہوا جس کو حکومت نے ان کی جو اونر شپ ہے، اس کو چیلنج کر دیا ہے، اس لئے یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جو جمع ہونگی تو یہ ایک لاوہ پکے گا اور ہم ایک ایٹم بم کے

اوپر بیٹھیں گے اور جو Burstکریگا تو قبائلی علاقوں کی وجہ سے ہمارے Settled areasکا امن جو پہلےبھی خراب ہو چکا ہے، یہ پورے پاکستان کے اندر بدامنی اس سے پھیلے گی، اس لئے حکومت اسے Sensitiveلے، سنجیدگی سے لے بلکہ میں Recommend کرتا ہوں کہ میڈم نگہت اورکزئی کی اس ایڈجرنمنٹ موشن کو آپ کسی سلیکٹ کمیٹی کےاندر بھیجیں اور اس کے اندر Threadbare discussionکرائیں، حکومت کو یہ موقع دیں کہ حکومت نے قبائل کے ساتھ جو وعدے کئے تھے ان وعدوں میں سے کونسے وعدے پورے کئے ہیں،کیا آپ کو رکاوٹیں ہیں، کیا آپ کو تکالیف ہیں؟ ہم اس پہ Recommendationsدیں گے،ہم آپ کےساتھ یہ مسئلہ حل کرنا چاہتےہیں۔ سچی بات یہ ہےکہ ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ جو Mergerہوا ہے،پچیسویں آئینی ترمیم پاس ہوئی ہے، یہ ترمیم جو ہے یہ ناکام ہوئی، اس کے ثمرات نہ سمیٹے جاسکے، اس لئے میں تو یہ Recommendکرونگا کہ اس کو کسی سلیکٹ کمیٹی کے اندر بھیجیں، اس پہ Threadbare discussionہو، ڈیبیٹ ہو اور ہمیں ہماری بیوروکریسی بتا دے کہ کونسے Bottle necks ہیں، کونسی تکلیفیں ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ Deliverنہیں ہوپارہا ہے، ڈیویلپمنٹ نہیں ہو پار ہی ہے، ہمارے جو قبائلی ممبران ہیں وہ رو رہے ہیں، ان کو تکلیف ہے،لوگوں کو تکلیف ہے، تو جناب سپیکر صاحب، اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس پہ ہم کسی Conclusionتک پہنچ سکیں۔ میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب میرکلام صاحب۔

<u>جناب میرکلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے

موقع دیا اور میں Specially ہماری سینیئر اور Experienced parliamentarian نگہت بی بی کا بھی انتہائی مشکور ہوں، پورے Merged districts کےعوام کی طرف سے میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے یہ تحریک التواء جمع کی اور یہ بحث کے لئے بھی منظور ہوئی۔ جناب سپیکر،بات یہ ہےکہ قبائلی علاقے کے ساتھ جوبھی ایسے دن آتےہیں تو ہمارے ساتھ تاریخ گواہ ہے ان باتوں پہ کہ جب بھی انڈیا سے خطرہ ہوا ہےیا مطلب ایسے حالات حکومت نے یا ہمارےاداروں نے پیدا کئے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک کروڑ سےزیادہ قبائل ہیں جو اسلحہ لے کے وہ بالکل جنگ کے لئے تیار ہیں لیکن جناب سپیکر، جب وسائل کی باری آتی ہے تو قبائل کی وہ آبادی بالکل آدھی میں تقسیم ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، اس کی میں ایک مثال دوں گا کہ جب جون 2014میں شمالی وزیرستان میں ضرب عضب کا آپریشن شروع ہوا تو اس کے اعداد و شمار کے مطابق سولہ لاکھ بندے وزیرستان سے باہر نکلے تھے، ان کو، ہمارے ایف ڈی ایم اے یا پی ڈی ایم اے کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ ہم نےان کو Compensateکیا ہے جناب سپیکر، دوسری طرف مزے کی بات یہ ہے کہ اب Censusہوگیا تو پورےنارتھ وزیرستان کی ساڑھے پانچ لاکھ کی آبادی بتائی گئی ہے، جب ہم ضرب عضب آپریشن 2014میں نارتھ وزیرستان سے نکل رہے تھے اور تحصیل رزمک، تحصیل گھڑیوم، تحصیل دوسلی، تحصیل شوہ، یہ تحصیل نکلی ہی نہیں تھیں اور دتہ خیل تحصیل کے لوگ افغانستان چلے گئے تھےتو ان دو تین تحصیلوں کے لوگوں کی تعداد سولہ لاکھ تھی، اب جب پورے کے پورے نارتھ وزیرستان کا Censusہوا

تو ساڑھے پانچ لاکھ آبادی ہوگئی تو جناب سپیکر، ہمیں معلوم نہیں ہے کہ درمیان سے ہمارے ڈیٹا کو کس نے اس سے نکالا ہے یا اس میں Pages غائب ہوئے گئےہیں یا اس پربارش ہوگئی ہےکہ اس سے وہ مٹ گیا ہے یا کیامسئلہ ہوا ہے؟ ہم آج تک اس بات کو نہیں سمجھ پاسکے۔ دوسری بات جناب سپیکر، Mergerکے وقت پورےقبائلی علاقے کےساتھ وعدہ ہوا تھا کہ ہر سال اس کا Annual Development Programجو ہوتا ہے 'اےڈی پی'وہ اپنی جگہ پہ ہوگا، اس کےعلاوہ دس سالو ں تک سو ارب روپے اس کو دیں گے، تو جناب سپیکر، وہ سو ارب روپے کہاں پہ گئے ہیں، ہم نے تو آج دن تک وہ نہیں دیکھے، آج بھی وہاں کی ہماری بہنیں، ہماری مائیں دو دو تین تین کلومیٹر دور سے سروں پہ پانی لاتی ہیں جناب سپیکر، آج بھی ہمارےہاں ٹائپ ڈی ہسپتال موجود ہین لیکن اس میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے، آج بھی ایجوکیشن کی یہ صورتحال ہے جناب سپیکر، کہ سینکڑوں سکول آج بھی بند ہیں، پہلے سال تقریباً نو ارب روپے لگائے گئے، وہ بھی آپ کےVIPs کی مومنٹ پر خرچ ہوئے تھے، دوسرے سال سترہ ارب روپے، اس سال خدا ہی جانے کہ کیا ہوگا؟ تو جناب سپیکر، آپ کی حکومت کے وہ جو وعدےہوئے تھے لوگوں کے ساتھ، ان کو مکمل کرنا چاہیئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ آئی ڈی پیز کی بحالی، افغانستان میں حکومت کے اعداد وشمارکے مطابق چھ ہزارسے زائد خاندان رہتےہیں لیکن ہمارے اعداد وشمار کےمطابق پندرہ ہزار سےزائد لوگ افغانستان میں رہ رہےہیں، تو جناب سپیکر، ہم جب آئی ڈی پیز کی بات کرتے ہیں تو یہاں پہ ہمیں جواب ملتا ہےکہ نہیں اس کا علاقہ کلیئر نہیں

ہے، ایک تو اپنی جگہ یہ کوئسچن ہے کہ یہ علاقہ آج دن تک کیوں کلیئر نہیں ہوا؟ اس کےسات سال ہوگئے ہیں، وہ بھی بالکل اتنا چھوٹا سا ٹکڑاکہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں کہ تحصیل دتہ خیل اور تحصیل شوال کا جو علاقہ رہ گیا ہے، پھر بھی ٹھیک ہےوہ کلیئر نہیں ہے، وہاں پہ مسئلےہوں گے، ان کو ہم مانتے ہیں لیکن جناب سپیکر، جو افغانستان میں رہ رہے ہیں ان کو یہ اجازت تو دی جائے کہ وہ خیبر پختونخوا میں تو آجائیں، یہاں پہ بکاخیل جیسے کیمپ بنائیں، ان کو یہاں پہ اجازت دی جائے جناب سپیکر، کشمیر میں 72گھنٹے کا کرفیو لگایا گیا تھا، پورے کے پورے ملک میں ہمارے وزیر اعظم صاحب سے لیکر ہم سب یہ شور مچا رہے تھے کہ وہاں انسانیت کی خلاف ورزی ہورہی ہے، لوگوں کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے، جناب سپیکر،ہم کسی کےساتھ تعصب نہیں کرتے، دنیا میں جہاں پہ کسی مذہب سے کسی رنگ کا کسی فرقے کا بندہ ہو جس کو تکلیف ہو، ہم انسانیت کی بنیاد پر اس کی مشکلات کو دیکھتے ہیں لیکن جناب سپیکر، افسوس کی بات یہ ہے کہ شمالی وزیرستان کے کچھ ایسےعلاقےہیں،کچھ ایسےعلاقے آج دن تک ہیں جو اس کو تحصیل دتہ خیل کےکژامداخیل ،میزرمداخیل اورتحصیل شوال پر جناب سپیکر، حیرانگی کی بات ہے ان میں 52707گھنٹے ہوگئے ہیں کہ وہاں پہ کرفیو ہے،52707گھنٹے آج کے دن تک ان جگہوں پر کرفیو ہے جناب سپیکر، تو افسوس ہمیں بھی آتا ہے اور گلہ ہمیں ریاست سے آتا ہے کہ ہم کشمیر کارونا تو روتے ہیں، ہم فلسطین کا رونا تو روتے ہیں لیکن وزیرستان میں 52707گھنٹے ایک جگہ پر کرفیو ہے، آج کےدن

تک ان لوگوں کا ہم نہیں پوچھتے ہیں۔ جناب سپیکر، پورےقبائلی علاقے کے لئےمیں نے یہاں پہ مستحکم موبائل نیٹ ورک اور انٹرنیٹ کے حوالے سےایک قرارداد بھی پاس کی، میں پورے کے پورے ایوان کا شکرگزار ہوں کہ اس کو Unanimously پاس کیا لیکن جناب سپیکر، آج کےدن تک ہمارےعلاقوں میں موبائل نیٹ ورک موجود نہیں ہے۔ دوسری طرف Covid 19 کی وجہ سےآپ سٹوڈنٹس کو آن لائن کلاسز لےرہے ہیں تو ہمارےسٹوڈنٹس تو نیٹ سے اتنےدور ہیں کہ وہاں پہ نیٹ ورک نہیں ہے جناب سپیکر، ایک سٹوڈنٹ جس کا تعلق رزمک کے شاخی مار گاؤں سےہو، اس کےساتھ بالکل سادہ موبائل کا نیٹ ورک نہیں ہے،گھڑیوم میں ان بندوں کے ساتھ سادہ موبائل کی نیٹ ورک نہیں ہے، دتہ خیل میں لوگوں کے ساتھ نیٹ ورک نہیں ہے جناب سپیکر، ہمارےلوگ خلیجی ممالک میں عرب ممالک میں مزدوری کے لئے جاتے ہیں توان کے تین تین، چار چار سال ہوئے ہیں کہ ان کا اپنے گھر سے رابطہ نہیں ہوتا، پھربدقسمتی یہ ہےجناب سپیکر، کہ اگر اس کو دیکھا جائے کہ وہاں پہ کئی جگہوں پر ٹاورز بھی لگائے گئے ہیں،گھڑیوم میں بھی لائے گئےہیں، فریاٹ میں بھی لایا گیا ہے، دتہ خیل، خڑکمر کے علاقوں میں لگائے گئے ہیں لیکن جناب سپیکر، دوسرا سال شروع ہے کہ اس کو Utilizedنہیں کررہے ہیں، اس کو چالو نہیں کررہے ہیں، تو جناب سپیکر، وہاں کےلوگوں کی Communication کے انتہائی مسئلےہیں، اس کو سنجیدگی سے لینا ہوگا، یہ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ ہم یہاں پہ کھڑے ہوکے ہم بس تقریر کرکے یہ ختم کرلیں جناب سپیکر، اس جگہ سے ہمیں دوسری ذمہ دار فورم نہیں ملتا۔ جناب سپیکر،

میری آپ سے توقع ہے کہ ان سب باتوں پرآپ سنجیدگی سے غور کر لیں گے جناب سپیکر، اس دہشتگردی کی نام نہاد جنگوں میں ہماری مارکیٹ، ہمارے گھر، ہمارے بازار، ہماری مساجد، ہمارے سکول اور ہمارے ہسپتال سب کچھ تباہ ہو گئے، پھر حکومت کی Compensation کا طریقہ کار کیا ہے؟Compensationکا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر آپ کا گھرFully Damagedہے تو اس کو چار لاکھ روپے دیتے ہیں، اگر Partially Damagedہے تو اس کو ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے دیتے ہیں، جناب سپیکر، میں آپ سے پوچھناچاہتا ہوں کہ کیا ان چار لاکھ روپوں پہ اس مہنگائی میں ایک باتھ روم بن سکتا ہے ؟ نہیں بن سکتا ہے، تو جو ہمارے لوگوں نے کراچی میں، عرب ممالک میں مزدوریاں کی تھیں، ان پر بڑے بڑے گھر بنائے تھے، دو دو، تین تین کروڑ روپے کے، ان پر عمر بھر کا سرمایہ لگایا گیا تھا، ان کو آپ نے Demolishکر دیا اور آپ چار لاکھ روپے دیتے ہیں، وہ بھی کس طریقے سے؟ اس طریقے سے کہ چار لاکھ میں سے جو سروے کی ٹیم آتی ہے، دو لاکھ اس کو دیں گے اور دولاکھ گھر والوں کو دیں گے، بازاروں کے معاوضے آج کے دن تک باقی ہیں، جناب سپیکر، جس میں ہمارے میران شاہ بازار کا معاوضہ آج کے دن تک لوگوں کو نہیں ملا ہے، دتہ خیل بازار ہے، دیگان بازار، غلام خان بازار اور اس کے ساتھ ساتھ بارگین ایسوسی ایشن، جو ہزاروں گاڑیاں وہاں پہ ہم نے چھوڑ کے، ہم اس علاقے کے ایک ہی لوگ تھے جو اس کے لئے ہم نے اس کو چھوڑا تھا، وہاں سے کس نے ان گاڑیوں کولیا، کس نے جلایا ہماری ان گاڑیوں کو؟ جناب سپیکر، مجھے شرم آتی ہے ایسی باتوں پر لیکن

ہماری مجبوری ہے، ہم کریں گے کہ جناب سپیکر، ہمارے گھروں سے، ہمارے گھروں سےبستر کی چوری ہوئی ہے، ہمارے گھروں سے پلیٹس اور تھرماس کی چوری بھی ہوئی ہے جناب سپیکر، ہمارے گھروں کے،ہماری مارکیٹوں کے T-Irons اور گارڈرز ٹرکوں میں لے کے لاہور چلے گئے ہیں جناب سپیکر، خام مال کی طرز پر ان کو لوگوں نے فروخت کیا۔ جناب سپیکر، ہمارے علاقے وزیرستان کو کسی نے ہمیں زکواۃ میں نہیں دی ہے، نہ کسی نے ہمیں خیرات میں قبائلی علاقہ دیا ہے،یہ پاکستان نہیں تھا جناب سپیکر، کہ یہ قبائلی علاقہ یہاں پہ موجود تھا، جناب سپیکر، اگر اس طرح کے رویئے ہوتے ہیں، اگرملکوں میں اس طرح کے طریقہ کار ہوتے ہیں تومیں انتہائی عاجزانہ ریکویسٹ کرتا ہوں جناب سپیکر، میں انتہائی عاجزانہ ریکویسٹ حکومت سے بھی، ریاست سے بھی یہ انتہائی عاجزانہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جناب سپیکر، جو ہمارے لئے آواز بلند کرتے ہیں یا جو ہمارے قبائلی علاقے کے حق کی بات کرتے ہیں تو جناب سپیکر، علی وزیر کراچی کے جیل میں ہو گا،اس کے ساتھ شیر ایوب، بصیرمحسود، حسن خان، نوراللہ ترین، وہ کراچی کے جیل میں پڑے ہیں، انہوں نے صرف اور صرف اس نام نہاد دہشتگردی کی جنگ سے چھٹکارا پانے کی بات کی ہے، اویس ابدال چمن کی جیل میں پڑا ہے، حنیف پشتین، فہیم وزیر، بنوں کی جیل میں پڑے ہیں، جناب سپیکر، ڈاکٹر سید عالم محسود جو کچھ دن پہلے گرفتار کیا تھا آج وہ BBAکے لئے ڈی آئی خان گیا تھا،انتہائی شرم کی بات ہے جناب سپیکر،اس کی Age 66یا 67 سال ہے اور وہ ایک سرجن ڈاکٹر ہے، اس کوآج پھر

گرفتار کر لیا ہے، تو جناب سپیکر، اگر ہم آپ کو کہہ دیں، اگر ہم آپ سے ریکویسٹ کریں، اپوزیشن کے سارے بندے آپ سے ریکویسٹ کریں کہ سندھ کی حکومت نے علی وزیر پر ایک ایف آئی آرکی تھی، اس نے آپ کو ایک لیٹر بھیجا، اس لیٹرکے تبادلے میں آپ نے علی وزیر کو گرفتار کر کے ان کے حوالے کر دیا، اگر جناب سپیکر، ہم آپ سے پوچھ لیں یا آپ سے ریکویسٹ کر لیں کہ راؤ انوار جو کراچی میں چار سو چوالیس پشتونوں کا قاتل ہے، چار سو چوالیس بندوں کو قتل کیا ہے اور اس پر حکومتی JITنے ثابت کیا ہے، تو جناب سپیکر، کیا آپ اس کو پکڑ کے یہاں پہ لا سکتے ہو؟ نہیں لا سکتے، جناب سپیکر، سندھ کی پولیس کو جب بھی مسئلہ بنا تو ان ساروں نے چھٹی کی درخواست دی ہے،تو میں یہاں کے پی کی پولیس۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ ایجنڈے پہ آئیں اور Windup کریں جی۔

<u>جناب میرکلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، میں Windup کر لیتا ہوں،آخری جملے میں، اگر کے پی پولیس نے اسی دن جب طاہر داوڑ کا واقعہ ہوا تو جناب سپیکر، اگراسی دن اس پولیس نے تھوڑی سی غیرت دکھائی ہوتی تو آج دن تک۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں، Short کریں جی۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تو آج کے دن تک یہ حالات نہ ہوتے، تو جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ مجھے زیادہ ٹائم دیا گیا لیکن جناب سپیکر، بالکل آخر میں میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں انتہائی غریب بندہ ہوں جناب سپیکر، اس

پورے ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے مالی حیثیت بھی میری کم ہے،Ageبھی میری کم ہے جناب سپیکر، ایک پسماندہ علاقے سے میرا تعلق ہےلیکن جناب سپیکر، ایک بات میں آخر میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ریاستی ادارے یہ بات سن لیں کہ جب پاکستان بن رہا تھا تو جناب سپیکر، اس دنیا میں کتنے ممالک تھے ؟جب پاکستان بن رہا تھا اسی ٹائم کتنے ملک تھے ؟اور جناب سپیکر، آج اس دنیا میں کتنے ملک ہیں؟ جناب سپیکر، ملکیں آسمان سے نہیں گرتے، ملکیں محرومیوں کی وجہ سے لوگوں کے درمیان میں بد اعتمادی پیدا ہو کے تو وہاں پہ ، وہاں پہ ان کےبچے ہیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی، Windup کریں، آپ ایجنڈے پہ آئیں جی، تھینک یو۔ احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، بڑا اہم موضوع ہے،سلطان صاحب کو بھی ویلکم کرتے ہیں جو آگئے ہیں اس اہم موضوع کے دوران،نگہت اورکزئی صاحبہ کا میں بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے قبائلی اضلاع کی محرومیوں کے اوپرروشنی ڈالنے کے لئے یہ ایڈجرنمنٹ موشن لائی ہے اور میں بڑے مختصر وقت میں دو چار تجاویز دوں گا اور تھوڑا سا پس منظردوں گا۔یہ وہی قبائلی اضلاع ہیں جنہوں نے اس ریاست کے استحکام کی خاطر، یکجہتی کی خاطر، سالمیت کی خاطر،خوشحالی کی خاطر چالیس سال اس ریاست کے لئے جنگ لڑی، اس ملک پہ بہت مشکل وقت آیا لیکن یہ قبائلی اضلاع اور یہ خیبر پختونخوا فرنٹ لائن پہ لڑتا رہا،بدقسمتی یہ تھی اس جنگ کی جو ہمارے بڑے اس جنگ کو نہیں مانتے

تھےلیکن اس ریاست کی خوشحالی کے لئے، سالمیت کے لئے، یکجہتی کے لئے اور اس کی خود مختاری کے لئےلیکن یہاں پہ فوجی آمروں نے اپنی حکومتوں کو دوام دینے کے لئے جو دہشتگردی کے نام پہ،نام نہاد مذہب کے نام پہ جوآگ کے گولوں سے کھیلا گیا کھیل تھا، اس کے لئے میدان جنگ قبائلی اضلاع تھے۔جناب سپیکر، وہ دور تو چلیں گزر گیا، اب ہمیں آگے کی طرف دیکھنا ہے، چاہیئے تو یہ تھاکہ آج Head of the Stateہمارے پریزیڈنٹ اٹھتے اور آج باقاعدہ عام معافی کا اعلان کرتے بحیثیت ریاست کے بڑے کے، کہ ہم قبائلی اضلاع سےاس ریاست کی زیادتیوں کی وجہ سے ان قبائلی اضلاع کے لوگوں سے ہم معافی مانگتے ہیں، یہ باقاعدہ معافی مانگتے ان قبائلی اضلاع سے، جس طرح پریزیڈنٹ زرداری نے 2008میں بلوچستان کا آغاز کیا تھا "حقوق بلوچستان" کا، وہ Being Head of the State انہوں نے باقاعدہ بلوچ سرداروں سے، ٹرائبل کےبڑوں سے باقاعدہ معافی مانگی تھی،اس بات کی معافی مانگی تھی جو ریاست نے ماضی میں ان کے ساتھ زیادتیاں کی تھیں، آج ہمیں بھی چاہیئے تمام جماعتوں کو، ہمارے Head of the State اس قبائلی اضلاع سے باقاعدہ ان ریاستی غلطیوں کی، ان ریاستی زیادتیوں کی معافی مانگے جو پچھلے پچاس ساٹھ سال سے ان کے ساتھ ہو رہی ہیں جناب سپیکر، اور زیادتی ہے کیا؟ آج بھی ہم بار بار اس صوبائی حکومت کو کہتے ہیں کہ ہمارے آئینی حقوق کے اوپرعمل درآمد نہیں ہو رہا، جناب سپیکر، یہ Islamic Republic of Pakistan کے Constitutionمیں لکھا ہوا ہے کہ جو آئین کی اطاعت واجب التعمیل ذمہ داری ہے ہر شخص

کی،ہر شخص کی واجب التعمیل ذمہ داری ہے، وہ آئین کی پاسداری اور اطاعت کرے گالیکن ہمارے خیبر پختونخوا کے قبائلی اضلاع کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں،وہ شقیں، وہ آرٹیکلز،وہ حقوق جو ہمیں آئین اور دستور دیتا ہے، اس کے اوپر عمل در آمد نہیں ہوتا،آج میں کہتا ہوں، میرے قبائلی اضلاع کے لئے کچھ بھی نہ صرف مجھے اپنے آئینی حقوق دے دو، تو میرے یہ قبائلی اضلاع کے لوگ نہیں چیخیں گےاور وہ حقوق کیا ہیں؟آج میں اس ریاست کوچار سو ارب کی بجلی دیتا ہوں لیکن مجھے آرٹیکل 161کے نیچےمیرا آج بھی پن بجلی،پانی کا جو منافع ہےمجھے نہیں ملتا ہے۔ جناب سپیکر،آج بھی میرے ڈیڑھ دو سو ارب روپے یہ ریاست کھا رہی ہے،آج بھی میں اس ریاست کو پچاس ہزار بیرل تیل دیتا ہوں لیکن مجھے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نہیں دی جاتی اور یہ چیزیں باقاعدہ آئین میں دی گئی ہیں۔ ہم کسی صوبے سےمنت نہیں کرنا چاہتے، ہم کسی صوبے کے آگے جھولی نہیں پھیلانا چاہتے، ہم صرف اس ریاست کو یاد دلانا چاہتے ہیں جو ہمارے آئین کے نیچے جو ہمارے حقوق ہیں، وہ ہمیں دیئے جائیں، تو ہم ان قبائلی اضلاع کو بھی سنبھال لیں گے اور اس ریاست کی معاشی تنگی کو بھی ختم کر لیں گے لیکن یہ ریاست اس آئینی حقوق کے اوپر عمل درآمد نہیں کر رہی ہے، ہم کس فورم پہ جائیں؟اور صوبائی حکومت چھوٹی چھوٹی منسٹریوں کی خاطر،چھوٹے چھوٹے دفتروں کی خاطرخاموش بیٹھی ہے، بار بار ہم ان کو کہتے ہیں کہ آپ اپنے آئینی حقوق کم از کم مانگیں تو سہی، ہمیں پتہ ہے یہ ریاست پچاس سالوں سے ہمیں آئینی

حقوق نہیں دے رہی، میرا تربیلہ 1976میں بنا تھا، پچاس چالیس سال ہو گئے مجھے نیٹ ہائیڈل نہیں دیا جا رہا، کبھی واپڈا کی طرف بھیج دیتے ہیں، کبھی سی سی آئی میں بھیج دیتے ہیں، کبھی این ای سی میں بھیج دیتے ہیں، میرا تیل کا جو مقدمہ ہےفیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کاقبائلی اضلاع کے لئے، وہ آج بھی آپ دیکھ لیں، اس ریاست کومیں پچاس ہزار بیرل تیل دیتا ہوں لیکن جناب سپیکر، مجھے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نہیں ملتی، میری اپنی گیس کی پروڈکشن زیادہ ہے میریConsumptionکم ہے لیکن مجھے گیس نہیں دی جاتی، میرے کارخانہ دار کو گیس نہیں دی جاتی، میرے دکاندار کو نہیں دی جاتی، میرے سرمایہ دار کو نہیں دی جاتی، توجناب سپیکر، کس طرح اس قبائلی اضلاع کو یہ صوبائی حکومت سنبھالے گی؟ جب ہمارے آئینی حقوق ہمیں دیئے جائیں گے، میرے پانی کا شیئر دیکھ لیں 1991میں IRSA Accordہوا تھا، تھری ملین ایکڑ فٹ میراپانی کا شیئر دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں اور مجھے اس کا معاوضہ بھی نہیں ملتا،میرا تمباکو جو کہ صوابی، مردان چارسدہ میں ہوتا ہے جناب سپیکر، بیس تیس ارب روپے کا تمباکو بناتا ہوں، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی جو ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کنڈی صاحب، آپ Tribal areas پر بات کریں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جناب سپیکر، دیکھیں یہ فاٹا کی بات ہے، میرےپاس معیشت ٹھیک ہو گی تو میں فاٹا کو سنبھالوں گا،جب میرے پاس معیشت نہیں ہو گی تو کیایہ لوگ چیخیں گے نہیں؟ میرے پاس جب Economy Strongنہیں ہو گی اور Economy کس طرح Strongہو گی؟ میرا

تمباکو جو کہ صوبائی معاملہ ہے، جب وہ وفاق Deal کرے گا تو معیشت ٹھیک نہیں ہو سکتی، جب میرا نیٹ ہائیڈرل کا وفاق پیسے نہیں دے گا تو میں قبائلی اضلاع کو کدھر سے سنبھالوں گا؟ جب میرے تیل کے اوپر مجھے اختیار نہیں دیا جائے گا تو میں کدھر سے سنبھالوں گا؟ یہ میرا مقدمہ ہے، قبائلی اضلاع کا بھی اور خیبر پختونخوا کابھی اور گریٹر پاکستان کابھی۔ جناب سپیکر، وہ صوبہ جو 35 فی صد انرجی دیتا ہے، دنیا میں آج کل انرجی کے اوپر جنگیں ہو رہی ہیں جناب سپیکر، میں کس طرح نہیں مانگوں گا اس حکومت سے، کس طرح نہیں مانگوں گا اس ریاست سے؟ وہ ریاست جو مجھ پہ چالیس سال جنگ تو لڑواتی ہے،فوجی آمر جو اپنی حکومتوں کو دوام دینے کے لئے مجھ سے جنگ کی ڈیمانڈ تو کرتی ہے، جب میں اپنے حقوق مانگتا ہوں تو پھر کہتی ہے یہ آپ کا حق نہیں بنتا، آپ مجھے بتائیں پن بجلی میرا حق نہیں بنتا، آپ مجھے بتائیں تیل میرا حق نہیں بنتا، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی، IRSA Accordکے مطابق تین ملین ایکڑ فٹ جو دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں، اس پہ معاوضہ میرا حق نہیں بنتا؟جناب سپیکر، کیا میری جو گیس ہے 1400 MMCFDپورے پاکستان میں گیس ملتی ہے کارخانہ دار کو، مجھے صرف چالیس ملتی ہے جناب سپیکر، کارخانہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کنڈی صاحب، یہ باتیں آپ دو تین دفعہ باتیں کر چکے ہیں، آپ Tribal areasپہ کوئی کرنا چاہیں لیکن آپ خیبر پختونخوا کی بات کر رہے ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جناب سپیکر، آپ سمجھنے کی کاشش کریں، میں بار بار آپ کو کہتا

ہوں، خدا را یہی تو صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے، جو ہم چیخ رہے ہیں، یہ غیر سنجیدہ ہیں، ان کو اس چیز کی سمجھ ہی نہیں ہے، یہ جاتے ہیں اور یہ CCIکی میٹنگ میں اپنا ایجنڈا نہیں رکھوا سکتے، اگر یہ CCIمیں اپنا ایجنڈا اور اپنا مقدمہ نہیں لڑ سکتے تو مجھے بتائیں وہ قبائلی اضلاع جن کے لئے کوئی آئینی حقوق تو نہیں رکھے گئے، Amendment 25thکے نیچے مجھے 100 ارب روپے کا وعدہ کیا تھا،جس ملک میں آئین کے اوپر عمل درآمد نہیں ہوتا، اس ملک سے آپ توقع کر رہے ہیں جو آپ کو 100 ارب روپے آپ سے زبانی جمع خرچ میں دیں گے؟ آپ مجھے بتائیں جس ملک میں دستور کے اوپر عمل درآمد نہیں ہوتا ،جس ملک میں مستقبل کا چیف جسٹس دربدر ٹھوکریں کھا کے اپنی صفائی اور انصاف مانگ رہا ہے، جس ملک میں صوبائی یونٹ کا آئی جی اغواءہو جاتا ہے، اس ملک سے آپ100 ارب روپے مانگ رہے ہیں؟ خیالوں کی دنیا میں رہ رہے ہیں، آپ خوابوں کی دنیا میں رہ رہے ہیں، خدا را وہ آئینی حقوق پہلے مانگیں، اس صوبائی حکومت کو ہم کہتے ہیں جناب سپیکر، وہ آئینی حقوق مانگیں جو ہمارے Rightsبنتے ہیں،جو ہمارے1973 کے آئین میں دیئے گئے ہیں، ہم بار بار ریاست کو یاد دلائیں گے، آپ تو کہتے ہیں ناں بار بار،خدا کی قسم پانچ سال روز میں آپ کو یاد دلاؤں گا، یہ میرے آئینی حقوق ہیں اور میں یہ مانگتا ہوں اس ریاست سے اور صوبائی حکومت کو ہم کیا کہتے ہیں جنا ب سپیکر، اس ریاست میں ان فورمزکی جو طاقت اور اختیار ہے وہ ہمیں پتہ ہے، وہ کتنا ہے، ہم نے نزدیک سے دیکھا ہے، ان فورمزکے اختیارکو، یہ بے بس

لوگ ہیں لیکن ہمیں ان سے گلہ کیا ہے؟یہ اپنا مقدمہ پیش نہیں کر سکتے، یہ بات نہیں کرتے،ڈرتے ہیں، ان کے پاؤں کانپتے ہیں، جب اسلام آباد کے ایوانوں میں جاتے ہیں، تو یہ میرا قبائلی اضلاع کا مقدمہ لڑیں گے؟یہ منسٹر جو چھوٹی چھوٹی خواہشات کی خاطر،چھوٹی چھوٹی منسٹریوں کی خاطر،چھوٹی چھوٹی پوسٹنگز کی خاطر یہاں پشاور میں تو ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں، جب اسلام آباد جاتے ہیں جناب سپیکر، یہ لائنوں میں لگے ہوتے ہیں، خدا کی قسم ہم نے ان کو دیکھا ہوا ہے، جنا ب سپیکر، یہ میرا مقدمہ پیش نہیں کر سکتے، وہ مقدمہ جناب سپیکر، میں اس ریاست کو پھر بات یاد دلا دوں، پندرہ سو ارب کے وسائل دیتا ہوں، میرا 900 بجٹ ہے، 180 ارب قبائلی اضلاع کا ہے، مجھے آپ آئینی حقوق دے دیں، قبائلی اضلاع جانیں اور ہم جانیں، ہم ان کو راضی کر لیں گے، آخر میں میں پھر کہتا ہوں اس ریاست کوکہ قبائلی اضلاع کے لوگوں سے معافی مانگنی چاہیئے، کھلے عام معافی مانگنی چاہیئے، اگر پیسے نہیں دے سکتے توکم از کم یہ تسلیم کر لیں، جب سےیہ پاکستان بنا ہے، ہم نے ان لوگوں کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں اور خاص کر وہ چالیس سال جو جنگیں لڑئی ہیں، ہم نے اس علاقے میں اس ایریا کو جو ہم نے میدان جنگ بنایا صرف فوجی آمروں کی حکومت کو دوام دینے کے لئے، اس کے لئے معافی مانگنی چاہیئے قبائلی اضلاع سے اور ہمارے Head of the state اٹھیں اور باقاعدہ کہیں کہ جو ہم سے اس ہماری ریاست سے جوغلطیاں ہوئیں جو زیادتیاں ہوئیں، یہ لوگ پھر بھی تیار ہیں آپ کے ساتھ چلنے کے لئے، ان لوگوں نے

ریاستی استحکام کی خاطر، یکجہتی کی خاطر، خوشحالی کی خاطر، سالمیت کی خاطر انہوں نے آپ کا ساتھ دیا ہے، آج بھی یہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں، اس حد تک نہ لے جائیں جو کل کو پھر یہ کوئی علیٰحدہ نعرے لگائیں، پھر ان کے لہجے بھی سخت ہوں اور ان کے رویے بھی سخت ہوں۔ آخر میں میں آپ کا بڑا مشکور ہوں جو آپ نے مجھے وقت دیا۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بصیرت خان صاحبہ۔

<u>محترمہ بصیرت خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا، میں نگہت اورکزئی صاحبہ کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کروں گی کہ وہ قبائلی اضلاع کے اس موضوع کو اسمبلی کے فلور پر لے کر آئی ہیں، سب سے پہلے میں تھوڑا سا Background میں جاؤں گی، مشکلات بیان کرنے سے پہلے، فاٹا کے Merger کے بارے میں بھی سب کو پتہ ہوگا لیکن تھوڑا سا میں اس کو بیان کرنا چاہوں گی، فاٹا کا Merger جب ہو رہا تھا توہمارے ملی مشر الحاج شاہ جی گل صاحب کی کوششوں سے جتنی باقی پارٹیز بھی تھیں، انہوں نے ان کا ساتھ دیا اور Merger ہوگیا ، Merger کا فائدہ صرف قبائلی اضلاع کو نہیں تھا، جتنے بھی ہمارے Settled districts تھے ان کو بھی ہوا ہے، اگر آپ دیکھ لیں پشاور سے لے کر ساؤتھ نارتھ تک جتنی بھی اب زمینیں ہیں ان کے ریٹس بڑھ رہے ہیں، لوگ Trades کے لئے آرہے ہیں، پہلےہمارے لوگ قبائلی اضلاع کودہشت گردی کا ایک گڑھ سمجھتے تھے، یہاں پہ ہم نہیں جاسکتے تو ایک Positive impact بڑھ رہا ہے اور لوگ ٹورازم کی طرف ادھر آرہے

ہیں، اگر آپ دیکھیں، خیبر ایجنسی میں ابھی Recently برف باری ہوئی تھی تو یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس اور خواتین آئی تھیں جو کہ پہلے ناممکن بات تھی کہ وہاں پہ خواتین اس طرح پھر سکتی تھیں،قبائلی اضلاع کے Merger کے اگر ہم ثمرات دیکھیں تو Plus point یہ تھا کہ ہمارے ملک میں جو دہشتگردی کا ایکStigma تھا، کہا جاتا تھا کہ دہشتگرد قبائلی اضلاع سے ہی پیدا ہورہے ہیں اور وہاں پہ، میں توجہ چاہتی ہوں، وہاں سے سب کچھ پیدا ہورہاہے، تو اگر آپ دیکھ لیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، آپ Continue رکھیں۔

<u>محترمہ بصیرت خان:</u> وہاں سے اگر آپ دیکھیں تو دہشتگردی سے کافی حد تک ہمارے ملک میں امن آرہا ہے، ہمارے لوگوں نے ساتھ دیا، اب اس کے برعکس جس طرح ہمارے لوگوں نے کہا کہ بھائی ہمیں اس کے ثمرات ملیں گے، جس طرح ہمارے ساتھ وعدے کئے گئے تھے،کہا گیا تھا کہ این ایف سی ایوارڈ دیا جائے گا، ابھی تک کچھ نہیں ہوا، دس سالہ پروگرام کے تحت جو قبائلی اضلاع کو پیسے دینے تھے وہ نہیں مل رہے، جس طرح آپ سب کو پتہ ہے کہ قبائلی اضلاع 72 سالہ تاریکیوں میں رہ چکے ہیں، ابھی بھی صوبائی حکومت کی جو Recent budget پاس ہوا ہے، اس میں تو انہوں نے بہت کہا ہے کہ ایجوکیشن میں Changes آئیں گی، ہیلتھ ریفارمز آئیں گے، For sure, in written تو سب کچھ ہے، سر، میں معذرت کے ساتھ کہہ رہی ہوں لیکن Practically وہ کام Speedup نہیں رہے، کہیں نہ کہیں Written تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ سب کچھ ہورہا ہے لیکن Practically وہ کام نہیں ہورہے ہیں۔ سر، ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا

تھا کہ بیس ہزار لیویز فورس کو ہم نئی لیویز لیں گے، اگر ابھی آپ دیکھیں ہمارے قبائلی اضلاع کے جو حالات ہیں، دن بدن کیوں بگڑ رہے ہیں، ہمارے پاس لیویز کی کمی ہے وہ ریکروٹمنٹ کیوں نہیں ہورہی؟ اچھا ہمارے ساتھ کہا گیا تھا کہ جتنے بھی فاٹا کے سٹوڈنٹس ہیں، میڈیکل کوٹہ ڈبل کیا جائے گا Instead of that کہ اس کو ڈبل کیا جائے وہ الٹا اس کو کم کر رہے ہیں۔ دوسرا جس طرح ہمارے اور بھائیوں نے کہا ہے کہ 'انٹرنیٹ فیسلٹیز' وہاں پہ تو سکولوں کی وہ حالت ہے، میں اس کو ٹارگٹ نہیں کر رہی ہوں، وہ کیا کہتے ہیں کہ 'تنقید برائے اصلاح '، 'تنقید برائے تنقید' میں نہیں کر رہی، تنقید برائے اصلاح میں چاہتی ہوں، یہاں پہ میں اس لئے یہ بات کر رہی ہوں کہ ہمارے اضلاع میں پورے خیبر ڈسٹرکٹ میں مجھے Female Mistress چاہیئے، لنڈی کوتل سے ایک آدھ مجھے مل رہی ہیں، میرے پاس Females نہیں ہیں کیونکہ وہاں پہ ڈسٹرکٹ کالج ہی نہیں ہے، میں کہاں سے لے کر آؤں، ہمارے اضلاع میں ایجوکیشن کی Quality کہاں سے بڑھے گی، ایجوکیشن میں اگر آپ Speedup نہیں کرینگے تو کس طرح ہمارے لوگ آگے آئینگے؟ دوسرا، اگر صوبوں کو 25th amendment کے اندر خودمختاری دی گئی ہے تو ہمارے قبائلی اضلاع کے اندر اگر ہم دیکھیں طورخم بارڈر ہے یا ساؤتھ اورنارتھ پہ ہمارے جو بارڈرز ہیں تو ان کو ہمارے قبائلی جو لوکل لوگ ہیں، ان کے لئے کھول دیا جائے کیونکہ ان کے پاس تو اور کوئی Facility ہے نہیں، ان کے لئے Trade میں آسانیاں پیدا کرنی چاہئیں، ہمارے مشر الحاج شاہ جی گل کی کوششوں سے ہم TRA کے ممبر بن گئے ہیں،

سنٹرل ایشیاء کے ساتھ ہماری تجارت ہوگی تو اس کے لئے ہماری جو پراونشل گورنمنٹ ہے، اس کو Step لینا چاہیئے کہ یہاں سے ہمارے Steps ہوں، ہماری تجارت بڑھے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، آپ Windup کررہی ہیں کہ نہیں؟ آپ کا Break آگیا۔

<u>محترمہ بصیرت خان:</u> نہیں سر، Windup میں نہیں کر رہی کیونکہ کافی ٹائم بعد ہمیں موقع ملا ہے تو اس پہ تو ہم بات کرینگے، جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، آپ Continue رکھیں۔

<u>محترمہ بصیرت خان:</u> اچھا، قبائلی اضلاع میں سر، جو Medical facilitiesہیں، جو کہا گیا تھا، اگروہاں پہ آپ میڈیکل دیکھ لیں، ایک جو Kidneys patients ہیں، کتنی بار ہم نے کوشش کی ہم ادھر گئے ہیں، مشینیں ہیں، Equipments ہیں، ڈاکٹرز ہیں لیکن وہ شروع نہیں کئے جا رہے ہیں ادھر، What's the reason behind that? اچھا Recently ایک سروے ہوا ہے جو میں آپ سب کو بتانا چاہتی ہوں، Psychiatrists نے کہا ہے کہ پہلے جب Psychiatrists کے پاس Patients آتے تھے، تو پچانوے فی صد اس میں سے قبائلی اضلاع کی خواتین آرہی ہیں، The reason behind is that کہ وہاں پہ جو War on terror کی Situationسے جب وہ گزری ہیں، پہلے Settled کی پچانوے فی صد آتی تھیں، اب ہمارے قبائلی اضلاع کی پچانوے فی صدآتی ہیں، اس کے لئے ہمارے پاس کوئی پلاننگ ہے؟ No کہا جاتا ہے کہ آپ بجٹ سے پہلے آجاتیں، خواتین آجاتیں اور پلاننگ کر لیتیں تو اگر ہم نہیں آئیں تو آپ کے پاس کوئی پلاننگ نہیں ہے؟ There are many things،ہم تو بچیوں کو تو ایجوکیشن دے دیں گے لیکن وہ خواتین جو ہماری گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں، ان کے لئے کوئی کڑھائی سنٹر، کوئی

ووکیشنل ٹریننگ Something like that کہ وہ ان کا وہ جو Mind ہے وہ Positivity کی طرف جائے، وہاں پہ وہ لوگ دن بدن ڈپریشن میں جارہے ہیں، تو میری صوبائی حکومت سے یہ درخواست ہے کہ برائے کرم جو آپ لوگوں نے پلاننگز کی ہیں جو بجٹ Allocate کئے ہیں، ان کا وہ کام Speed up کیاجائے اور ان پہ Check and balance رکھا جائے، قبائلی اضلاع کے دو نمبرڈومیسائل بنا کے ،ڈومیسائل ان کے یہاں کے ہوتے ہیں اور وہ وہاں کی نوکریاں حاصل کر رہے ہیں، تو ہمارے قبائلی اضلاع کاجو حق ہے خدارا ہمارے اپنے لوگوں کو وہ حق دیں کہ ہم بھی تھوڑا آگے بڑھ سکیں اور جو نیو جنریشن ہے کہ وہ حالات حاضرہ کا مقابلہ کرسکے۔ تھینک یو جی، شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ریحانہ اسماعیل صاحبہ، Lapsed، حافظ عصام الدین صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری گزارش ہوگی کہ اس بحث میں زیادہ ٹائم فاٹا سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز کو دیا جائے کیونکہ باقیوں کی نسبت فاٹا کے حالات سے اچھی طرح یہی لوگ باخبر ہیں۔ میں سب سے پہلے نگہت اورکزئی صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اہم موضوع پر وہ ایک تحریک التواء لے آئیں اور اس پر سپیکر صاحب کی طرف سے اجازت ملی۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں کوئی شک نہیں کہ فاٹا کے عوام کو اس وقت انتہائی مسائل کا سامنا ہے، نہ ایک ہے نہ دو ہیں، تعداد سے باہر ہیں وہ مسائل جن کا فاٹا کے عوام کو اس وقت سامنا ہے، کچھ کچھ مسائل توہمارے ترقیات کے ساتھ تعلق رکھتے

ہیں،ہمارے مادی فوائدجس کے ساتھ وابستہ ہیں اور کچھ چیزیں وہ ہیں جن سے ہماری عزت و آبرو اور جان کا تحفظ وابستہ ہے۔ مادی فوائد اس میں کوئی شک نہیں کہ مادی فوائد بھی اس لئے ہوتے ہیں کہ انسان کے جانی تحفظ اور انسان کی عزت و آبرو اس سے محفوظ ہو، اگر مادی فوائد اور دنیاوی ترقیات سے ہماری جانیں اور ہماری عزت و آبرو محفوظ نہ ہوں تو ایسے مادی فوائد کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ انضمام تو ہوا ، انضما م میں بہت سارے لوگ شریک تھے، تقریباً اس ملک کی اکثریتی پارٹیاں انضمام کے اس نعرے میں شریک تھیں اور سب نے متفقہ طور پر انضمام کیا لیکن جمعیت علماء اسلام نے انضمام کی پہلے سے مخالفت کی اور وہ مخالفت برائے مخالفت نہیں تھی بلکہ وہ مخالفت مضبوط دلائل اور مضبوط موقف کی بنیاد پر تھی۔ سب سے پہلے تو میری ایک تجویز ہوگی، اس بحث میں آپ کو اور خصوصاً پی ٹی آئی گورنمنٹ کو اور اپنے ان بھائیوں کو جو فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں اور حکومتی پارٹی میں ہیں، وہ تجویز یہ ہے کہ اگر یہ انضمام ہے کہ میرے فاٹا کے 12 ایم این ایز تھے، 12 میں سے چھ رہ گئے، انضمام میں ڈائریکٹ میرے فاٹا کے آدھے ایم این ایز کو ختم کیا، یہ کیسا انضمام ہے، یہ انضمام مجھے کیسے فوائد لے کر آئے گا؟ اگر انضمام کا فائدہ یہ ہے کہ میری سینیٹ سے نمائندگی بالکل زیرو ہوگئی ، ختم ہوگئی ، یہ کیا انضمام ہے؟ یہ انضما م مجھے جو میرے، جو یہ Topic ہے -----

Mr. Deputy Speaker: Bilawal, no cross talk, House in order, no. cross talk.

حافظ عصام الدین: جو ایوان بالا سے جو اس ملک کا سب سے بالا ایوان ہے، اس سے میرے فاٹا کی نمائندگی ختم ہوتی ہے، ایسے انضمام سے میں کیا فوائد کی توقع رکھوں گا؟ میری اس گورنمنٹ سے گزارش ہوگی کہ اللہ پاک نے آپ لوگوں کو موقع دیا ہے اور خصوصاً اپنے ان بھائیوں سے جو فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں اور گورنمنٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں کہ وہ بل جو قومی اسمبلی سے متفقہ طور پر پاس ہوچکا ہے لیکن کچھ قوتیں سینیٹ سے پاس کروانے میں رکاوٹ ہیں، وہ بل کیا ہے کہ فاٹا کو اپنی وہی نمائندگی قومی اسمبلی میں بھی دی جائے جو انضمام سے پہلے تھی، یعنی آدھی نمائندگی، انضمام سے جو آدھی نمائندگی ختم ہو رہی ہے، وہ 12 کی 12 ہی ہوجائے اور اسی طرح فاٹا کی سینیٹ میں بھی وہی نمائندگی برقرار ہو اور اسی طرح صوبائی اسمبلی میں 15 کی بجائے 24 ایم پی ایز ہوں، یہ آپ لوگوں کا فاٹا پر احسان ہوگا ، آپ کے پاس موقع ہے، آپ ابھی کرسکتے ہو، قومی اسمبلی سے آپ کی پارٹی نے متفقہ طور پر پاس کی ہے، سینیٹ سے پاس کروانے میں وہ کونسی قوتیں رکاوٹ ہیں؟قومی اسمبلی سے اگر ایک بل پاس ہوتا ہے، قومی اسمبلی سے بڑی طاقت اس ملک میں کون ہے؟ کوئی طاقت اس ایوان سے بالا نہیں ہے، یہ ایوان ہی اس ملک کے مستقبل کے فیصلے کرے گا لیکن افسوس ہے جب کبھی اس ایوان کے فیصلوں میں دوسری قوتیں رکاوٹ آتی ہیں تو ملک تنزلی کا شکار ہوتا ہے، وہ ملک کبھی ترقی نہیں کر سکتا اور اس وقت بھی میں یہی کہوں گا ، اس وقت جو یہ ملک ایک ہچکولے کھا رہا ہے، کبھی تباہی کے اس دہانے پر، کبھی تباہی کے اس

دہانے پر، غریب بیچارہ وہ روڈ نہیں مانگ رہا ہے، وہ ترقیاتی فنڈ نہیں مانگ رہا ہے، وہ دو قت کی روٹی مانگ رہا ہے، وہ بیچارہ اپنی بھوک کے لئے پریشان ہے، بھوک مٹانے کے لئے پریشان ہے، وہ اپنے بچوں کی بھوک مٹانے کی خاطر وہ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے خود ذبح کر رہا ہے، یہ انضمام کے نقصانات ہیں، سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ انضمام سے اگر یہ فائدہ مجھے ملا کہ میرے لوگ اسی طرح لاپتہ ہورہے ہیں جیسے پہلے لاپتہ ہورہے تھے، پہلے جیسے میرے گھر سے بندہ اٹھایا جاتا اور ہمیں کوئی معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے، مائیں بیچاری روتی ہیں، والدین بیچارے رو رہے ہیں، ہمارے وہ لوگ، ہمارے ایک احمد کریم کنڈی صاحب نے تو کہا کہ یہ پورا ملک پوری وہ قوتیں جو فاٹا میں مظلوم لوگوں پر ظلم میں ملوث تھیں وہ معافی مانگیں، میں کہوں گا معافی نہ مانگیں، جو ہمارے لوگ جیلوں میں لاپتہ ہیں، کئی سالوں سے جیلوں میں جو بے گناہ ہیں، ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ مجر م کو سزا نہ ہو، ان شاءاللہ آئین پر عمل کروانے میں ہم آگے ہوں گے تم پیچھے ہو گے لیکن ظلم میں کوئی بھی ہو اس کا ہم نے قطعاً نہ ساتھ دیا ہے نہ دیں گے، ظلم کے خلاف ان شاءاللہ ہم سیسہ پلائی ہوئی دیوار پہلے بھی رہے ہیں آئندہ بھی رہیں گے، ان شاءاللہ ہر وقت رہیں گے، اس دنیا میں اگر ظالم کے ظلم سے انصاف اور نجات نہ ملے تو ایک دن تو ایک عظیم بادشاہ کے سامنے تو کھڑا ہونا ہے، وہاں سب کو انصاف دلایا جائے گا، تو میں یہی کہوں گا کہ فاٹا کے عوام کو ترقیات بعد میں دیئے جائیں، ہمارے جو بے گناہ اور معصوم جیلوں میں

پڑے ہیں تم خود ڈائریکٹ رہا نہ کرو، عدالتوں کے سامنے لے آؤ، عدالت کے سامنے اس کا جرم پیش کرو اور اس کے بعد عدالت فیصلہ کرے۔ ابھی بھی جناب سپیکرصاحب، میرے حلقے سے ابھی بھی لوگ لاپتہ ہورہے ہیں، چگ ملئی کا علاقہ ہے وہاں ایک لیوی اہلکار ہے، سرکاری پولیس، وہ بیچارہ لاپتہ ہوگیا، تنخواہ کی وصولی کے لئے گیا وہاں سے اٹھایاگیا۔ دوسرا بندہ تھا چگ ملئی کا علاقہ ہے، وہاں لوگ ابھی بھی احتجاج پر بیٹھے ہیں، ایک بندہ بکریاں چرا رہا ہے،پہاڑی پر اپنی بکریاں لے کرگیا ہے، وہاں سے وہ لاپتہ ہوتا ہے، اداروں کے پاس ہے اور کہہ رہے ہیں کہ اس کے طالبان کے ساتھ روابط ہیں، وہ طالبان کدھر تھے وہ طالبان تمہیں نظر نہیں آتے اور یہ نظر آیا؟ وہ کدھر تھے، وہ طالبان تمہیں نظر نہیں آتے، یہ بیچارہ تمہیں نظر آیا؟ (تالیاں) مجھے ایسے انضمام کاکیا فائدہ، اگر میں اپنے اس فورم پر جو مجھے آئین نے دیاہے، جو مجھے میری ریاست نے دیا ہےکہ اس فورم پر آپ اپنے مسائل بیان کریں، میں وہاں اپنے مسائل اگر بیان کروں، اگر میں لینڈ مائنز کی صفائی کی اگر بات کروں تو میری رکنیت معطل ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو یقین کے ساتھ اگر کہوں کہ میرے حلقے کے تین سو لوگ ایسے ہیں، تین سو ایسے بچے جو زندہ ہوکے بھی مرے ہیں، جو اپنے ہاتھ پاؤں سے معذور ہوگئے مختلف دھماکوں کے نتیجے میں، علاقے میں واپسی کے بعد علاقے میں امن کے بعد ہمارایہ حال ہے جناب سپیکر صاحب، جو لوگ مرے ہیں وہ تو بے شمار ہیں لیکن جو لوگ ابھی ریکارڈ پر ہیں، تین سو تقریباً ایسے

بچے ہیں جو ہاتھ پاؤں سے معذور ہوگئے مختلف لینڈ مائنز میں، ابھی بھی ایسے علاقے ہیں جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو بتاؤں کہ بدر کا ایک علاقہ ہے جو پاکستان کے حسین علاقوں میں سے حسین علاقہ ہے، الحمد للہ ہمارے وہاں جو ٹورازم کے لئے جو بہترین علاقے ہیں، ان کا آپ تصور بھی نہیں کرسکتے ہیں، یہ لوگ صرف میں بتاؤں یہ عید کے دن تین روز میں39 ہزار گاڑیاں ریکارڈ کی گئیں جو صرف وزیرستان گئیں، ہمارے محسود ایریا میں جو آئیں، بدر کا ایک علاقہ ہے وہاں ایک انتہائی سرسبز وادی ہے، وہاں ایک انتہائی بڑی جگہ پر تار لگایا گیا ہے، باڑ لگایا گیا ہے اور وہاں کے یہ No go areaہے، کیوں No go areaہے؟ یہاں مائنزہیں، یہاں لینڈ مائنزہیں،وہاں نہیں جانا، تو اس کی صفائی کون کرے گا؟جناب سپیکر صاحب، باقی تو بہت سارےمسائل ہیں جناب سپیکر صاحب، انضمام کے بعد ابھی بھی اگر دیکھا جائے کہ فاٹا جو ایک انتہائی پسماندہ علاقہ جو صوبے کے ساتھ ضم کردیا گیا، پورے ملک کی اکثر تجارتی شاہراہیں میرے فاٹا سے گزرتی ہیں، غلام خان تجارتی شاہراہ ہے جو اس ملک میں ایک شہہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے، وہ میرے شمالی وزیرستان سے گزرتی ہے، میری انگور اڈہ کی تجارتی شاہراہ ہےجو انتہائی اہمیت کی حامل ہے، اسی طرح کرم ایجنسی کے خر لاچے ہےوہ بھی انتہائی اہمیت کی حامل ہے، اسی طرح باجوڑ ایجنسی کی ناوا پاس ہے، یہ سب تجارتی شاہراہیں، آپ کے فاٹا سے گزرکر آتی ہیں لیکن فاٹا کے ساتھ یہ بے انصافیاں اور یہ ظلم کے ضابطے یہ کب تک رہیں گے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ مستقبل آپ

کے ہاتھ میں ہے، اس وقت آپ کے پاس موقع ہے۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے دو منٹ کا ٹائم دیں،جتنا باقیوں کو دیا ہے کم سے کم اتنا تو مجھے بھی دیا جائے، مسائل ہمارے ہیں بیا ن کو ئی اور کرے گا،جناب سپیکر صاحب، تعلیم کتنا اہم مسئلہ ہے،وہاں جو ہمارے سکول تھے وہ بلڈوزکردیئے گئے، میرے مدارس جن کا اس ملک کے بچوں کی پرورش اور بچوں کو ایک بہترین مستقبل دینے میں اور بہترین شخصیات کی تیاری میں ایک بہترین اور اعلیٰ کردار ہے، میرے وہ مدارس، میرے وہ سکول اور میرے وہ کالج بلڈوز کردیئے گئے، میرے کالجزابھی تک بحال نہیں ہورہے ہیں،میرے حلقے میں چار کالجز ہیں وہ ابھی تک بحال نہیں کئے جارہے ہیں، کیوں، اس میں کیا رکاوٹ ہے؟ ایک کالج ہے وہ آرمی کے پاس ہے،آرمی کو اور جگہ نہیں ملتی ہے؟ کالج میں وہ رہ رہے ہیں، تو تعلیم کے حوالے سے انضمام یہ انضمام ہے؟ انضمام کے نتیجے میں اگر میری تعلیم بہتر نہیں ہورہی ہے تو یہ انضمام کی ناکامی ہے، صرف یہ تو نہیں ہے کہ انضمام کے لفظ کو ہم دہراتے رہے، انضمام کے نتیجے میں اگر میری تعلیم اس سے ابتر ہورہی ہے تو اس سے معلوم ہونا چاہیئے کہ انضمام ناکام ہے، اسی طرح ترقیاتی فنڈ کی طرف اگر ہم آئیں تو مجھے تو پہلے جو کچھ ملتا تھا سالانہ، سالانہ کم سے کم وزیرستان کو ایک دو ہاسپیٹلز، کچھ بی ایچ یوز اس طرح کی چیزیں ہمیں مل جاتی تھیں، ایک دو سکول آتے تھے لیکن انضمام کا یہ تیسرا سال ہے،یہ تین سال ہونے والے ہیں اس میں نیا تو کچھ نہیں آیا ہے، نہ کوئی ایک پرائمری سکول نہ پچھلے سال ہوا ہے نہ اس سے پچھلے

سال ہوا ہے اور نہ اس سال ابھی تک ہوا ہے، ایک پرائمری سکول نہیں ہوا ہے، نہ ایک بی ایچ یو ابھی تک ہوا ہے بلکہ اس سے پہلے جو ہمارے پرائمری سکول اے ڈی پی میں مستقل طور پر آرہے تھے اور امید تھی کہ وہ Approved ہوجائیں گے، اس میں بھی رکاوٹ آگئی، وہ بھی ختم کردیئے گئے، ہمارے بی ایچ یو زاور سی ایچ یوز جو پہلے سے اےڈی پی میں تھے اور امید تھی لیکن وہ بھی انضمام کے بعد ختم کردیئے گئے۔ اگر ہم دیکھیں سی اینڈ ڈبلیو میں روڈز، میں یہاں پر کھڑا ہوں، میں نمائندہ ہوں، میں اپنے حلقے کے بارے میں جانتا ہوں، سب سے بڑا حلقہ سب سے بڑی ایجنسی ساؤتھ وزیرستان ہے، دو سالوں سے میں یہاں آیا ہوں، دو سالوں میں ابھی اس وقت تک ایک کلومیٹر روڈ بھی نہیں ہوا ہے، نہ مجھے ہوا ہے نہ یہاں آپ کی گورنمنٹ میں پی ٹی آئی کا ممبرہے نہ اس کو ایک کلومیٹر روڈ ملا ہوا ہے، یہ انضمام کے فوائد ہیں یا یہ انضمام کےنقصانات ہیں؟ کہ انضمام کے بعد بھی اگر یہ کچھ ہورہا ہے جناب سپیکر صاحب، ایک اہم بات۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کریں جی، باقی ممبرز بھی ہیں۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> ضروری باتیں ہیں کچھ تو کرنے دیں، آپ کے پرائم منسٹر نے جو کچھ ہمیں دینے کا وعدہ کیا ہے وہ بھی ہمیں نہیں مل رہا ہے،پرائم منسٹر نے2018میں سو کلومیٹر روڈ کا اعلان کیا تھا لیکن ابھی تک وہ پراسیس کیوں نہیں ہورہا ہے؟ اے ڈی پی میں بھی آچکا ہے، سال 2019-20کی اے ڈی پی میں بھی یہ سو کلومیٹر پرائم منسٹر کے Directives پر لیکن ابھی تک عمل نہیں ہورہا

ہے، ابھی وہ عمل میں نہیں لایا جاتاہے، ابھی بھی واللہ اعلم پتہ نہیں آخر اپنے پرائم منسٹر سے بڑی کوئی شخصیت تو نہیں ہوگی، اگر اس کے Directivesپر عمل نہیں ہوتا ہے اور اس میں تاخیر اور بہانے ڈھونڈے جاتے ہیں تو اس سے تو زیادہ افسوسناک بات کوئی نہیں ہوگی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب، Windup کریں۔

حافظ عصام الدین: اس کے علاوہ جناب سپیکرصاحب،تعلیم میں جو ہمارے فاٹا کے سٹوڈنٹس کے لئے مختلف یونیورسٹیوں میں جو کوٹہ رکھا گیا تھا، انضمام کے بعدیہ آپ نسبت کرسکتے ہو، مقابلہ کرسکتے ہو کہ انضمام سے پہلے ہمارےکیا حالات تھے اور انضمام کے بعد، بھائی، انضمام سے پہلے میرے فاٹا کے سٹوڈنٹس کے لئے ہر یونیورسٹی میں مخصوص کوٹہ تھا ،بھرتیوں میں ہر ڈیپارٹمنٹ میں سے جو بھرتیاں آتی تھیں، ان میں ہمارے لئے مخصوص کوٹہ ہوتا تھا، ابھی تو حالت یہ ہے کہ میرے ضلع میں نوکری آتی ہے، میرے ضلع میں بھرتی آتی ہے اوراس میں بھی میرے ضلع کا بندہ نہیں ہوتا ہے، اس میں بھی فاٹا کانہیں ہوتا ہے، اس میں سوات، مردان اور پشاور کا بندہ آتا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب، Windup کریں۔

حافظ عصام الدین: تو اس حوالے سے جو بھرتیاں ابھی ابھی ہو رہی ہیں، میں ابھی اس موقع پر یہ تجویز دوں گا کہ فاٹا میں جو بھرتیاں ہونے والی ہیں یاہوں گی، ان میں یقینی طور پر فاٹا کے ہی بچوں کو بھرتی کیا جائے، مختلف یونیورسٹیوں میں

ہمارے فاٹا کے سٹوڈنٹس کے لئے جو کوٹہ رکھا گیا ہے، اس میں اگر اضافہ نہیں کیا جاسکتا ہے تو کم سے کم جو کوٹہ پہلے ہے اسے تو برقرار رکھا جائے جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جی، آپ Windup کریں، ابھی باقی کافی آنریبل ممبرز بھی بات کریں گےجی، ایک منٹ میں Windup کریں جی،جی آپ Repetitionکررہے ہیں، بار بار ایک بات کی Repetition کر رہے ہیں۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> جناب سپیکر صاحب، مردم شماری کا مسئلہ آرمی کے ریکارڈ کے مطابق ہمارے یہ لوگ جب آپریشن ضرب عضب کے بعد مختلف آپریشنوں کے بعد جو لوگ اپنا علاقہ چھوڑ کے آئے تھے اور واپسی پر آ گئے، آرمی کے ریکارڈ کے مطابق گیارہ لاکھ لوگ تھے، گیارہ سے بارہ لاکھ لوگ لیکن مردم شماری کے نتیجے میں ہمارے ساتھ کیا ہوا؟ مردم شماری میں تقریباً ہمارے ڈھائی سے تین لاکھ لوگ ریکارڈ کئے گئے ہیں، تو یہ ظلم درظلم ہے، بے انصافیاں در انصافیاں ہیں، ہم آپ کے توسط سے آپ کی حکومت کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے حقوق کو مزید پائمال نہ کیا جائے، ترقیاتی دنیاوی مفادات سے پہلے ہماری جانی اور ہماری عزت و آبرو کی حفاظت کا، ہماری عزت وآبرو کے تحفظ کا خیال رکھا جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔سپیکر صاحب،ډیره مننه، یو تپوس کوم چې چاته به خبرې کوؤ، خالی کرسو ته به کوؤ؟ هغه چې کوم ذمه وار وزیران صاحبان دی۔۔۔۔**

جناب ڈپٹی سپیکر: ناست دے جی، ستاسو منسٹر صاحب ناست دے جی۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کوم وزیر ناست دے ؟
جناب ڈپٹی سپیکر: احمد حسن صاحب ناست دے جی۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: هغه خو ماله جواب هم نه شي راکولے ،ایډوائزر خو جواب نه شي ورکولے ، قانون بنائی، کتاب دغلته پروت دے ، یو قلندر لودهی صاحب دے ، هغه دې سره تعلق نه ساتی۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودهی صاحب، ناست دے جی ۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: هغه خو دې سره تعلق نه ساتی، هغه دفاټانه څه خبر دے ، زما خبره واوره، خیر دے زه خبره کوم ته خو جواب نه شي ورکولے ، ګوره ددې۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ یو منټ، خوشدل خان صاحب، تاسو له د حکومت د طرفه جواب پکار دے هغه به ملاؤشی، تاسو خپله خبره کوئ جی۔ ګوره تاسو ته منسټران ناست دی، ګوره جی، تاسو خپله خبره اوکړئ، منسټران ناست دی جی۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ګوره زه تاته یو خبره کوم سپیکر صاحب، دا دومره،یہ اتنا اہم Topicہے کہ تمام وزراء کو یہاں موجود ہونا چاہیئے تھا، اگر ان کے ساتھ یہ لاء منسٹر نہیں ہیں، یہاں پر وزیر خزانہ نہیں ہیں،پی اینڈ ڈی یہاں پر نہیں ہیں، یہ ہونا چاہیئے، یہ آپ کی کمزوری ہے اس کرسی کی۔ ۔ ۔
جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، افسوس دے تاسوخو واؤرئ، تاسو څو ځله رولنګ کړے دے جی، خپله خبره باندې راځئ خو یو خبره زه هم کوم، ډیر د افسوس خبره ده، دلته د اپوزیشن ټول ممبران هم پوائنټ سکورنګ اوکړی، خپل تقریر اوکړی او بیا د ګورنمنټ View نه اخلی او لاړ

شی، او گورئ دلته په فلور باندې Maximum چې چا خبره کړې ده اوس هغه موجود نه دی، افسوس چې پخپله هم تاسو Serious نه يئ، که تاسو Serious شئ نو د اپوزيشن ممبران به هم ناست وو، د کيبنټ ممبران ناست دی، کيبنټ ممبران ناست دی تاسو له به هغه جواب درکوی، Continue کړئ جی، Continue کړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، یہ اجلاس آپ لوگوں نے بلایا ہے، یہ اجلاس حکومت کا اجلاس ہے اور حکومت کے نمائندوں کی یہاں دیکھو عدم دلچسپی کو یہاں غیر سنجیدگی کو ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو Continue کړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یا مطلب ہے کہ یہ ہمارا نہیں ہے،یہ آپ نے ہماری وجہ سے ایک مہینہ آپ نے اس کو روکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو Continue کړئ جی، اوس دا بحث ستاسو په ایجنډا باندې کیږی، بحث ستاسو په ایجنډا باندې دے، تاسو هم Serious نه يئ جی، خبره کوئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا ضروری خبرې دی، زه ستاسو په نوټس کښې د دې کرسئ نوټس کښې راوستل پکار دی چې ته ایکشن واخلې، ستا کرسئ بالکل خالی پرتې دی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو تاسو کوئ کنه جی، تاسو چا منع کړی يئ، خبره کوئ کنه جی، دا د Cabinet collectively ذمه واری ده، هغه ناست دے جی، کیبنټ منسټران ناست دی جی، خبره کوئ جی تاسو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ بہت اہم Important subjectہے، میں اپنیSisterکا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے فاٹا کے بارے میں یہ تحریک التواء پیش کی ہے اورAdmit ہوچکی ہے۔ جناب عالی، آپ کو پتہ ہوگا کہ قبائل غیور عوام جراتمند بہادر قوم ہیں اور اس ملک کی سالمیت کے لئے، اس ملک کے استحکام

کے لئے انہوں نےبے بہا قربانیاں دی ہیں اور اب بھی دیتے رہیں گے، اگر یہ حالت رہی،یہ اٹھائیس ،پچیسویں آئینی ترمیمی ایکٹ 2008میں پاس ہوگیا اور یہ ان لوگوں، ان قبائل غیور عوام کا ایک خواب تھا کہ کب یہ کالا قانون ختم ہوجائے گا، کب اس ظالمانہ انگریزوں کے قانون سے کب ہم آزاد ہوں گے، پچیسویں ترمیم کے واسطے وہ آزاد ہوں گے؟ لیکن انہوں جو خواب دیکھا تھا، ان کا جو خیال تھا وہ اب پورا نہیں ہوسکا اور نہیں پورا کررہے ہیں، ان کے ساتھ وہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم ایک سو ارب روپے ان قبائلی علاقوں پر خرچ کریں گے لیکن ابھی تک ایک پیسہ خرچ نہیں ہوا ہے۔ جناب عالی، انہوں نے کہا تھا کہ ہم بجٹ میں سے تین فی صد ان کو دیں گے لیکن ابھی تک کسی نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا ہے، وہاں پر اگر ہم آئینی حقوق اور بنیادی حقوق کو دیکھ لیں، تعلیم کا لے لیں، اب تعلیم وہاں پر نہیں ہے، آپ صحت کو لے لیں جو کہ یہ دونوں سبجیکٹس ہمارے Fundamental rightsہیں، یہ ہر ایک کا حق بنتا ہے لیکن وہاں پر نہ اب سکول ہیں اور جو تھےوہ دہشتگردوں نے تباہ وبرباد کردیئے جو ابھی تک ان کی نہ تعمیر ہوسکی اور نہ تعمیر کررہے ہیں۔ جناب عالی، اگر آپ دیکھیں، Target killing، ایک طرف تو ہمارے یہ آرمی والے کہہ رہے ہیں، ہماری حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم نے آپریشنوں کے ذریعے دہشتگردی کو ختم کیا ہے لیکن آپ کل کا بھی اخبار اٹھائیں تو ایک ڈاکٹر کو ایک پروفیسر کو شہید کردیا ہےلیکن اس کا نہ کوئی قاتل ہے نہ کوئی گرفتاری ہوئی ہے، کچھ بھی نہیں اورنہ کوئی پوچھنے والا ہے،کیا ہوگیا جو ہم نے

اتنے آپریشنز کئے؟ اب بھی وہاں پہ دہشتگرد منظم ہورہے ہیں، پھر ایک سازش کے تحت وہاں پہ وہی ہورہا ہے جو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ جناب عالیٰ، اگر آپ دیکھیں، قبائل کے علاقوں کو دیکھیں معدنیات سے مالامال ہیں لیکن وہاں پر ان پر ایک پیسہ بھی نہیں لگتا ہے، کیامیں آپ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جہاں پر تجارتی راستے ہیں، اب بھی بغیر تورخم بارڈرکے سب بارڈر بند کئے گئے ہیں، تو یہ لوگ کہاں جارہے ہیں، کہاں جائیں گے، یہ قبائلی عوام کہاں جائیں گے؟ یہ غریب کہاں جارہے ہیں، نہ آپ روزگار دیتے ہیں نہ ان کو اپنے روزگار کےلئے چھوڑ تے ہیں، ان پر آپ نے دروازے بند کرکے تو یہ لوگ کہاں جائیں گے؟ بےروزگاری بڑھ رہی ہے، مایوسی بڑھ رہی ہے،محرومی بڑھ رہی ہے لیکن حکومت خاموش تماشہ دیکھ رہی ہے، وہ صوبائی حکومت ہے یا وہ ہماری وفاقی حکومت ہے، ہم اخباروں میں صرف یہ پڑھتے ہیں کہ وزیراعلیٰ صاحب کے بیانات آتے ہیں، وزراء صاحبان کے بیانات آتے ہیں کہ ہم نے وہاں پر اتنے کام کئے لیکن Practically آج میں آپ کےساتھ شرط لگاتا ہوں کہ اب یہاں پر کمیٹی بناکر ہم جاتے ہیں کہ کہاں کہاں کام ہوا ہے؟ ایک کام بھی نہیں ہوا، اگر آپ صحیح ہیں تو میں اب بھی آپ سے ایک شرط لگادیتا ہوں کہ آپ اس پارلیمنٹ کی کمیٹی بنائیں اور ہر ایک ضلع کا، خیبر سے لیکر وزیرستان تک اور باجوڑ تک کمیٹی بنائیں، دیکھ لیں کہ وہاں حکومت Sincere ہے، حکومت نے کوئی کام، کچھ کام نہیں کیا ہے۔ جناب عالیٰ، وہاں پر محرومی کیوں بڑھ رہی ہے؟ میں آپ کو علی وزیر کا جو ایم این اے ہیں، ایک Elected

نمائندہ ہیں، لوگوں نے ان کو ووٹ دیئے ہیں لیکن ان کو کیوں گرفتار کیا اور کس نے گرفتار کرلیا، ان کے گرفتاری کی وجوہات کیا ہیں؟ صرف یہ کہ وہ بشری حقوق کےلئے آواز اٹھارہے ہیں، وہ Missing persons کےلئے آواز اٹھارہے ہیں، وہ اپنے علاقے کی ترقی کےلئے بات کررہے ہیں، وہ اپنے عوام کے مسائل بیان کرنے کےلئے وہ غدار ہوگیا اور پھر ہمارے قومی اسمبلی کے سپیکر کو دیکھو، کتنی شرم کی بات ہے کہ ان کے خلاف انہوں نے الیکشن کمیشن کوریفرنس بھیج دیا کہ ان کو نااہل کردیں، کن باتوں پر نااہل کرلیں؟ اس بات پر کہ وہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں، اس بات پر ان کو نااہل کردیں کہ وہ اپنے علاقے کے مسائل بتارہے ہیں، وہ اس لئے ان کو کررہے ہیں کہ وہ اپنے خون کا بدلہ مانگ رہا ہے، اس لئے وہ کرتے ہیں لیکن الیکشن کمشنر نے ان کو کیا جواب دےدیا؟ کہتے ہیں کہ یہ Ground اس کی نااہلی کا نہیں ہے، تو جناب عالیٰ، اگر اس ملک میں یہ حالات ہیں، پھر آپ دیکھیں، کتنے ورکروں کو انہوں نے گرفتار کردیا ہے، اب بھی بہت سے ورکرز جیلوں میں ہیں، اس وجہ سے کہ وہ اپنے علاقے کے مسائل بتاتے ہیں، اپنی اقوام کی آواز اٹھارہے ہیں، اپنے بشری حقوق کےلئے کام کررہے ہیں، تو جناب عالیٰ، اگر یہ ایسا حال ہو تو کیا مطلب ہے یہ رہ سکتے ہیں؟ یہ جو میرے دوست نے بات کی ہے کہ یہ Merger ناکام ہورہا ہے، یہ ناکام نہیں ہے، یہ لوگ ناکام کررہے ہیں، اس میں یہاں پر ایک ایسا طبقہ ہے کہ اس Merger کووہ ناکام بنارہے ہیں اور ناکام بنانے کی کوشش کررہے ہیں لیکن ہم یہاں سے کہہ دیتے ہیں

کہ ہم اس کو کبھی ناکام نہیں ہونے دیں گے،یہ ایک اچھی بات ہوگی کہ وہ ہمارےساتھی تھے، ہمارے بھائی تھے، ہمارے ساتھ مل گئے، یہ حکومت نہیں دوسری حکومت آجائیگی لیکن ان کی ترقی کوئی نہیں روک سکتا، میں آپ کا بہت مشکور ہوں لیکن میں نے جو بات بتادی تو یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے سر، آپ ہماری اس باتوں کو Mind نہ کریں، یہ ہاؤس ہمارا مشترکہ ہے ،یہ آپ کا بھی ہے، ہمارا بھی ہے۔ سر، اب اچھا یہ ہے کہ آپ اس پر ایکشن لے لیں لیکن آپ ایکشن نہیں لیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، یہ ہم سب کا ہاؤس ہے اور مجھ سے پہلے آپ اس چیئر پر بیٹھے ہوئے کرتے تھے، یہی حالات اس وقت بھی تھے اور آپ ہی چیئر کررہے تھے، یہی حالات تھے۔ نعیمہ کشور صاحبہ، Lapsed، شگفتہ ملک صاحبہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس میں میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، میں بتادیتا ہوں کہ ایک منسٹر کی آپ نے بات کی، اس وقت قلندرلودھی صاحب منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے ظہورشاکرصاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے عبدالکریم خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ضیاء اللہ بنگش صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، احمد حسن صاحب بیٹھےہوئے ہیں، آپ نے کہا ایک منسٹر نہیں ہے تو میں نے کتنے گنوادیئے، افسوس آپ اپنی بات سے مکر گئے۔ شگفتہ ملک صاحبہ، Cross talk نہیں، شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: **ستاسوډیره مننه سپیکر صاحب، زه په دې هاؤس کښې----**

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء بھائی، House in order, please. جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: زہ پہ دې ہاؤس کښې نن، ډیرہ مننہ سپیکر صاحب، زہ د نگہت بی بی ډیرہ زیاتہ مشکورہ یم چې دا یو ډیر اہم Topic، تاسو اوګورئ چې زمونږہ پہ دې پختونخوا صوبہ کښې د دې حوالې سرہ۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: House in order.

محترمہ شگفتہ ملک: د پختونخوا پہ دې تاریخ کښې تاسو اوګورئ چې څومرہ ہم سیاسی ګوندونہ دی نو د FATA merger حوالې سرہ ټول سیاسی ګوندونو خپل کردار لوبولے وو او تاسو اوګورئ چې کلہ بیا د دې صوبې حوالې سرہ د سیاسی لیډر شپ خبرہ کیدہ نو ہمیشہ د فاټا، چې کوم ایکس فاټا دہ، زمونږہ قبائلی اضلاع چې دی د ہغوی د پارہ د ہغوی د Merger د پارہ ټول سیاسی ګوندونو خپل کردار لوبولے وو او تاسو اوګورئ چې زمونږہ قبائلی چې کوم ځوانان دی، زمونږ پښتانہ مشران دی، د تیرو څلویښتو کالو راہسې ہغوی پہ یو داسې جنګ کښې مسلط شوی وو چې ہغہ د فرنټ لائن وو او ہغوی صرف د دې خپلو علاقو د پارہ نہ صرف د دې صوبې د پارہ نہ بلکہ د دې ټولې نړئ د پارہ، زہ بہ ووایم چې نړیوال جنګ زمونږہ پہ دغہ وروڼو خویندو باندې مسلط وو او ہغوی د روزانہ پہ بنیاد تاسو اوګورئ چې زمونږہ ځوانان شہیدان شو، زمونږہ خویندو زمونږہ پښتنې خویندې بې کورہ شوې او پہ پښتنو کښې پہ پښتنو خویندو باندې د ټولو نہ سخت وخت ہغہ وخت وی چې کلہ تہ پښتنې خویندې د خپلہ کورہ بې کورہ کړې او ہغہ کورونہ چې پہ ډیر تکلیفونو باندې پہ ډیر سختو باندې پہ ډیر غربت کښې دا خلق پسماندہ نہ وو، دا خلق بې وسہ نہ وو، دا خلق ناپوہہ نہ وو، نو زہ بہ دا خبرہ کوم چې پہ دې ملک کښې قصداً عمداً زمونږہ دا پښتون قام او بیا پہ خاص توګہ باندې زمونږہ د قبائلو چې څومرہ خویندې وروڼہ ځوانان مشران دی ہغوی ټارګټ شوی وو او ہغہ وروستو پاتې کړی شوی وو، زہ دلتہ دا خبرہ کوم چې ہغہ وروستو پاتې نہ وو، دا جی تاریخ تاسو راواخلئ چې تراوسہ پورې چې څہ کیږی دا قصداً عمداً زمونږہ د دغہ وروڼو خویندو او مشرانو سرہ کیږی، بیا تاسو اوګورئ چې زمونږہ ہغہ مشران، زمونږ د قبائلی اضلاع ہغہ مشران چې ہغہ سپین روبی

مشران چې هغه د جرګو خاوندان وو او چې کله به هم مسئلې راتللې نو زمونږه دا سپين روبي به په جرګو مرکو په ذريعه دغه خپلې مسئلې د پښتون قام مسئلې حل کولې، دغه مشران چې دی ټارګټ شو، تاسو د دې نه اندازه اوکړئ چې زمونږه هغه امن پسند خلق چې کله مشران په جرګو کښې کښيني نو هغه امن پسند وی او هغوی غواړی چې په دې ملک کښې امن راشی او د امن د پاره هغوی خپل يو ډير Positive کردار لوبولے وو، هغه مشران سپين روبي چې دی هغه ئې وقتاً فوقتاً روزانه په بنياد هغه په Target killing کښې او هغه خلق ئې شهيدان کړل. د دې سره سره بيا تاسو اوګورئ چې زمونږه هغه ځوانان چې هغه د تعليم نه محروم دی، هغه د صحت د سهولتونو نه محروم دی، هغه د بنيادی سهولياتو نه محروم دی، هغه ځوانان چې دی هغه زمونږ ټارګټ شوی دی او هغه صرف ذهنی نه، هغه صرف جسمانی نه، تاسو اوګورئ چې هغه مونږه د روزانه په بنياد دغه ځوانان چې دی هغه زمونږه Disable شو، هغه جسمانی هم معذوره دی او هغه ئې ذهنی هم معذوره کړل او د هغوی په کورونو کښې چې کوم حالات تير شوی دی، د هغوی خويندې ميندې بی کوره شوې دی، نو زما په خيال تاريخ کښې به دومره زيات جبر دومره زياتے د چا سره نه وی شوے کوم چې زمونږ د قبائلی اضلاع ورونړو خويندو سره شوے دے. بيا چې کله دا Merger اوشو نو مونږ ډير زيات په دې خبره باندې وياړ کولو چې دا Merger چې دے دا د ټولو يو خوب وو چې دا پوره شو خو د بده مرغه يو داسې حکومت په مونږه مسلط دے، مونږ په دې هم خوشحاله وو چې يو داسې حکومت دے چې په وړومبی ځل مونږ ګورو چې هغه په صوبه کښې او په وفاق کښې او په پنجاب کښې او داسې ټول اختيار چې دے هغه د يو سياسی ګوند سره دے خو ډيره د افسوس خبره ده چې يو داسې سياسی ګوند چې هغه کريډټ خو اخلی، د ټولو هغه چې کومې هلې ځلې په کالونو وې هغه کريډټ خو دا حکومت اخلی خو که کله مونږ بيا د هغوی د رائټس خبره کوؤ، کله بيا دلته کښې زمونږه دا عوامی نمائندګان چې دلته ناست دی او تاسو اوګورئ چې دا نمائندګان چې دلته ناست دی، که هغه په اپوزيشن کښې دی او که هغه زمونږه حکومتی ممبران دی، نو هغه عاجزان دلته هم په Protest باندې ستړی شو، هغوی دلته هم په منت زارئ ستړی شو، هغوی د

اسمبلئ نه بهر هم په منت زارئ، اوس د عوامي نمائنده د پاره چې دا فلور راغلے دے نو پکار خو دا ده چې په دې خبرو باندې بار بار هغوی ته موقع ورکړے شي چې کم ازکم هغوی خپله خبره خو اوکړي، اول خو زه په دې هم ډیر زیات افسوس کوم چې زمونږه هغه نمائندګانو ته هغه شان وخت نه ورکړے کیږي چې هغوی د خپلو خلقو د پاره او د خپلو مسئلو د پاره دلته خبره اوکړي۔ بیا که تاسو اوګورئ چې مونږه وایو چې هغه ځائې کښې د ترهه ګرئ په وجه دا خلق بې کوره شوی دی نو که هلته یونیورسټی نه وی، هلته کالج نه وی، هلته بنیادی سهولتونه نه وی، هلته زمونږه هغه خوېندې، تاسو اوګورئ چې په ټوله نړئ کښې او بیا په دومره سخت حالاتو کښې چې دا حالات جنګ وو، په حالات جنګ کښې زمونږه هلته کښې خویندې هم تعلیم کوی او هلته کښې ځوانان هم تعلیم کوی، د هغې باوجود چې دومره زیاتې مسئلې هغوی ته پیښې دی، د هغې باوجود تاسو اوګورئ، د هغوی میرټ اوګورئ، تاسو د هغوی Contribution اوګورئ او زه به صرف په ایجوکیشن کښې نه یادوم بلکه که تاسو په سپورټس میدان کښې اوګورئ، تاسو په ټورازم کښې اوګورئ، تاسو په دې هر ډیپارټمنټ هر فیلډ کښې اوګورئ نو زمونږه د قبائلی اضلاع ځوانان چې کوم دی، هغې سره سره زمونږه ځوانانې زمونږه پیغلې جینکئ چې دی هغوی هم ډیر زیات خپل یو Positive کردار لوبوی خو ډیره د بدقسمتئ خبره ده چې د غه خلق چې دی پکار داده چې دا مونږه Encourage کړو، پکار دا ده چې مونږه د دوئ خبرې واورو، بل دا ډیره د افسوس خبره ده چې د دې اسمبلئ مخې ته زمونږه دغه مشران، زمونږه دغه ځوانان، زمونږه دغه پیغلې راځی او دغلته احتجاج کوی، نو پکار ده چې حکومت چې دے هغه ډیر د لوئې، ځکه چې دلته حکومتونه کله راځی نو پکار دا ده چې هغوی باندې به تنقید هم کیږی، په هغوی باندې به اعتراضونه هم کیږی، په هغوی باندې به خبره هم کیږی خو د هغوی د حکومت چې دے زړه ډیر لوئې ساتل پکار دی ځکه چې که هغوی ته الله تعالیٰ دا چوکئ ورکړې دی نو پکار ده چې هغوی زړه لوئې اوساتی او هغوی هره خبره چې دے هغه اوزغمی، نو د دغه اسمبلئ مخې ته چې کله Protest کیږی او مونږه لاړ شو نو هغوی په دې طمع ناست وی، داسې ځوانان ما کتلې دی چې هغوی په دې طمع ناست وی چې

مونږ ته د حکومت یو واکمن راشی، که تاسو ئې مسئله نه شئ حل کولے خو د پښتو ملک دے چې تاسو یو دوه کسان لاړ شئ او هغوی سره جرګه اوکړئ او د دغه ځوانانو سره تاسو کښینئ او هغوی سره خبرې اترې اوکړئ نوزما په خیال دا هم ډیره Positive خبره به وی چې د حکومت څوک راغلو او مشرانو زمونږه داد رسی اوکړه، کوشش دا کول پکار دی، مونږه دلته کښې که په اپوزیشن کښې هم ناست یو مونږه په دې باندې کله هم Compromise نه دے کړے۔ نګهت بی بی چې دا خبره اوچته کړې ده، مونږه کله هم دا کریډټ نه اخلو، د قبائلی اضلاع چې څومره هم مسئلې دی، څومره هم د هغوی هغه دی مونږ له کوشش دا کول پکار دی چې مونږه د هغوی د رائټس د پاره نه صرف خبره پورته کړو بلکه دا خو د دې صوبې حصه ده، مونږ خو دا اوس نه شو وئیلے چې دا بیل دی او مونږه بیل یو، پکار دا ده چې د دې د پاره په هر فورم باندې آواز اوچت شی او دغه چې کوم د سل اربو روپو خبرې کیږی، د دې Implementation د پاره سپیکر صاحب، ستاسو هم ډیر یو لوئے کردار پکار دے، اوپه دېکښې د اپوزیشن هم لوئے کردار پکار دے او په دیکښې د حکومت ډیر زیات یو اهم Role پکار دے چې په دې باندې کښینی، مونږ ولې خبره نه شو کولے، مونږه د خپل حق د پاره د وفاق سره ولې خبره نه شو کولے؟ تاسو سپیکر صاحب، او مونږ ټول عوامی نمائندګان ناست یو او که زمونږه په وفاق کښې د هر چا حکومت وی او که په وفاق کښې څومره لوئے سړے ناست وی خو د عوامی نمائنده نه لوئے سړے څوک نشته، دلته کښې د عوامو نمائندګان ناست دی، پکار ده چې هلته کښې صرف دا نه چې مونږه خبره اوکړو، په دې به احتجاج، په دې به Protest او په دې باندې به مونږه جنګ هم کوؤ، پکار ده چې مونږه د دغه خپلو قبائلی اضلاع ورونړو خویندو د پاره دا جنګ اوکړو، مونږ په کوم صدئ کښې اوسیږو؟ مونږ تراوسه پورې دا ژاړو په فلور باندې چې 'تهری جی' او'فور جی' ولې نشته؟ دا ډیره د افسوس خبره ده، داسې ځوانان ماته راغلی دی چې د هغوی په کلی کښې موبائل فون قدرې چې هغوی د خپلو مسافرو رونړو خویندو سره خبره کوی نو هغوی په قطار کښې ولاړ وی، دې یو ځائی ته چې هلته سګنل راځی۔ نو جناب سپیکر، مازیګر کښې هغوی ماته وائی چې مونږ راټولیږو او مونږ هلته اودریږو

او هغه ځائې نه مونږه خبرې کوؤ، اوس دلته کښې مونږ چاته دا خبره اوکړو؟ مونږ دلته د 'تهری جی فور جی' خبره نه شو کولے نو مونږ به د یونیورسټئی خبره څنګه اوکړو؟ په Covid کښې دلته د آن لائن کلاسز خبرې کیږی، تاسو هلته کښې هغوی ته د 'تهری جی فورجی' مسئلې دی نو دلته به مونږ څنګه د آن لائن خبرې کوؤ او مونږه به هغه عملی کوؤ؟ سپیکر صاحب، کوشش دا پکار دے چې په دې باندې بار بار مونږ په اسمبلئ کښې خبرې اوکړو او صرف خبرې نه، زه به بیا دا خواست کوم چې زمونږ حکومت ته پکار دی چې په دې سنجیده شی او دا اهم فورم دے، دلته پکار دا دی چې مونږه په دې باندې صرف دا نه ده چې خبرې اوشوې او دا تیرې شوې، پکار دا دی چې حکومت مونږ له په دې خبره جواب راکړی چې دا څومره Activities شوې دی د هغې Implementation د پاره دې حکومت کوم کردار لوبولے دے او د وفاق سره دوئ چې دے څومره خبرې کړې دی او څومره خبرې د هغوی Implement شوې دی؟ ډیره مننه۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے سائنس ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ جناب سپیکر، بہت اچھی ڈسکشن ہوئی اور خصوصاً فاٹا کے حوالے سے، Merger کے بعد اب بھی اس کو قبائلی اضلاع کہتے ہیں اور ہمارے معزز جتنے بھی ممبران تھے، انہوں نے بڑے اچھے انداز میں اپنے علاقے کے جو مسائل تھے، اس پر بات کی لیکن کچھ ایسا ہے کہ کچھ ممبران نے بہت زیادہ اس کو میرے خیال میں میڈیا Attention کےلئے کچھ ایسی باتیں کیں کہ اس کا دور دور سے بھی اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور وہ تصویر ایسی پیش کی گئی جیسے قبائلی اضلاع میں کوئی کام ہی نہیں ہورہا ہو، میں اس فورم سے آپ کے توسط سے ان تمام معزز جو ہمارے ممبران ہیں، ان کو پتہ بھی ہے کہ صوبائی حکومت نے اور یہ پرائم منسٹر کےاحکامات بھی ہیں اور ہمارے چیف منسٹر محمود خان

کی ہدایات پر ہر منسٹر ہر ضلع میں، ہر قبائلی اضلاع میں ،ہر منسٹر Regularly ہم تمام کیبنٹ کے جو ممبرز ہیں وہ Visit کرتے ہیں اور وہاں پہ جو ترقیاتی کام ہیں اس کا وہاں پہ ہم خودمعائنہ بھی کرتے ہیں، وہاں پر جو قبائلی ہمارے بھائی ہیں ان کے ساتھ کھلی کچہریاں بھی ہوتی ہیں اور ان کھلی کچہریوں میں تمام ڈیپارٹمنٹس کے لوگ ہوتے ہیں، وہ وہاں پر موجود ہوتے ہیں اور انہی کے سامنے جو بھی بات آتی ہے تو متعلقہ سے اسی وقت جواب طلبی کی جاتی ہے، آیا کہ کہاں کہاں پہ اگر کوئی رکاوٹ ہے تو اس محکمے کو وہاں پہ حاضر کیا جاتا ہے اور یہ اس لئے میں بتا رہا ہوں کہ یہ تمام قبائلی اضلاع میں ہمارے کیبنٹ کے ممبر روزانہ کی بنیاد پہ ان کے Visitsہوتے ہیں۔ میں جناب سپیکر، آپ کے توسط سے یہ Offer بھی کروں گا اور یہاں پہ ہمارے تمام کیبنٹ ممبرزبھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ Offer کرتا ہوں کہ جب بھی ہمارے قبائلی اضلاع کےہمارے منسٹر Visit کریں تو اضلاع کے جو منتخب نمائندے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہی ہوں، میں یہ چاہوں گا کہ اپوزیشن ممبرز بھی ہمارے ساتھ اس Visit پہ وہاں موجود رہیں جب وہاں پہ کاموں کے حوالے سے بریفینگ دی جا رہی ہوتی ہے۔ جتنا بھی قبائلی اضلاع کے لئے، ہر ضلع کے لئے جتنا بھی فنڈ مختص کیا گیا ہے اور وہاں پر Regularly جتنے بھی کام ہو رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ On the spotجا کے وہاں پہ روڈ Visit کریں، وہاں پہ سکولوں کی جو Reconstruction ہو رہی ہے اس کی بھی Visit کریں، جہاں پہ ہاسپیٹلز، بی ایچ یوز کی Reconstruction ہو رہی ہے وہاں بھی Visit کریں، جہاں پہ انڈسٹریل اسٹیٹ بن رہی ہیں

وہاں پہ بھی ساتھ Visit کریں اور باقی بھی جتنے بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں، کالجز بن رہے ہیں، باقی الیکٹرک سٹی کے حوالے سے جتنے کام ہو رہے ہیں، سولرائزیشن جتنے کام ہو رہے ہیں، میں یہ Offer کروں گا آپ سے کہ یہ سب ہمارے ساتھ اس Visit میں ساتھ جائیں، ہمارے ساتھ موجود رہیں اور وہ وہاں پر دیکھیں کہ وہاں پہ کتنا کام ہو رہا ہے؟ یہاں پر یہ Show کیا گیا ہے جیسے قبائلی اضلاع میں کوئی ایک روپے کا کام نہیں ہو رہا، جناب سپیکر، پورے صوبے پر نظر ہے چیف منسٹر خیبر پختونخوا محمود خان کی اور ان کی کیبنٹ کی اور اسپیشل جو انسٹرکشن ہےوہ عمران خان کی ہے کہ وہ جب بھی آتے ہیں وہ پہلے قبائلی اضلاع کے حوالے سے Progress لیتے ہیں کہ کہاں تک کہاں کام ہوا؟ دوسری بات سب کو پتہ ہے، میں نے اپنے ساتھ یہ ساری ڈیٹیل بھی لکھی ہوئی ہے، قبائلی اضلاع میں جو سب سے بڑاپروگرام Launch کیا گیا جناب سپیکر، وہ ہمارا صحت سہولت کارڈ تھا، پورے قبائلی اضلاع کو وہاں Coverکیا جا رہا ہے، تمام قبائلی اضلاع کے جتنے لوگ ہیں ان کو صحت کارڈ سے صحت کی سہولیات مل رہی ہیں۔ میں جناب سپیکر، تقریباً 870 سکولز جو بالکل تباہ ہو چکے تھے ان کی Rehabilitationکا کام تقریباً Ninety percent تک اس کا کام مکمل ہو گیا ہے، میں چاہوں گا کہ یہ لوگ وہاں پہ جا کر Visit کریں ان سکولوں کی Rehabilitation جو ہو رہی ہے ان کا Visit کریں، بی ایچ یوز کی جو Rehabilitationہو رہی ہے ان کا Visit کریں باقی جو ڈیویلپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں ان کا Visit کر کے ان کی Progress وہاں سے لیں، یہ نہ ہو کہ یہاں پہ اسمبلی میں آکر تقریریں

کرتےہیں کہ جی وہاں پہ کوئی کام نہیں ہو رہا حالانکہ کام ہو رہا ہے اور یہ لوگ خود دیکھ رہے ہیں، میں یہ بھی Offer کرتا ہوں حکومت کی جانب سے کہ جب بھی ہمارے جو بھی منسٹر جس ضلع میں بھی جائیں، ان کے شیڈول ہم آپ کے ساتھ شیئر کریں گے، ان تمام ہمارے جتنے بھی اپوزیشن کے ممبر ز وہ اس Visit میں وہ ہمارے ساتھ جائیں، وہاں پر بیٹھیں، وہاں پر خود دیکھیں کہ وہاں پہ جو ترقیاتی کام On the spotہو رہے ہیں وہ بھی چیک کریں، وہاں پہ جو قبائلی کھلی کچہریاں ہم کرتےہیں، یہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں دوسری Offer بھی کروں گا جناب سپیکر، وہ آپ کے توسط سے کہ اگر ان کو اور بھی ان کاموں کے حوالے سے Clarityکی ضرورت ہو تو میں یہ چاہوں گا کہ آپ صوبائی اسمبلی میں ایک ایسی میٹنگ Call کریں جن اضلاع میں جتنے کام ہو رہے ہیں ان تمام محکموں کو آپ بلائیں اور ان تمام اپوزیشن ممبرز کو وہاں پربٹھائیں اور ان کے سامنے ان کی Progress معلوم کریں کہ وہاں پہ کتنا کام ہو رہا ہے؟ ان کو خود پتہ چل جائے گا کہ جو اربوں کے کام وہاں پہ قبائلی اضلاع میں اس وقت شروع ہیں،یہ نہیں کہ جی یہ کام جتنا فنڈ اناؤنس ہوا ہے، اگر وہ آج فنڈ اناؤنس ہوا ہے تو یہ چاہ رہےہیں کہ جی اسی وقت یہ فنڈ وہاں پر Utilizeہو، اس طر ح نہیں ہوتا، ٹینڈرز پراسیس ہوئے ہیں، اس کے بعد وہاں پہ ایک ترقیاتی پراسیس کے ذریعے وہ کام ہو رہے ہیں تو جو کام مکمل ہوں گے اس کے بعد جتنا بھی فنڈ ہے اس طریقے سے Utilizationہو گی۔ جناب سپیکر، یہ Short اس لئے میں نے آپ کو بتایا کہ اس میں دو Offers

حکومت کی جانب سے ہم نے ڈسکس کی ہیں، دو Offers ہم نے ان کو دے دی ہیں کہ جب بھی ہمارے Visitsہوں قبائلی اضلاع میں ہمارے ساتھ جائیں۔ دوسرا یہاں پر آپ تمام محکموں کو بلائیں، ان کو بٹھائیں اور جتنا بھی ترقیاتی کام قبائلی اضلاع میں On the spot جاری ہے اور Ongoingجتنے کام جاری ہیں، بجٹ میں جتنا بھی فنڈ مختص ہے، تمام ادارے آپ کے سامنے ہوں گےاور وہ آپ کو بریفینگ دیں گے، جہاں پہ ان کو اعتراض ہو، آپ کے سامنے حکومت بیٹھی ہو گی، اس کے سامنے اعتراض کریں جناب، بہت شکریہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، انہوں نے جتنی تفصیل بتائی ----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، آپ نے بات کی اور انہوں نے کافی تفصیلی جواب دیا لیکن....

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر،

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ میں بات کر لوں، انہوں نے جو دو Offers کی ہیں، دو Offers کی ہیں، سب سے پہلی بات کہ تمام آنریبل ممبرز جو فاٹا سے ہیں، میر ی بات سن لیں، میڈم، سن لیں ،جس طرح انہو ں نے کہا ہے کہ ایک تو تمام آنریبل ممبر جو Merged areas سے ہیں، جب بھی ہمارا کوئی آنریبل منسٹر جاتا ہے تو آنریبل منسٹر کو بھی چاہیئے کہ اس علاقے کے ایم پی اے کو ساتھ لے کے جائیں، ان کو On board لیا جائے۔ دوسری بات جو ضیاء اللہ بنگش صاحب نے کی کہ FATA merger کے بعداسمبلی میں جو ہمارے ممبرز آئے ہیں ان کےلئے ہم اس طرح کرتے ہیں کہ دو دو ڈیپارٹمنٹ جو ہیں تمام آنریبل ممبر جو Merged areas سے ہیں، ہم مختلف ڈیپارٹمنٹ جو ہمارے ممبر چاہیں گے، ہیلتھ چاہتےہیں، ایجوکیشن چاہتےہیں، ہم

ان کو یہاں پر اسمبلی میں بلائیں گے اور وہ سیکرٹری Proper طور پر ان کو بریفنگ دے گا، منسٹر بیٹھا ہو گا، وہ ان کو بتائیں گے کہ Merger کے بعد ان کے حلقے میں جتنا کام ہوا ہے، جہاں پہ بھی ہوا ہے، ان شاء اللہ ان کو بریف کریں گے، تو سیکرٹری صاحب، آپ نوٹ کر لیں، آئندہ آنے والے دنوں میں سب سے پہلے ہم ایجوکیشن پہ، ایجوکیشن سیکرٹری اور ایجوکیشن منسٹر صاحب کو ہم یہاں پر اسمبلی میں Call کریں گے اور ہمارے ممبرز جو ہیں ان کے ساتھ بیٹھیں گے اور اس پہ وہ بات کریں گے کہ ان کے حلقوں میں کیا کام ہو ا ابھی تک۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>محترمہ سمیرا شمس</u>: جناب سپیکر، قرار داد پیش کرنا چاہتی ہوں، آپ اجازت دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم ۔

<u>Ms. Sumera Shams</u>: شکریہ سپیکر صاحب Under rule 240, rule 124 may be relaxed and I may be allowed to move my resolution.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Member, to move her resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it, rule is relaxed. Ji, Madam.

قرارداد

<u>محترمہ سمیرا شمس</u>: شکریہ سپیکر صاحب، اس حوالے سے پہلے بھی ایک قرارداد آ چکی ہے، اس کی Proceedings میں یہ دوسری قرار داد ہے، اس میں میرے ساتھ Agree ہیں، نگہت اورکزئی صاحبہ، حمیرا خاتون بی بی، ریحانہ اسماعیل ہیں، انیتا محسود ہیں، عائشہ

بانو ہیں، صوبائی حکومت کی جانب سے ٹیکنالوجی ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو تین نام اور بھی ہیں، میڈم ریحانہ اسماعیل صاحبہ ہیں اور حمیرا بی بی صاحبہ بھی ہیں۔

محترمہ سمیرا شمس: عائشہ بانو ہیں، نگہت بی بی ہیں، حمیرا ہیں، انیتا محسود ہیں، ریحانہ اسماعیل صاحبہ بھی ہیں، قرار داد کا متن ہے کہ: صوبائی حکومت کی جانب سے ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹلائزیشن کے لئے کیا جانے والا اقدام قابل ستائش ہے، اس طرح کرپٹیو کرنسی اور کرپٹیو مائننگ کے لئے صوبے میں موجود وسائل کو بروئے کار لانا وقت کی ضرورت ہے، اس سلسلے میں اس معزز ایوان نے پچھلے دنوں ایک قرار داد بھی متفقہ طور پر منظور کی تھی جس میں وفاقی حکومت سے ملک میں ڈیجیٹل کرنسی اور مائننگ کے لئے اقدامات کی سفارش کی گئی تھی۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ کرپٹو کرنسی مائننگ کے منصوبے کے لئے صوبائی محکمہ برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی کو ممبران صوبائی اسمبلی اور اس منصوبے سے متعلق ماہرین پر مشتمل ایک ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایت دے تاکہ اس منصوبے سے متعلق ضروری ریسرچ اور قانون سازی کی جانب پیش رفت کی جا سکے۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. بابرسلیم سواتی صاحب ، نہیں ہیں۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm Monday, 25th January, 2021.

(اجلاس بروزسوموارمورخہ 25 جنوری2021ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)